وَمَن یُؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیرًا کَثِیرًا

للہ الحمد والمنہ کہ درین ہنگام فرخی فرجام
بفضل حضرت ملک العلام

تتمہ رسالۂ اسرار حکمت
و آثار قدرت
مشتمل خلاصۂ حدیث مفضل

۱۳۰۱ھ

تصنیف جناب فضائل مآب فواضل انتساب سید علی اکبر صاحب دام مجدہم
خلف الصدق جناب سلطان العلما رضوان مآب طاب ثراہ

در مطبع افضل المطابع بسعی محمد انوار الحسن حلیۂ طبع پوشید

اسرار حکمت ۔ در گفتگوے مفضل با ابن ابی العوجا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقول ہی کہ مفضل دیندار منجملہ اصحاب کرام و حاشیہ بوسان بارگاہ امام ہمام حضرت صادق علیہ السلام تھے ایک دن بعد نماز ظہرین قریب قبر مطہر و روضۂ منور حضرت سید المرسلین اشرف النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ اجمعین انس غور وفکر مین مستغرق تھے کہ جناب باری تعالے نے کیا کیا فضائل کریمہ کرامات جسیمہ و کمالات عظیمہ و معجزات باہرہ وسعادات ظاہرہ سے اونکو سرفراز فرما کر منصب نبوت و شرف رسالت سے ممتاز فرمایا اسی اثنا مین ابن ابی العوجا وارد ہوا جو منکر وجود خالق آفریدگار جاحد قدرت کردگار تھا اور بعد جلسۂ قلیل کے اوسنے اپنے رفیق بے توفیق سے کہا کہ جسکی یہ قبر ہی اوسکو ایک عرصۂ قلیل مین عمدہ مراتب عزت دنیوی کے حصول اور کمال مدارج فضلیت کے وصول ہو اوس رفیق ناتوفیق نے کہا کہ وہ شخص نہایت عاقل و حکیم مدبر و فہیم تھا کہ دعوی مرتبہ بلند نبوت اور ادعاے درجۂ ارجمند رسالت کیا اور اوسکے اثبات مین چند معجزات وکرامات ظاہر کرکے عوام الناس کو متعجب و متحیر کیا جس سے تمام اقوام قاہرہ اوسکا مقابلہ اوسکا متعذر ہوگیا بعض صاحبان عقول نے بھی اوسکے دعوی کو قبول کیا اور فصیحان روزگار و بلیغان نامدار بھی اوسکے مذہب مین داخل ہوے اور جوق جوق عالم عالم فوج فوج عرب و عجم و ترک و دیلم اوسکے شرب پر مائل ہوے

تا اینکہ اوسنے بغرض بقاء و استمرار اپنی ملت اور استقامت و استقرار شریعت کے اپنا نام داخل اذان و اقامت کیا چنانچہ جسکا نتیجہ یہ ہو کہ تمام مساجد بیشمار و معابد اقطار و امصار مین نام اوسکا باوقات پنجگانہ بصداے بلند مشہور ہوا اور اوسکے مذہب و شرع کو وقتاً فوقتاً شیوع و نشو رہا تا اینکہ شہرۂ مذہب و ملت اور آوازۂ مشرب و شریعت اوسکا شہر بشہر واصل ہوا اور ہر شخص اوسکے تصدیق نبوت اور اذعان رسالت کا قایل ہوا اور شہرہاے بیشمار کنار دریاہاے زخار دامن صحرا و کوہسار پر نام اوسکا معروف ہوگیا اور اذان و اقامت مین وہ شخص بوصف رسالت موصوف ہوگیا اور غرض اوسکے یہ تھی کہ کسی وقت اوسکے ذکر کو ذہول اور اوسکے امر کو خمول نہونے پاوے۔ یہ سنکر ابن ابی العوجاء نے کہا کہ ذکر محمدؐ سے درگذر کرو اور اصل اصول مذہب مین گفتگو کرو کیونکہ اس موجودات کا کوئی آفریدگار اور اس مخلوقات کا کوئی صانع کردگار نہین ہی بلکہ ہر موجود کا خود بخود وجود و ہر مشہود کا خود بخود شہود ہوا اس عالم کا کوئی پیداکنندہ اور اس ہستی کا کوئی آفرینندہ نہین ہی بلکہ ہمیشہ اسی طرح سے رہا ہی اور اسی طرح سے رہیگا اور جب کہ اصلیت خدا بے ثبات ہی تو امر نبوت کیا بات ہی جب یہ تقریر بیجا اصل گفتگوے لاطائل مفضل نے سماعت کی تو اونکو تاب و توان صبر و تحمل اور گنجائش توقف و تامل نہ رہے اور کہا کہ اے دشمن کردگار منکر آفریدگار تونے دین حق سے عدول اور اقرار خالق برحق سے نکول کیا جس نے تجھکو شکم مادر سے پیدا اور عالم عدم سے عالم وجود مین ہویدا کیا خلقت صورت جمیل صنعت شکل تشکیل آفرینش اعضاے مناسب پیدائش جوارح متناسب سے دلیل صنعت کردگار آثار قدرت پروردگار واضح اور شواہد علم و حکمت براہین وجود قدرت لایح ہی۔ ابن ابی العوجاء نے

کہنا کہ اے شخص اگر تو واقف آداب مناظرہ و کلام اور رفیق حضرت صادق علیہ السلام ہی
تو معرکہ قیل و قال اور مناظرہ و استدلال سے ہم کو کسی طرح انکار و اعتزال نہین ہی
لیکن مکابرہ و ملال اور آغاز بحث و جدال اور طول مقال بے استدلال شایان اہل
علم و کمال نہین ہی چنانچہ خود حضرت امام علیہ السلام ساتھ عقل و متانت اور کمال
حلم و رزانت کے کلام فرماتے ہین کبھی کلمات خشونت آمیز اور فقرات طیش انگیز نہین فرماتے
بلکہ دلیل ہاے متین اور حجت ہاے مبین کو ہمارے ذہن نشین کرتے ہین اور حجج و براہین
سے بطور معقول تسکین فرماتے ہین تا کہ ارباب عقول کو بجز تسلیم دلیل کی جاے عدول
اور اتمام حجت سے گنجایش نکول نرہے - یہ سنکر مفضل موصوف مسجد مبارک سے باہر
آئے اور متفکر و متحیر متاسف و متحیر خدمت اقدس حضرت صادق علیہ السلام مین حاضر
آئے جب حضرت نے اونکے چہرہ سے آثار تالم و تحسر علامات تفکر و تاثر ملاحظہ فرمائے تو ارشاد
کیا کہ سبب ملال باعث انفعال کیا ہی مفضل نے سب ماجراے قیل و قال اور سرگذشت
بحث و جدال کو اظہار کیا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہم تیرے سامنے بیان کرینگے کہ خلقت
موجودات و صنعت کائنات پیدایش انسان و آفرینش حیوان کو الف وجود طائران ہوا
و درندگان و چرندگان صحرا حالات نشو و نماے نباتات و اشجار اور پیدایش میوہ و
برگ و اثمار جس سے معلوم ہوگا کہ مخلوقات و مصنوعات عالم مین کیا کیا اسرار حکمت کردگار
و آثار قدرت آفریدگار ظاہر و آشکار ہین اور بسبب اسکے اقوال ملحدین قدرت
جناب باری باطل اور شبہات منکرین پروردگار زایل اور ازدیاد معرفت جناب احدیت حاصل
ہوویں دوسرے دن علی الصباح میری حضور مین حاضر ہونا تا کہ دلائل و براہین سے
تیری تشفی و تسکین آثار قدرت و اسرار حکمت جناب رب العزت تیرے ذہن نشین کرون

پس سنکر مفضل کو مسرت عظیم و دولت جسیم حاصل ہوئی اور وہ اس مژدۂ بے مثال سے شاد اں
و خوشحال اپنے گھر پر واپس آئے

اسرار حکمت

دربیان آثار قدرت جناب رب العزت

ہر گاہ آفتاب ضیا بار صبح مشرق جسنج دوار سے افق روزگار پر طلوع اور انوار صبح صفا نے
کرہ گیتی پر سطوع کیا تو مفضل بفرط شوق و شوق اور وفور اشتیاق و ولوع حاضر حضور
پر نور ہوے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ای مفضل تو نے یہ شب دراز اضطراب
و اضطرار میں اور کمال اشتیاق و انتظار میں بسر کی پس جو کچھ کہ ہم تقریر فرماوین
اوسکو واسطے ہدایت انام اور ارشاد خاص و عام کے لوح دل پر تحریر اور صفحۂ خاطر پر تسطیر
کر یہ فرماکر حضرت نے خطبہ آغاز کیا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ای مفضل سب سے پیشتر کردگار تھا
اور اوس سے پیشتر کچھ نہ تھا اور سب سے آخر آفریدگار رہیگا اور کچھ نرہیگا نہ اوسکے وجود
کی ابتدا ہی نہ اوسکے بقا کی انتہا ہی پس وہی اول ہی وہی آخر ہی وہی باقی ہی وہی سرمدی ہی
وہی ابدی ہی اور ہزاران شکر و سپاس اوسکو سزاوار ہی کہ ہم کو علوم و کمالات اور روحی
والہامات سے سرفراز کیا اور خلعت درجات رفیعہ و کرامات منیعہ و فضائل کریمہ و خصائص
عظیمہ اور اعلاے علوم غیبیہ و اقصاے معارف اسرار لاریبیہ عطا فرماکر تمام عالم سے
افضل و ممتاز فرمایا اور اپنے لطف عمیم و فضل عظیم سے ہمکو رہنماے صراط مستقیم اور سرراہ
قویم اور گواہ صادق اور شاہد واثق مقرر فرمایا پس واضح ہو کہ جو لوگ وجود صانع عالم سے
جاہل اور معرفت جناب باری سے غافل ہین اونکے عقول و افہام کا قصور اور ادراک
حکمت جہان و صنعت جہانیان مین فتور ہی جس سے آثار قدرت خالق موجودات اور

اسرار حکمت کائنات اونپر مخفی رمستور اور چشمہاے بصیرت اور دیدہ ہاے بصارت بہ سبب غشاوت جہالت و عارضۂ غفلت و بطالت کے کور و بے نور ہی اونکو خواب غفلت اور غشی جہالت سے انتباہ اور ملاحظۂ آثار قدرت صنایع و اسرار حکمت بدایع پر کچھ نگاہ نہین ہی اے مفضل جو لوگ کہ صنعت و تدبیر اور حکمت و تقدیر حضرت آفریدگار قدیر کا انکار کرتے ہین وہ لوگ رحمت کردگار سے برکنار اور طریقۂ صدق و صواب سے بیزار اور مورد عذاب قہار و مستوجب عقاب جبار اور مستحق دار البوار ہین اور مثال اونکی یہ ہی کہ جس طرح سے کوئی شخص کور با چشم بے نور ایک ایوان بدیع و قصر منیع و بناے رفیع مین وارد ہو جسکو انواع نقش و نگار اور غرفہ ہاے طلاکار اور حجرہ ہاے دلکشا اور طاقہاے پر ضیا اور سقف ہاے رنگین اور دریچہ ہاے دلنشین اور ستونہاے خوشنما اور درہاے جانفزا سے آراستہ اور فرشہاے فاخرہ اور زینتہاے نادرہ اور لخلخہ ہاے مشک و عنبر اور غالیہ ہاے جان پرور اور شمعہاے کافور اور قنادیل پرنور اور خوانہاے طعام اور مائدہ ہاے الطاف و انعام اور مسندہاے نایاب و تکیہ ہاے زربفت و کمخواب سے پیراستہ کیا ہو اور ہر چیز نادر و فائق بہ مقام لائق اور جاے موافق موجود ہو تمامی زیب و زینت ہاے بایستہ اور سامان راحت و نعمت ہاے شایستہ مہیا ہو پس وہ شخص مانند مجنون و دیوانہ بالغزش مستانہ اور رفتار کورانہ معترا[ز] حکمت فرزانہ داخل خانہ ہوکر ہر طرف دورہ و گشت اور ہر جانب آمد و رفت کرے اور اگر کسی چیز پر قدم ڈالے اور ٹھوکر پاوے یا مزاحمت سے اوسکی لغزش کھاوے تو بیباک و گستاخانہ اور بے پرواہ و بے ادبانہ بانی مکان کی ملامت اور مرتب اشیا و سامان کی مذمت کرے اور اپنی عقل قاصر کو ادراک حسن مقام سے قاصر اور نگاہ خاسر کو احساس حسن انتظام سے خاسر نہ سمجھے پس یہی حال ہی اوس شخص کا

جو محاسن نظام عالم سے واقف اور حکمت و قدرت جناب رب العزت کا عارف نہین ہی کیونکہ
علل و اسباب موجودات منافع و مضار مصنوعات سے جاہل ہی بدین جہت انکار صانع عالم کا
قائل اور مذمت خلقت مخلوقات و ملامت وجود موجودات پر مائل ہی جیسا کہ پیروان فرقہ
مانی نقاش اور رہروان طریقہ ملحدان بد قماش نے مذہب کفر و ضلال اور خیال محال
سے ترک عبادات حضرت ذو الجلال اختیار کیا مذمت تقدیر ایزد معبود اور ملامت حسن
تدبیر عالم موجود اپنا شعار کیا پس اے مفضل جس شخص کو عرفان جناب باری حاصل
اور وہ منزل ہدایت و سعادت تک واصل ہی اور اوسکے دل پر فیضان انعام کردگاری
الطاف پروردگاری نازل ہی اوسکو لازم ہی کہ خلقت عالم مین غور و تفکر صنعت
ایجاد بنی آدم مین تحقیق و تدبر کرے اور حمد و سپاس منعم حقیقی اور شکر و ستایش محسن
تحقیقی ہر وقت بجا لاوے تاکہ نعمتہاے خداوند غفار کو ازدیاد و وفور ہو اور عذاب
قہاری اور عقاب جباری سے دور رہو قال اللہ تعالی لئن شکرتم لازیدنکم ولئن
کفرتم ان عذابی لشدید توضیح و تشریح واضح ہو کہ زمان شاپور بن اردشیر
بادشاہ مین ایک شخص نامی مسمی بمانی نقاش بے مثال مصور باکمال تھا نبوت حضرت
موسی سے انکار اور نبوت حضرت عیسی کا اقرار کرتا تھا اوسکا مقولۂ ضعیف مذہب
نحیف یہ تھا کہ عالم موجود مرکب ہی دو اصل قدیم سے یعنے ایک اصل قدیم نور ہی
اور دوسری ظلمت ہی نور سے اشیاے خیر و خوبی کی خلقت اور ظلمت سے اشیاے
شر و بدی کی خلقت ہی چنانچہ ظلمت سے گژدم و مار کی پیدایش اور موذیات
حشرات الارض کی آفرینش عمل مین آئی اسواسطے کہ ظلمت ایک شی کور و جاہل اور ترکیب خلقت
و ایجاد حکمت سے غافل ہی پس مور و مار و حشرات زہر دار وکرمہاے بیکار کی خلقت

بےفائدہ و بیکار ہی کیونکہ حکیم علیم عقیل و فہیم کو ایسے اشیاء بیکار کا ایجاد کرنا نامناسب و ناسزاوار ہی

اسرار حکمت ۸۔
در بیان حسن نظام عالم

ای مفضل غور و فکر سے لحاظ کر کہ حسن نظام عالم موجودات و سامان و اسباب عالم شہود اور ربط منظم و نسق موجودات اور رتق و فتق خلق مخلوقات خود اول دلیل وجود خالق جلیل اور اول سبیل معرفت کردگار جمیل ہی چنانچہ ملاحظہ کر کہ یہ عالم مانند سراے پرنقش و نگار اور ایوان وسیع زرین کار کے آراستہ ہی جو نعمتہاے گوناگون اور عجائبات بوقلمون اور حکمت ہاے بیحد افزون سے پیراستہ ہی آسمان دوار مانند سقف مینا کار اور زمین پایدار مانند فرش پرنقش و نگار کے موجود ہی آفتاب درخشان ماہتاب تابان ستارہ ہاے نور افشان مثل چراغہاے ضیا بار شمعہاے پر انوار قندیلہاے زرنگار قمقمہاے مرصع کار کے مشہود ہی جواہر آبدار کے جبال و تلال مین خزینہ اور سیم و زر کے جابجا معدن و دفینہ ہین عجائبات ارضی و سماوی غرائبات عالم و دنیاوی بدائع بحر و بر صنائع سہل و وعر بوجہ احسن مرتب ہین انواع نعمتہاے فواکہ و اثمار اصناف ریاحین و ازہار اقسام سبزہ زار و حدیقہ ہاے پر بہار بوجہ مناسب مہذب ہی اور اس خالق منان نے انسان ضعیف البنیان کو یہ مکان جلیل الشان مع ساز و سامان حوالہ فرمایا ہی تاکہ نباتات و جمادات و حیوانات کو اپنے مصالح ضروریہ حوائج لابدیہ مطالب مہمہ مآرب جمہ منافع معمولہ فوائد معمولہ انتظامات جمیلہ مہمات جلیلہ مین استعمال کرے اور اس راحت عظیم و دولت جسیم نعمت عمیم پر اوس حکیم علیم خالق کریم محسن رحیم کا شکریہ ادا کرے پس اگر بلحاظ

کیا جاوے تو انتظام عالم و انتساق احوال بنی آدم اور ارتباط افراد موجودات اور اختلاط اجزاے مصنوعات دلیل کامل ہی اس امر پر کہ کسی صانع حکیم خالق علیم نے بمصلحت تمام اور حکمت تام عمدہ انتظام کیا ہی اور اس عنوان شایستہ اور ترتیب و سامان بایستہ سے سلسلۂ آفرینش موجودات اور سررشتۂ احتیاج و ارتباط کائنات بنایا ہی کہ کوئی شی عبث و بیکار نہین ہی بلکہ ہر جزو شی خالی از منافع بیشمار نہین ہی توضیح و تشریح واضح ہو کہ حضرت امام علیہ السلام نے جو تذکرۂ ارتباط کائنات ائتلاف موجودات فرمایا اوس سے استنباط بہترین دلائل عقلی و براہین فلسفی ہوتا ہی یعنے جبکہ انتظام اجزاے عالم اور ارتباط ایک شی کا ساتھ دوسرے شی کے باہم اور احتیاج ایک چیز کے ساتھ دوسری چیز کے لازم ہی تو معلوم ہوا کہ ہر شی باہمدگر متلازم ہی اور برہان عقلی سے ثابت ہو چکا ہی کہ دو متلازم یا خود ایک دوسرے کی علت ہین یا دونون معلول کسی اور علت کے ہین اور جب کہ اجزاے عالم ممکن ہی اور ہر ممکن محتاج ہی جو علت مستقل اور اپنے اثر مین کامل ہو ورنہ دور ہوگا یا تسلسل ہوگا اور دونون برہان عقلی سے باطل اور خیز اعتبار سے عاطل ہین پس لامحالہ انتہا ہوگی طرف واجب الوجود کے جو تمامی کائنات کی علت مستقل اور ایجاد موجودات مین موثر کامل ہی علاوہ اوسکے عقل سلیم حکم کرتی ہی کہ واسطے انتظام شخصی کے ایک شخص ہونا چاہیے کیونکہ اگر دو شخص ہونگے تو انتظام مین تخلل احکام مین تعطل واقع ہوگا چنانچہ اگر دو ہون تو ہر واحد علت مستقل ہی یا نہین اگر علت مستقل ہی تو ہر واحد دوسرے سے مستغنی ہی پس دوسری علت کا ہونا بیکار ہی اور اگر ایک مستقل دوسرا غیر مستقل ہی تو غیر مستقل اوسکا معلول ہی نہ علت اور اگر دونون غیر مستقل ہین تو دونون محتاج ہین طرف علت مستقل کے پس ضرور ہی

بیان انتظام عالم سے انحصار انتہاے ارتباط کا طرف واحد الوجود

واسطے تمامی مخلوقات اور موجودات عالم کے ایک ہی علت مستقل اور مدبر کامل ہو اور
ہرگاہ حکما اور اطبا نے تسلیم کیا ہی کہ واسطے انتظام بدن انسانی کے ایک مدبر کامل ہی
یعنی نفس ناطقہ جو تدبیرات جسمانی مین ہر وقت مشاغل ہی پس ہرگاہ اس عالم صغیر انسانی
کے واسطے ایک مدبر مستقل تسلیم کرتے ہین تو کمال التعجب ہی کہ اس عالم کبیر کے واسطے ایک مدبر
کامل کیون نہین تسلیم کرتے ہ

اسرار حکمت در خلقت انسان

اے تمیز عقل غور کر ابتداے خلقت مین کہ خداوند حکیم کسطرح سے آب رقیق انسان سے
بچہ انسان پیدا کرتا ہی اور اس آب منیہ رقیق مین کیا کیا اعضاے خوبصورت ہویدا
کرتا ہی اور تین پردہاے تاریک مین اوسکو قیام دیا ہی یعنی ظلمت شکم اور ظلمت رحم
اور ظلمت بچہ دان مین اوسکو مقام دیا ہی اوسکو تحصیل معیشت اور جلب منفعت کا اختیار
نہین ہی دفع مضرت منع اذیت پر اقتدار نہین ہی پس خون حیض اوسکی طرف متوجہ کیا جاتا ہی
اور بطریق سیلان وخروج معمولی اوسکا سد کر دیا جاتا ہی تا انیکہ اوسکے خلقت کو اکمال
واتمام اور اوسکے اعضا کو استحکام حاصل ہو اور اوسکے جلد بدن کو تحمل گزند ہوا و
بیات ملامست برودت وحرارت اشیا او مقاومت خشونت ولینت اشیا اور چشم
کو طاقت مشاہدہ اشیاے ظلمانی تاب ملاحظہ تجلیات اشیاے نورانی حاصل ہو بعد
اسکے خداوند کریم حکیم علیم بچہ کو خروج پر آمادہ و مہیا کرتا ہی اور عورت حاملہ
کو درد شدید عطا کرتا ہی اگر درد نہ پیدا ہوتا تو بچہ ہمیشہ شکم مین رہتا اور جسقدر
مقدار اوسکے زائد ہوتے اوسیقدر تکلیف واذیت حاملہ سے زائد ہوتی اور بچہ
آخر کار پردہاے شکم ورحم وبچہ دان پارہ پارہ ہو کر وہ بچہ پیدا ہوتا اور حاملہ

ہلاک ہوجاتی فلہذا جناب باری نے دردزہ لاحق کیا اور بچہ دان وفم رحم کو جو بصفات وگوشت نرم سے مخلوق ہی حکم دیا کہ کشادہ ہو اور بچہ کو حکم دیتا ہی کہ وہ اپنا مقام چھوڑ کے خروج پر آمدہ ہو چنانچہ بحکم کردگار قدیر بچہ پیدا ہوتا ہی اور وقت مناسب رحم او رسے جدا ہوتا ہی بعد اوسکے خالق انام اوسی خون حیض کو مقام رحم سے جانب پستان متوجہ فرماتا ہی اور اوسکے ذائقہ ناگوار کو بالکل لذت وحلاوت خوشگوار سے مبدل اور اوسکے رنگ سرخ کو بشکل شیر سفید لطیف تشکل کرتا ہی غنچہ دہان بستہ طفل کو کشادہ اور واسطے چوسنے کے اوسکے زبان ولب کو مہیا وآمادہ فرماتا ہی پس ہر وقت دو شگبرہ شیر لطیف دو صراحی زلال غذاے نحیف آویزان ہین تاکہ پرورش اعضاے نازک وضعیف اور ترتیب اندام نرم ونحیف ہوتی رہی جب نشو ونماے تمام اور وقتاً فوقتاً اعضا کو استحکام اور یوماً فیوماً جوارح کو قوت تام اور واسطے قبول غذا ہاے قوی اور غلیظ کے استعداد تمام حاصل ہوتی جاوے بعد اوسکے دندان تیز مانند آشیا کے پیدا فرماتا ہی تاکہ غذا ہاے سخت وغلیظ کو پیس کر غذاے موافق اور کیلوس کے لائق ہوجاوے اور حلق سے بآسانی گذر کر معدہ مین طبخ پاوے اور سہولت سے عروق اعضاء جگر مین بلکہ عروق تمام جسم مین نفوذ پاوے بعد اوسکے غور کرکہ اوس طفل کو رفتہ رفتہ قوت نشو ونما عطا فرماتا ہی اور تدریج اوسکو تا بحد بلوغ پہونچاتا ہی اگر مرد ہی تو اوسکو موہاے ریش وبروت عطا کرتا ہی تاکہ حد طفولیت اور مشابہت عورات سے خارج ہو اور اگر عورت ہی تو اوسکے چہرہ کو موہاے ریش سے مصفا وخالی اور نظارت وصفاے حسن وضیا سے متجلی فرماتا ہی تاکہ رجال کو جانب نسوان واسطے حصول وصال وبقاے نسل کے میلان ہو پس لائق عبرت ہی اختلاف حالات کیونکہ اگر جسم

مادر مین خون حیض نہ واصل ہوتا تو نطفہ انسانی مثل گیاہ بے آب کے خشک ہوجاتا
اور اگر دردزہ عارض نہوتا تو بچہ زندہ درگور ہمیشہ رحم مین رہتا اور اگر بعد ولادت
کے وہ خون حیض بشکل شیر مبدل اور متشکل نہوتا تو مولود بسبب گرسنگی کے ہلاک یا غذاہائے
غلیظ و نامناسب سے مورد امراض خطرناک ہوتا اور اگر دندان تیز نہوتے تو غذاے
سخت کا نگلنا اشیاے خشنہ کا ہضم کرنا دشوار ہوتا اور اگر شیر مادر ہمیشہ اوسکے غذا ہوتا
تو اعضا کو کبھی قوت و استحکام اور اعمال شاقہ اور کارہاے صعبہ کا اون سے انصرام نہوتا
اور سن تمیز مین سینہ و پستان مادر دیکھنا یا اوسکی چھاتیان چوسنا باعث کمال شرم و
خجالت اور موجب انفعال و مذلت ہوتا اور مادر اوسکی ایک بچہ کے تربیت سے تمام عمر
فراغت نہ پاتی تو دیگر اولاد کس طرح سے پرورش پاتی اور خون حیض ہمیشہ بشکل شیر
متشکل رہتا تو واسطے غذاے نطفہ دیگر کے خون حیض کہان سے آتا اور اگر بالون سے
چہرہ کو جلالت اور بزرگی اور مہابت و سترگی نہوتی تو عورات سے امتیاز نہوتا اور مثل
کودکان سادہ رخسار اور طفلان کم وقار کے اونکا انداز ہوتا اور جن لوگون کے کہ بال
نہین نکلتے ہین تو سبب اوسکا شناعت افعال یا ونامت اعمال یا انکے والدین کی شامت احوال
ہے پس اے منصف غور کر کہ جملہ حالات جسمانی اور اوقات انسانی مین وہ کون شخص ہے کہ بحسب
مناسب حال و مصلحت وقت و موافق احوال کے عمدہ انتظام فرماتا ہے بجز
اوس خالق قدیر صاحب حکمت و تدبیر کے جو کہ تم عدم سے فضاے وجود مین لایا اور جسنے
مصالح و حکم کو خلقت انسان مین ودیعت فرمایا پس اگر بدون انتظام و تدبیر اور بدون
علم و تقدیر منتظم قدیر کے یہ انتظام ہویدا ہو تو چاہیے کہ عقل و تدبیر کرنے سے نظم و نسق مین
تعطل اور حکمت و تدبیر کرنے سے مزید اختلال و تخلل پیدا ہو حالانکہ یہ امر حکما کا مل

وہ دانشمندان عاقل جو تدبیر و حکمت اور علم و مصلحت کے قائل ہیں سراسر باطل اور حیز
اعتبار و ثوق سے عاطل جانتے ہیں چنانچہ دلیل اوسکی یہ ہے کہ آتش سے فعل حرارت
اور آب سے فعل برودت حاصل ہوتا ہے نہ بالعکس پس علی ہذا القیاس بدون تدبیر
و انتظام کے انتظام پر حکمت اور سامان با مصلحت ہونا محال ہے ؎

اسرار حکمت ۱۰- در بیان ناقصی مولود

حضرت نے فرمایا کہ اے مفضل اگر خداوند جلیل بچہ انسان کو جسم مادر سے دانا و عاقل
پیدا کرتا تو دفعتہً عجائب عالم موجودات اور صنایع و بدایع کائنات مختلف صورتہائے انسان
و اشکال حیوانات دیکھکر حیران ہوتا انواع نباتات و جمادات و حالات و کیفیات موجودات
دیکھکر پریشان ہوتا جسطرح سے ایک اسیر کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں یا کسی قیدی
کو زندان سے کسی آبادی و عمران میں لیجاویں اور اوسکو مشاہدہ اشیائے عجیبہ و ملاحظہ
اسباب غریبہ سے حیرت ہو باوجودیکہ اپنی عمر گذشتہ میں اوس قسم کے ہزاران ہزار
اشیائے بیشمار دیکھ چکا ہوگا علاوہ اوسکے جو اسیر کہ کمسن اور صغیر ہوتے ہیں وہ بہ نسبت
اسیران معمر اور کبیر کے بہت جلد علوم و ادب سے آراستہ اور صنعت و دستکاری سے
پیراستہ ہوتے ہیں فلہذا جناب باری نے بچہ کو عقل و فہم بتدریج اوقات و ترتیب حالات
عطا فرمایا اور بمرور اوقات اوسکو قبول کنندہ تعلیمات اور ادراک کنندہ لذات و تجربیات
فرمایا اور یہ بھی غور کر کہ اگر عاقل و دانا پیدا کرتا تو انسان اپنے تئین کمال ذلت و زحمت
رحمت میں مبتلا دیکھتا کہ مقام نجس سے پیدا ہوا ہے اور خون و رطوبات نجس سے آلودہ
اور خرقہ ہائے بوسیدہ میں پیچیدہ اور آغوش و گہوارہ میں پڑا ہے نہ چل سکتا ہے نہ کچھ
کر سکتا ہے نہ اوٹھ سکتا ہے نہ بیٹھ سکتا ہے نہ اس حال سے نکل سکتا ہے جس حالت سے

کہ والدین اوسکے پرورش اور تربیت اور اوسپر لطف و مکرمت کرتے ہین
اوسکو بالکل ناگوار ہوتا اور اس وجہ سے اوسکو والدین سے نہایت انحراف اور
عدول و استنکاف ہوتا فلہذا جب دنیامین حلول اور اول منزل وجودمین نزول
کرتا ہو تو وہ لذات واذیات دنیا سے نادان غافل اور منافع ومضار اشیا سے جاہل ہوتا ہو
رفتہ رفتہ ہر چیز کے مشاہدہ سے صاحب ادراک ہوتا ہو اور آہستہ آہستہ ملاحظہ مرغوبات
سے متلذذ اور اشیاے مکروہ سے اندوہناک ہوتا ہو روز بروز اشیاے عجیبہ سے مالوف
و مانوس ہوتا ہو اور وقتاً فوقتاً اشیاے غریبہ کو محسوس کرتا ہو آناً فآناً ایک مرتبہ
دوسرے مرتبہ فہم تمیز واصل ہوتا ہو جسطرح سے نباتات بتدریج نشوونما حاصل
ہوتا ہو تا اینکہ رشد وفہم کامل ہوتا ہو اور تکلیف عبادات جناب احدیت اور اجتناب جرائم
معصیت اور تحمل اکتساب معیشت اور پرورش عیال وکفالت اطفال کے قابل ہوتا ہو
اور جسطرح سے اوسکے والدین نے اوسکو پرورش کیا تھا اوسیطرح سے اپنے اطفال کی
نوازش کرتا ہو اور غور کرو کہ اگر وقت ولادت کی عقل وشعور کامل ہوتا اور جسم وبدن اوسکا
مستحکم و مستقل ہوتا تو فوراً فرزند اپنے والدین سے جدا اور کسب معاش وتحصیل اشغال
مین مبتلا ہوتا نہ والدین کو محبت وفکر تربیت ہوتی نہ فرزند کو والدین کی ساتھ موانست
ومحبت ہوتی نہ اونکی شکر گذاری وخدمت گذاری کرتا نہ اونکے اطاعت وفرمانبرداری
کرتا پس سلسلہ تربیت وپرورش مفقود اور طریقہ الفت وقرابت مسدود ہوجاتا اور
ایسی اجنبیت ومغایرت ہوجاتی کہ آبا وامہات اور ابنا وبنات واخوات مین باہم تعارف
واتحاد نہوتا مثل حیوانات باہم مرتکب افعال حرام ہوا کرتے اور ایک قباحت عظیم
وذلت جسیم یہ تھی کہ فرزند وقت تولد کے سبب مقام شرم اور محل آزرم اپنی ماں کا مشاہدہ

کرتا جس کا دیکھنا شرعاً حرام اور عقلاً باعث تنفر تمام و کراہت تام ہو فلہذا جناب باری نے
بچہ انسان کو باچشم خفتہ زمان بستہ و فہم نہفتہ پیدا کیا ٭

اسرار حکمت اور گریہ و رطوبات اطفال

اے منصف غور کر کہ گریۂ اطفال صغیر میں منفعت کثیرہ ہے کہ دماغ اطفال میں رطوبات تمام
ہوتی ہیں جس سے حدوث امراض عظیمہ اور لحوق عوارض شدیدہ اور درد ہائے صعب کا احتمال
ہوتا ہے بدین نظر بہ تحریک مشیت والہام جناب مالک العلام اطفال خردسال اکثر احوال
میں رویا کرتے ہیں جس سے رطوبات فاسدہ مندفع اور آثار امراض دماغ و چشم منقطع ہو جاتے
ہیں اور جس طرح سے گریۂ اطفال باعث صحت جسمانی اور صفائے قوائے نفسانی ہے اور
والدین اوسکے منفعت سے غافل اور اوسکی مصلحت سے جاہل ہیں اور اوسکے بہلانے
اور اوسکے تسکین پر مائل ہیں اسی طرح سے بہت امور ایسے ہیں کہ جو حق اطفال میں مفید تر
اور والدین کے نزدیک مکروہ تر ہیں اور اسی طرح سے سب امور عالم موجودات علم و
حکمت گوناگون سے مملو و مشحون ہیں اور مصلحت و تدبیر سے مقرون ہیں لیکن منکران وجود خالق
آفریدگار اور جاہلان حکمت کردگار اوسکے مصلحت و حکمت مکنونہ سے غافل اور فوائد و
منافع خفیہ سے جاہل ہیں دنیا میں اکثر امور ایسے ہیں کہ عقلاً اوسکے بعض منافع کے عارف
اور بعض فواید سے واقف ہیں اور ہزاروں دقائق امور و حقائق دہور ایسے ہیں کہ
عقل انسانی اوسکے ادراک سے قاصر اور صرف جناب باری اوسکا عالم و ماہر ہے علی ہذا القیاس
رطوبات اطفال دہن سے جاری ہوتے ہیں جس سے دیوانگی اور فالج اور لقوہ اور فتور
عقل اور فتور اعضا صرف ہوتا ہے اگر وہ رطوبات تمام اعضا میں جاری اور تمام رگ و پے میں

سارے ہوں تو امراض مذکورہ سے صحت و برائت اور اعضا رئیسہ کو استحکام و قوت حاصل ہو سبحان اللہ کیا اوسکی قدرت اور حکمت ہی اور کیا کیا اوسکی رحمت و مکرمت ہی مگر نادان اوسکے لطف و نوازش سے غافل اوسکی حکمت تربیت و پرورش سے جاہل ہین اگر اوسکی نعمتہاے بیشمار کے شمار سے واقفیت اور اوسکے تفضلہاے بے پایان اور احسانہاے فراوان کے آثار سے معرفت حاصل کرین تو اوسکی معصیت سے پرہیز اور اوسکی عقوبت سے گریز کرین پس ذات خداوند کریم اور اوسکی نعمت عظیم عظیم اور اوسکا احسان عمیم عمیم اور اسکا تفضل جسیم جسیم ہی ٭

اسرار حکمت ۱۲ - در خلقت اعضا

تو تفضل فکر کر کہ صانع علیم خالق حکیم نے کیا کیا اعضاے مناسب بطور مناسب بمقدار مناسب بصورت مناسب و ہیئت مناسب بمقام مناسب پیدا فرمائے ہین چنانچہ دو ہاتھ واسطے کردار اور دو پاؤن واسطے رفتار کے دو چشم واسطے بصارت کے دو کان واسطے سماعت کے ایک دہان واسطے خورد و نوش کے ایک معدہ واسطے ہضم طعام کے ایک زبان واسطے کلام کے جگر واسطے اخلاط بدن جدا کرنے کے اور منافذ بدن واسطے اخراج فضلات فضول و رطوبات نامقبول کے اور اندام نہانی واسطے عورتون کے آلات تناسل واسطے مردون کے پیدا کیے تاکہ توالد و تناسل ہو چنانچہ مرد کو عضو تناسل لحمانی وعصبانی ایسا دیا کہ وقت حاجت منتشر و بلند و ایستادہ ہو اور عورت کو ایک رحم مانند ظرف عمیق کے لحمانی و عصبانی دیا تاکہ واسطے قبول نطفہ اور حفاظت نطفہ کے بستہ و کشادہ ہوا و پھر مقام غور ہی کہ ایک آب منی سے اعضاے مختلف الصورت پیدا ہوے گوشت پوست استخوان ناخن عصبات عروق اور پھر اون سے اعضاے

مختلف مرکب ہوئے آنکھ ناک ہاتھ پانون سر جگر معدہ سینہ دل اور دیگر اعضا پھر ہر عضو کا
مزاج ہر ایک عضو کے صورت اور ہیئت اور خاصیت اور مزاج جدا جدا بنایا پس اگر کوئی خالق
حکیم خبیر جل و علا علیم بصیر نہیں ہی تو کیونکر ایک آب بانی رقیق سے اعضائے مختلف الصور والاشکال
متغائر الاحوال پیدا ہوئے ؛

اسرار حکمت ۳۱ در بیان فعل طبیعت

مفضل نے عرض کیا کہ قوم دہریہ کہتے ہین کہ فعل طبیعت سے اسکا ایجاد ہوا حضرت نے
فرمایا کہ سوال کرو اون سے کہ جس طبیعت نے اوسکا ایجاد کیا اوسکو عقل و حکمت اور علم
و فراست ہی یا نہین اگر وہ لوگ اقرار و اعتراف کرین کہ اوسکو علم و حکمت ہی عقل
و شعور و قدرت حاصل ہی تو نام اوسکا طبیعت رکھتا ہی لیکن نفس الامر بادی ہی خالق علیم
حکیم با تدبیر ہی اور اگر وہ لوگ اوسکے علم و شعور سے استنکاف کرین تو سوال کرے طبیعت
بے شعور و جاہل سے وقتاً فوقتاً مناسب حالات و مقامات موافق درجات و کیفیات
کے ایسے ایسے بدائع عجیبہ و صنائع غریبہ کا کیونکر ظہور ہوا ای مفضل واضح ہو کہ آفریدگار
نے اس دنیا کو عالم اسباب کیا ہی اور عادت الٰہی جاری ہوئی ہی کہ ظہور اشیا کا
اسباب سے ہوتا ہی لیکن قوم غافل نے اسباب ظاہری پر لحاظ کرکے مسبب الاسباب
سے انحراف اور خالق اسباب سے استنکاف کیا ہی +

اسرار حکمت ۳۲ در بیان وصول غذا بجمیع بدن

ای مفضل فکر کر کہ اول غذا معدہ مین واصل ہو کر اوسکو ایک طبخ کیلوس سے حاصل
ہوتا ہی اور چند رگہاے مناسب درمیان معدہ و جگر جاری ہین کہ اونکے ذریعہ سے عرق
مصفا اوسکا جگر بھیجا جاتا [illegible] صاف ہوتا ہی [illegible] جگر ایک عضو [illegible] ہی جو ثقل غذا

محتمل از شوخت و غلاظت غذا کا متشکل نہیں ہوسکتا اور ہر گاہ زلال صافی بقدر کافی
جگر میں پیدا ہوتا ہو تو ان طبع مناسب ہو کر خون و بلغم و صفرا و سودا کے ساتھ مستحیل ہو جاتا ہی
اور جگر سے بہ سبب عروق و رگہا کے بدن کے تمام بدن میں سارے اور اخلاط متولدہ
ماخذ آب انہار و ابشار کے جاری ہوتا ہی اور جا بجا اوسکے ظروف و منافذ ہیں کہ فضلات ناقصہ و فاسدہ
ہر مقام سے مندفع ہوتے ہیں چنانچہ صفرا جانب زہرہ و سودا جانب سپرز اور رطوبات
بہ مقام مثانہ اور ثفل غذا بہ مقام احشا و امعا کے مجتمع ہوتا ہی پس غور و فکر کر کہ کس طرح سے
خداوند تعالیٰ نے ظروف فضلات جدا جدا بنا دیے ہیں اگر ہر مقام پر فضول کے واسطے
اوعیہ و ظروف نہ ہوتے تو بمقدار ضرورت سے زائد ہو کر تمام بدن میں سارے اور موجب
حدوث فساد و بیماری ہوتا پس غور کر اے مفضل کہ خداوند کریم نے تصویر انسانی کو
ایسے مقام پر کھینچی کہ جہاں دست دستکار اور نگاہ خبردار اور فکر ہوشیار کا گذر
نہیں اور بعد اتمام خلقت کے اوسکا نشو و نما ہوتا ہی چنانچہ جب پیدا ہوتا ہی تو وقتاً
فوقتاً اوسکے ہر عضو کو نشو ہوتا ہی اور وہ نشو و نما ہر عضو کا ایسا لائق و مناسب ہوتا ہی
کہ جو تناسب اعضا کا بوقت ولادت تھا اوس سے تجاوز نہیں ہوتا چنانچہ یہ ممکن نہیں
کہ ایک ہاتھ بڑھے دوسرا نہ بڑھے یا ہاتھ بڑھے اور انگلیاں نہ بڑھیں یا سر بڑھے اور دیگر اعضا نہ بڑھیں بلکہ
بتدریج ہر عضو دوسرے سے مناسبت سے بڑھتا ہی جو دوسرے کے ساتھ ہی مثلاً جو انگشتان دست کو کف دست سے
نسبت ہی اور کف دست کو ساتھ [illegible] کے اور دست کو ساتھ بازو کے اور بازو کو ساتھ شانہ کے اور شانہ کو
ساتھ گردن کے اور گردن کو ساتھ سر کے اور سر گردن کو ساتھ سینہ کے اور سینہ کو ساتھ شکم و کمر کے مناسبت ہی
علیٰ ہذا القیاس جو کچھ مناسبت ہر عضو کو ساتھ دوسرے کے ہی اوسی طرح سے وقتاً فوقتاً نشو و نما کرتا ہی پس غور کر
کہ کیا حکمت کیا صنعت کیا قدرت کیا ضعف ہی کہ عقل اسکی ادراک میں قاصر و زبان اوسکی توصیف میں عاجز ہی

اسرار حکمت ۹ در بیان خصائص انسانی

اے مفضل غور کر کہ خدا وند قدیم نے انسان کو بعض خصائص و عادات مخصوص سے سرفراز اور دیگر حیوانات سے ممتاز فرمایا ہے چنانچہ ایسی خلقت فرمائی کہ بطور درست نشست کر سکتا ہے اور بطور مناسب ایستادہ ہو سکتا ہے اور کارہائے مناسب اپنی اعضا سے کر سکتا ہے اور اگر مثل حیوانات کے چار ہاتھ پانون سے چلتا یا سر جھکا کر چلتا تو افعال و صنایع کا انجام و انتظام دشوار ہوتا اور علاوہ اسکے اوسکو حواس ظاہری و باطنی عطا فرمائے جسکے سبب سے تمامی حیوانات سے ممتاز اور شرف عزت و فضیلت سے سرفراز ہے اے مفضل غور کر کہ کس طرح سے حق سبحانہ تعالی نے دو چشم نمایان دو دیدہ درخشان کو سر مین نصب فرمایا گویا کہ مشعل نور اندوز یا چراغ جلوہ افروز ہین کہ بالائے مینار بدن روشن و تابان ہین چنانچہ ملاحظہ موجودات و مطالعہ مخلوقات کرتا ہے اور مقام پائین مین مقام چشم قرار نہ دیا مانند دست و پا کے تاکہ فراولت اعمال و ممارست افعال سے بصارت مین نقصان یا چشم کو زیان پہونچے اور اعضائے وسط مین مقام اوسکا قرار نہ دیا مانند سینہ و پشت و شکم کے تاکہ ملاحظہ چپ و راست و بالا و پائین دشوار ہو پس کوئی مقام لائق تر اور کوئی محل مناسب تر واسطے چشم کے چہرہ و سر سے بہتر نہ تھا جو سب اعضا سے زیبا اور سب سے ارفع و اعلا ہے اور بسبب حرکت گردن اور گردش چشم کے اطراف و جوانب و بالا و پائین نظر کر سکتا ہے اور سر کو موضع حواس پنجگانہ قرار دیا جس سے محسوسات پنجگانہ کا احساس کر سکتا ہے چنانچہ آنکھ کو قوت باصرہ عطا فرمائے جس سے ادراک اشخاص و الوان ہوتا ہے پس اگر چشم نہوتی تو خلقت الوان و اشکال بیکار تھے اور گوش کو قوت سامعہ بخشی جس سے آواز کا

دراک ہوتا ہی پس اگر قوت سامعہ نہوتے تو خلقت آواز بیفایدہ ہوتی اور اسیطرح سے جملہ حواس مین کہ اگر حواس نہوتے تو خلقت جملہ محسوسات بیکار تھی اور بالعکس اسکے اگر چشم ہوتی اور رنگ نہوتا یا گوش ہوتا اور صدا نہوتی یا حواس ہوتے اور محسوسات نہوتے تو خلقت چشم و گوش و دیگر حواس بیکار تھے پس غور کر اے مفضل کہ کسطرح سے واسطے ہر محسوس کے ایک حاسہ بنایا ہی اور واسطے ہر حاسہ کے ایک محسوس بنایا ہی اور درمیان حاسہ و محسوس کے ایک واسطہ قرار دیا ہی چنانچہ روشنی کو واسطے دیکھنے کے اور ہوا کو واسطے سماعت کے چنانچہ اگر روشنی ہوتی تو دیکھنا اور ہوا نہ ہوتی تو سننا غیر ممکن تھا پس جس شخص کی بصارت صحیح اور عقل سلیم اور ذہن مستقیم ہی وہ یقین کریگا کہ یہ حواس شایستہ اور توافق محسوسات بایستہ اور تطابق آلات ظاہرہ اور ترکیبات باطنیہ و تناسب اعضائے جسمانی اور تلازم قواے روحانی و نفسانی وابستہ حکمت و تدبیر خالق قدیر و از قبیل مشیت و تقدیر علیم خبیر ہی جسکے ادراک سے عقل انسانی قاصر اور نگاہ بصیرت روحانی خاسر ہی ۞

اسرار حکمت اور فوائد چشم و گوش و ہوش

اے مفضل فکر کر کہ جو شخص نابینا ہی وہ نہین دیکھتا ہی کہ اوسکے جانب یمین و یسار و پیش رو و پس پشت بالا و پائین کیا کیا ہی رنگہاے گوناگون نقش و نگار بوقلمون مین کیا امتیاز دیا گیا ہی اشکال جمیلہ صور بدیعہ تصویرات عجیبہ ہیات غریبہ اشیاے فاخرہ و مخلوقات نادرہ مین کیا کیا صنعت نمایان ہی نہ اوسکو نشیب و فراز کا امتیاز ہی نہ اوسکو دشمن و شمشیر یا نہنگ و شیر سے لیاقت احتراز ہی کتابت و دستکاری سے معرا اور ادراک لطائف صنایع و ظرائف صنایع سے مبرا ہی پس وہ شخص گویا ایک سنگ بیکار یا دیوار جاندار زندہ بے نتیجہ ہی علی ہذا القیاس جو شخص ناشنوا ہی وہ لذت گفتگو و ساز داریہا اور حظ مخاطبہ و خوشی گفتاری اور مذاق

نغمہ ہاے جانفزا اور سخنہاے دلربا اور صداہاے دلکش اور نواہاے طرب بخش سے محروم رہتا ہی اور فکرہاے باطنی وخیالات دبے اور اندیشہ ہاے اندرونی سے خود بخود مغموم ومہموم رہتا ہی اگر دوسرے سے ہمکلام ہوتا ہی تو دوسرا شخص اوس سے دل تنگ ہوتا ہی سماعت احادیث و اخبار وکوائف حالات روزگار سے ناکام رہا کرتا ہی پس گویا وہ شخص حاضر ہی مانند غائب کے اور زندہ ہی مانند مردہ کے علی ہذا القیاس جسکے عقل نہین ہی وہ مانند طیور وجوش کے بے عقل وہوش ہی بلکہ حیوانات اوس سے بہتر اور کسیقدر مصالح ومفاسد سے باخبر ہوتے ہین اور دیوانہ ومجنون کے عقول مین ایسا قصور ہوتا ہی کہ مثل بہائم وحیوانات بھی عقل وشعور نہین رکھتا ہی پس غور کر کہ کسطرح سے انسان کو چشم وگوش عقل وہوش ودیگر اعضاء وجوارح بقدر ضروری عطا ہوئے ہین کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہی کہ بے سمجھے بوجھے خود بخود ہویدا ہوئے ہین مفضل نے عرض کیا کہ ای مولا کس واسطے بعض اشخاص بعض جوارح سے محروم کیے جاتے ہین حضرت نے فرمایا کہ یہ امر واسطے موعظہ وتادیب اور تنبیہ نعمت وتہذیب کے ہی تاکہ وہ شخص خود اوس نقص سے عبرت پذیر اور دوسرا شخص دیکھکر نصیحت پذیر ہو اعمال قبیحہ وافعال شنیعہ سے احتراز اور نعمتہاے جناب احدیت کا امتیاز کرے جسطرح سے کہ بادشاہان وقت سزاے کردار دیکر اوسکو ہوشیار کرتے ہین اور مردم دیگر کو خبردار کرتے ہین اور علاوہ اسکے جناب احدیت عوض بلاہاے دنیاے فانی اور اسقام وآلام جسمانی وروحانی کے ثوابہاے دار جاودانی عطا کرتا ہی کہ مقابل اوسکے صحت جسمانی ہو قار اور سلامت اعضاے بدنی ہیچ قدار ہی چنانچہ اگر اہل بہشت سے دریافت کیا جاوے کہ تم لوگ یہ ثوابہاے جاودانی اختیار کروگے یا وہی زندگانی دنیاے فانی باصحت جسمانی تو وہ لوگ ہرگز منظور نکرینگے ✣

اسرار حکمت ۱۷- اعضائے فرد و زوج

ای مفضل غور کر کہ خداوند کریم نے کون کون اعضا فرد اور زوج کس حکمت و کس مصلحت سے پیدا فرمائے ہین چنانچہ انسان کو ایک سر عنایت کیا اسواسطے کہ اگر دو سر ہوتے تو ایک بار گران بلا ضرورت و نامعقول اور ایک عضو غیر ضروری و فضول ہوتا کیونکہ جو کچھ کہ حواس و آلات ضروری ہین وہ سب ایک سر مین بلا وقت موجود ہین پس اگر ایک سر سے کلام کرتا یا سماعت کرتا یا دیکھتا یا فکر و خیال کرتا و یا اکل و شرب کرتا تو دوسرا بیکار و فضول ہوتا اور اگر دونون سے ایک کلام کرتا تو دوسرا فضول و غیر معقول ہوتا اور اگر دونون سے جدا جدا کلام کرتا تو فہم و ادراک اوسکا دشوار ہوتا جسطرح کہ کلام چند اشخاص کا امتیاز دشوار ہوتا ہی اور غور کر کہ ہاتھون کو جفت پیدا کیا اسواسطے کہ صنعتہاے گوناگون و دستکاریہاے بوقلمون سے ایسا امر کمتر ہی کہ ایک ہاتھ سے تکمیل پذیر ہوسکے تاوقتیکہ دوسرا ہاتھ اوسکے مساعدت اور اعانت نکرے چنانچہ جن لوگون کے ایک ہاتھ ہین اونسے صنعت ہاے عمدہ کا ظہور دشوار اور امور روز مرہ مین اختلال آشکار ہی اور اگر کوئی کام ہوتا ہی تو بدقت تمام یا زحمت تمام کسیقدر انجام ہوتا ہی *

اسرار حکمت ۱۸- در صدا و لب و دندان

فکر کر ای مفضل کہ خداوند قدیر نے کس حکمت و تدبیر سے آواز اور تکلم اور آلات صدا کو پیدا فرمایا ہی پس حنجرہ گویا نائے خوش نوا ہی کہ جس سے آواز باہر آتی ہی اور زبان اور لب اور دندان واسطے تقطیع حروف و اصوات اور الفاظ و نغمات کے ہین چنانچہ جسکے دندان نہین ہین وہ سین درست نہین کہہ سکتا اور جسکے لب نہین ہین وہ با اور فا درست نہین کہہ سکتا اور جسکی زبان سنگین ہی وہ را درست نہین کہہ سکتا ہی کہ جس سے صدا اخو شکوار پیدا ہوتی ہی

چنانچہ ریہ مین مانند شکم مزمار کے ہوا بھرتی ہی اور قصبۂ ریہ قصبۂ نائے یا مزمار ہی اور عضلات سے مانند انگشتان کے صدائے مزمار کو حرکت ہوتی ہی اور لب و دندان مانند انگشتان کے واسطے تقطیع حروف و اصوات کے حرکت کرتے ہین پس اصل آلہ صدائے فرحت فزا اور ساز نغمۂ دلکشا یہی ہی جسکے تتبع سے انسان نے نائے اور ستار اور مزمار ایجاد کیا ہی علاوہ اسکے دیگر منافع متکاثرہ اور فوائد متضافرہ مین مثلاً حنجرہ یعنے نرخرہ اسواسطے ہی کہ اوسمین ہوا بھر کر پھیپڑہ مین جاوے اور پھیپڑہ مثل باد کش کے حرکت ہوا سے دل کو ترویح اور پیاپے تفریح دیوے کیونکہ اگر زمان قلیل بھی ہوا بند کردیجاوے تو انسان فوراً ہلاک ہوجاوے اور زبان مین خداوند حکیم نے قوت ذائقہ عطا فرمائی ہی جس سے مزہ اور لذت اور تلخی اور شیرینی اور ترشی و نمکینی وغیرہ کا احساس ہوتا ہی اور کھانے پینے مین اوسکے سبب سے اعانت ہوتی ہی بتدریج حلق سے لقمہ اوترتا ہی اور دندان سے اطعمہ و ماکولات ریزہ ریزہ ہوکر نگلنے کے قابل ہوجاتے ہین اور علاوہ اسکے دندان واسطے لبون کے مثل پشتیبان ہین کہ اندرون دہان سے محافظت لب کرتے ہین تاکہ سست و خمیدہ شدہ نادرست نہونے پاوین چنانچہ لبہائے پیران سن رسیدہ سست و خمیدہ شدہ ہوجاتے ہین علی ہذا القیاس مفصل کہ خداوند حکیم نے لبہائے انسان کو دروازہ قرار دیا ہی کہ جب چاہے بند کرے اور جب چاہے کشادہ کرے اور لسان سبب اوسکے عرقیات و مشروبات و آب زلال سیال کو چوستا ہی اور بتدریج پیتا ہی اگر لب نہوتے تو دفعتاً پانی حلق مین چلا جاتا اور اوچھو ہوجاتا یا فساد دیگر ہوتا پس واضح ہو کہ ہر عضو سے منفعتہائے متکاثرہ و فائدہ ہائے متظافر ہین جسطرح سے بعض آلات سے فوائد متعدد حاصل ہوتے ہین چنانچہ تیشہ منجار سے اکثر ہی کاٹنا زمین کھودنا دستکاریان کرنا ممکن ہی اوسیطرح سے ہر عضو سے فائدہ ہائے بیشمار نفعہائے بسیار ممکن ہین ❊

اسرار حکمت ۱ے در ذکر سر و مغز سر و پلک چشم

اے مفضل اگر دماغ انسانی تیرے سامنے کھولا جاوے تو نظر آوے کہ کس طرح سے خداوند کریم نے دماغ کو حجابہائے چند مین پیچیدہ کیا ہی تاکہ عوارض و آفات سے اوسکی محافظت ہو اور ہر صدمہ و الم سے متحرک و مضطرب نہو اور کاسہ سر کو مثل خود آہنی کے مستحکم و استوار کیا ہی تاکہ آفات و صدمات سے اوسکی محافظت ہو اور اوسکو بھی ایک پوشش موہائے سر سے محافظت فرما بخشی تاکہ ضرر سرما و گرما سے متالم و متاثر نہو اور دماغ کو منبع حواس انسانی فرمایا بموجب اوسکو مدام اور خزینہ قبول اور ادراکات فرمایا اور حجابہائے پوست عصبانی اور کاسہ استخوانی اور پوشش موہائے سر انسانی سے اوسکی محافظت فرمائے اور پلک چشم کو پردہ ہائے چشم بنایا اور واسطے محافظت چشم کے پیدا فرمایا تاکہ جسوقت دیکھنا منظور ہو پردہائے مژگان اوٹھاوے اور جسوقت غبار یا خس و خاشاک سے محافظت یا نظر بعض اشیا سے خوف و کراہت ہو تو پردہائے چشم کو گرا دیوے ❊

اسرار حکمت ۱۸ در ذکر دل و قصبہ ریہ وغیرہا

غور کر اے مفضل کہ کس نے دل آدمی کو بیچ بدن اور اشرف اعضا بنا کر اندر وسط جسم کے درمیان سینہ کے پوشیدہ کیا اور ایک پوست ملایم کو اوسکا پیراہن جانی و تبلے بھی قرار دیا اور پوستہائے حجاب عصبانی اور اغشیہ و استخوانہائے سینہ سے اوسکی نگاہبانی فرمائے تاکہ آفات خارجیہ و صدمات ظاہریہ سے محفوظ رہے اور اطمینان اور آرام و امان کے ساتھ محافظ رہے اور غور کر اے مفضل کہ کسنے اندر حلق کے دو منفذ قرار دیے ایک منفذ مخصوص ہی واسطے آمد و رفت ہوا کے چنانچہ جو ہوا قصبہ ریہ سے شش میں پہونچتی ہی اوس سے ترویح و تفریح دل ہوتی ہی اور بدن وجہ ہمیشہ ریہ کو

مثل بادزن کے حرکت رہتی ہی تاکہ حرارت مجتمع ہوکر دل کو احتراق اور روح کو تکلیف مالایطاق نہ ہووے اور دوسرا منفذ محل آمد و رفت آب و طعام ہی جو معدہ سے ملحق ہی اور حلقوم پہ مانند ایک سرپوش کے ملحق ہی کہ بروقت نگلنے کے اوس منفذ پہ منطبق ہوجاتا ہی تاکہ سیہ بین آب و طعام و اصل اورسبب اوسکے ہلاکت حاصل نہو غور کر ای مفضل کہ کسنے دو مخرج بول و براز کو دو کیسہ عصبانی باختیار انسانی قرار دیا کہ جب چاہے وقت حاجت انقباض و انبساط کر سکے دفع بول و براز بارادہ و اختیار کر سکے اگر یہ نہوتا تو ہمیشہ بول و براز جاری اور نجاست اوسکے تمام جسم مین ساری عیش انسانی کو تلخی و ناگواری اور ہر وقت ایک کیفیت ذلت و خواری رہا کرتی۔

اسرار حکمت ۲۱ در ذکر معدہ و جگر

ای مفضل غور کر کہ سوا خالق حکیم کے کسنے معدہ کو عصبانی اور مثل کیف مضبوط کے سخت و لحمانی بنایا ہی تاکہ غذا ہائے غلیظ اور سخت اور طعامہائے نرم و درشت کو ہضم کر سکے اور اوسکو طبخ قوی دیکر لیدوس بنا دے اور کسنے جگر کو نرم اور نازک بنایا ہی تاکہ زلال لطیف غذا کا معدہ سے کھینچا دوسرا طبخ لطیف دیوے اور عمدہ کیموس حاصل ہو کر اخلاط اربعہ یعنی خون و بلغم و صفرا و سودا بنکر تمام اعضا مین سرایت کرے آیا یہ اسرار حکمت و مشیت و تقدیر خداوند حکیم و خبیر کے ظاہر ہو سکتے ہین حاشا و کلا بغیر علم سابق خالق کے اس حکمت کا شہود اس صنعت کا وجود ہو سکے

اسرار حکمت ۲۲ - در ذکر گوشت و پوست و مغز و غیرہ

فکر کر ای مفضل کہ کس واسطے مغز نرم کو اندرون استخوانہائے بدن کے قرار دیا مگر اسواسطے کہ ظرفہائے مضبوط مین محفوظ ہو کر واسطے مفصل اور عصاب و دیگر اعضا کے غذا ہووے اور کس واسطے خون سیال کو

عروق مین محفوظ کیا تا کہ ہر مقام پر بقدر ضرورت صرف غذاے جسمانی ہوکر بدن کے باہر نہ
جاوے اور کس واسطے ناخن کو انگشتہاے دست و پا مین پیدا کیا مگر اسواسطے کہ محافظت
سر انگشتان کرے اور اعمال شاقہ مین مددہی کرے اور کس واسطے سوراخ گوش کو پیچیدہ
کیا مگر اسواسطے کہ آواز اندرون گوش جاکر مقام قوت سامعہ تک پہونچے اور پیچیدگی سے
اوسکی شدت اور قوت شکستہ ہوکر بتدریج قوت سامعہ تک واصل ہووے اگر براہ راست
آواز جاتے تو حدت و شدت و قوت موج ہوا سے صدمہ عظیم پاتے اور کس واسطے گوشت
کثیر زانو اور نشست گاہ پر پیدا کیا مگر اسواسطے کہ نشست و برخاست مین اوسکو تکلیف
و زحمت نہووے جیسا کہ بیماران لاغر کے واسطے بدون فرش نرم کے سختی زمین یا سختی تخت سے
نہایت اذیت ہوتی ہے غور کرو کہ مفصل کہ کسنے اوسکو نر و مادہ پیدا کیا اور واسطے مباشرت کے مادہ کیا مگر اوسنے کہ جسنے
اوسکو صاحب حرص وانہ و آرزو بنایا اور واسطے طالب نسل و راغب وصل بنایا
اور کسنے اوسکو آلات عمل عطا کئے مگر اوسنے کہ جسنے اوسکو کارگزار و فاعل بالاختیار
قرار دیا ہے اور کسنے اوسکو کارگزار بنایا مگر جسنے کہ اوسکو محتاج بنایا اور کسنے اوسکو
محتاج بنایا مگر جسنے کہ اوسکو حاجت دی اور کسنے اوسکو حاجت دی مگر جسنے کہ اسباب
رفع ضرورت اوسکے واسطے مہیا کیے اور کسنے اوسکو عقل و فہم تمامی حیوانات سے زیادہ
تر و بہتر عطا کیا مگر جسنے کہ اوسکو تکلیف اطاعت دی اور جزا و سزاے نیک و بد اوسکے
واسطے مقرر کی اور کسنے اوسے چارہ کار عطا کیا مگر جسنے اوسکو قوت کارنجشی اور جسنے
اوسکو قوت کارنجشی مگر جسنے کہ اپنی حجت اوسپر تمام کی اور کسنے ایسے امور کی
کفالت اور ایسے وقت پر اعانت فرمائی کہ جہان بشر کا اختیار اور عقل و فہم کا اقتدار
اور وہم کا گزار اور کسی یار و مددگار کا چارہ کار نہ تھا مگر جسنے کہ نعمتہاے بے پایان اور

تفضلات فراوان کو ارزان فرمایا اور جسکے عطیات بے نہایات و احسانات بیغایات کا شکر ادا نہین ہوسکتا پس آیا یہ انتظام بدون علم حقیقی اور یہ نظم و نسق بدون مدبر تحقیقی کے کیونکر ممکن ہی تعالی اللہ عما یصفون +

اسرار حکمت ۲۳ در حالات دل و تدبیر آن

ای مفضل ہم تجھسے بیان کرین احوال دل کا کہ جسمین چند سوراخ ہین اور اوسکے مقابل چند سوراخ ریہ مین ہین کہ ہوا ریہ سے بذریعہ سوراخہاے مذکور کے اندرون دل جاتی اگر ہوا اندر نجاتی تو حرارت دریح اندر دل کے گھٹ کر فنا ہوجاتی آیا کوئی عاقل کہہ سکتا ہی کہ یہ امور بدون تدبیر مدبر حکیم دانا و علیم کے وقوع پذیر ہوے ہین +

اسرار حکمت ۲۴ بیان نر و مادہ و عضا

آیا کوئی عاقل دیکھے کہ ایک پلہ دروازہ کا ہی جسمین کندہ لگا ہی تو کیا خیال کریگا کہ یہ عبث لگایا ہی بلکہ خیال کریگا کہ جسنے ایک پلہ دروازہ کا قلابہ دار لگایا ہی اوسنے دوسرا پلہ ساتھ حلقہ و زنجیر کے بنایا ہوگا تاکہ دونون ملکر بند ہوجاوین اور حلقہ و زنجیر سے مستحکم ہوجاوین اسیطرح سے حیوان نر گویا ایک پلہ در ہی جسپر عقل حکم دیتی ہی کہ دوسرا پلہ اوسکے جفت ہی تاکہ باہم اتصال و انضمام ہوکر ایک قلابہ دوسرے حلقہ مین داخل اور توالد و تناسل حاصل ہووے پس مورد عذاب الیم و مستوجب نار جحیم مستحق عقاب عظیم ہین وہ لوگ کہ دعوی فلسفہ و حکمت کرتے ہین اور صنایع گوناگون و بدایع بوقلمون اور حکمتہاے از حد افزون کو دیکھکر اعتراف وجود صانع علیم خالق حکیم نہین کرتے آیا نہین دیکھتے کہ اگر عضو تناسل مرد کا ہمیشہ سست و آویختہ رہتا تو کیونکر قعر رحم تک جاکر نطفہ پہونچاتا اور اگر ہمیشہ سخت و ایستادہ رہتا تو آدمی کیونکر لیٹتا اور سوتا علاوہ اوسکے ساتھ

لوگون کے نظر آتا اور ہر مقام پر چلنے پھرنے مین ایک چوب ایستادہ لیے پھرتا اور باوصف اسکے قبیح منظر کے عورت و مرد پر شہوت غالب رہتی فلہذا جناب حکیم علیم نے یہ مقدر فرمایا کہ بوقت حاجت و ضرورت ایستادہ گے ہووے اور اوس سے غرض و تناسل ساتھ لذت کے حاصل ہووے +

اسرار حکمت ۲۵ - درحالات بول و براز

اے مفضل عبرت کر حال اکل و شرب انسانی سے کہ خداوند حکیم نے جہان نعمت اکل و شرب بخشے ہو وہان فضلات غذا کسطرح سے باسانی مندفع ہوتے ہین کیا نہین دیکھتا کہ جس طرح حسن تجویز ہندس یہ ہو کہ تعمیر عمارات رفیعہ و مکانات منیعہ مین پایخانہ مقام پائین اور گوشۂ پنہانی مین تجویز کیا جاتا ہی اوسیطرح سے خالق حکیم نے مقام براز کو بمقام پائین پوشیدہ و پنہان تجویز فرمایا ہی جو پس و پیش سے نمایان اور عیب و ثواب کا اعلان نہین ہوسکتا اور گوشت سرین سے اوسکو پوشیدہ کیا ہی تاکہ موجب ندامت و ذلت نہووے اور ہر گاہ بیت الخلا مین واسطے دفع حاجت کے بیٹھے تو اوسوقت کوئی چیز حاجت و حائل نہووے اور اسواسطے اسفل مواضع قرار دیا ہی تاکہ فضلات غذا آسانی مندفع ہووین پس لائق شکر ہو وہ منعم حقیقی کہ جسکے نعمتین متواتر اور احسانات اوسکے متکاثر و متظافر ہین +

اسرار حکمت ۲۵ - درخلقت طواحن و دندان

اے مفضل غور کر کہ وہ داڑہین منہہ مین مانند آسیاے سنگ کے پیدا ہوئے ہین بعض مانند دندانہ تیز کے خاردار ہین تاکہ قطع و ریزہ اشیا کر سکین اور بعض پہن و استوار ہین تاکہ گوشت و سائیدہ کر سکین اور چونکہ دونون صورتین ضرور ہین واسطے غذا کے

تو خداوند حکیم نے دونون کو عطا کیا تا کہ نقص نرہے اور جو دانت زمین کر مخصوص قطع و برید کے ہین اونکو آگے پیدا کیا اور جو واسطے مضغ وطحن کے ہین اونکو پیچھے اونکے پیدا کیا تاکہ دندانہائے پشیین سے میوہ جات و نوا کہ واثمار و مطعومات کو قطع و برید کرے اور دندانہائے پسین سے اوسکو نرم و سائیدہ کرے فتبارک اللہ احسن الخالقین

اسرار حکمت ۲۷ در موئے سر و ناخن

اے مفضل غور کر کہ خداوند حکیم نے ناخن اور موئے سر کو پیدا کیا اور اوسکو نشو و نما دیا کہ وقتاً فوقتاً دراز ہون اور بدین وجہ انسان تدریج اونکی تخفیف کرتا ہی اور اسیواسطے حق تعالے نے اوسکو بیحس کیا تا کہ قطع و برید ناخن سے آدمی دردناک نہو دے اور اگر ایذا ہوتی تو دو حال سے خالی نتھا یا یہ کہ انسان اوسکی درازی پر صبر اور اوسکی کثافت و ثقل پر تحمل کرتا یا یہ کہ ہر مرتبہ قطع و برید سے ایذا گوارا کرتا مفضل نے عرض کیا کہ خداوند حکیم نے اوسکو ایک حال پر بنایا ہوتا حضرت نے فرمایا کہ اوسکے نشو و نما مین بہت مصلحتین ہین چنانچہ مسامات بدن سے فضلات و ابخرہ نکلکر مواد اکثر امراض و اسقام مندفع ہوتے ہین اور بدین وجہ ناخن و موئے بدن کو وقتاً فوقتاً نشو و نما ہوتا ہی اور باوصف اس مصلحت کی اس عنوان پر اونکو بنایا ہی کہ باعث زینت بدن ہین مگر جو حد سے زیادہ تجاوز کرتے ہین تو انسان کو لازم ہوتا ہی کہ واسطے حسن و زینت اور دفع طول و نعمت کے بقدر ضرورت قطع و برید کرے اور بدین جہت شرع شریف مین ہر ہفتہ مین نورہ ملنا اور ناخن تراشنے و موتراشی کو سنت قرار دیا ہی تا کہ قطع و برید سے جلد جلد دراز ہون اور درد و آلام و فضلات جسمانی وقتاً فوقتاً زائل ہون اور یہ بھی واضح ہو کہ جہان مناسب تھا وہان موئے بدن کو پیدا کیا جہان نہین مناسب تھا وہان نہین پیدا کیا چنانچہ اگر

دیدہ ہاے چشم میں ہوتے تو باعث کوری ہوتا اگر اندرون دہن ہوتے تو اکل و شرب دشوار ہوتا اگر کف دست میں ہوتے تو احساس و لمس اشیا مشکل ہوتا اگر عضو تناسل پر ہوتے تو لذت مجامعت نہوتی اور یہ مواقع ایسے ہین کہ انسان و حیوانات سب کے واسطے عام ہین تاکہ مصالح مذکورہ سے خالی نہ ہین پس غور کر کہ کیا حکمت حکیم علیم ہی کہ کوئی جاے اعتراض نہین ہی بلکہ جسقدر نگیجا دے اوسیقدر حکمتہاے جناب رب العزت نمایان و آشکار ہی غلطی یا خطا یا نقص کا اعتراض عاید ہوتا دشوار ہی اصحاب مانی ملعون نے خالق کریم پر اعتراض کرکے خود لغزش کی ہی اور نہین جانا تا کس حکمت سے خلق کی آفرینش کی ہی چنانچہ موہاے زہار اور موے بغل مین یہ مصلحت ہی کہ رطوبات فضلیہ اور ابخرہ متصاعدہ اور فضولات اعضاے متصلہ اوس مقام پر واصل ہوتے ہین اور کشادگی مسامات سے بال پیدا ہوکر دفع ابخرہ و ادخنہ سے بہت امراض و اعراض زائل ہوتے ہین چنانچہ محل رطوبات مین گیاہ زیادہ تر روئیدہ ہوتی ہی اور علاوہ اسکے خدانے ازالۂ موے بغل و موے زہار مین ثواب عطا کیا ہی اور تکلیف امر و نہی سے اوسکا غرور و مادہ شر دور کو قطع فرمایا ہی +

اسرار حکمت ۲۸ - در آب دہان

تامل کر اے مفضل آب دہان مین کہ ہمیشہ جاری ہی تاکہ دہن اور حلق تر رہے اور دندان کو رونق اور درخشندگی حاصل رہے اور بسبب اوسکے لقمہ گلے سے بہ سہولت قعر معدہ تک پہونچے اور زہرہ تک یہ رطوبت سرایت کرے تاکہ اصلاح مزاج ہوتی رہے اگر یہ رطوبت نہوتی تو زبان خشک مثل برگ خشک کے اداے گفتگو مین قاصر رہتی اور دندان کو ایک استخوان خشک کر دیتی اور لقمہ نگلنے مین صعوبت عظیم ہوتی اور خشکی زہرہ سے ہلاکت ہوتی +

اسرار حکمت ۲۹ - در بیان جسبگی شکم

اے منصف فلاسفہ خصلت شعار اور حکمائے جہالت گفتار وضلالت رفتار بسبب قلت فہم ونقصان عقل وقصور علم کے کہتے ہین کہ شکم انسان بیفائدہ بستہ ہی بلکہ اگر بہیئت قبا کے ہوتا تو ہر وقت طبیب اوسکو کھولکر امراض اندرونی کو دیکھتا اور دستکاری واعمال وسے اصلاح بدن کرتا اور چونکہ بستہ ہی بدین وجہ آنکھ سے دیکھ نہین سکتا ہی سوے کا نہین کر صرف دلیلہاے غامض سے تشخیص مرض کرتے ہین مثل قارورہ ونبض ودیگر علامات کے تجویز وتشخیص کرتے ہین اسیوجہ سے غلطی واشتباہ ہوکر باعث ہلاکت مریض ہوجاتا ہی — جواب شبہہ فاسد اور خیال کاسد یہ ہی کہ اگر اسیطرح ہوتا تو ہمیشہ انسان کو اپنی موت اور خوف بیماری سے اطمینان اور درد وآلام وخطرہ امراض دامنگیر ہونے سے امان حاصل ہوتی اور یہ امر موجب فساد وطغیان اور غرور ونخوت بے پایان اور کشت وخون فراوان ہوتا اور آدمی ہمیشہ فرعون بے سامان ہوا در شداد وہامان رہا کرتا اور علاوہ اسکے جب شکم مین دروج وفروج ہوتے تو ہمیشہ رطوبات بدبیہ فضول جسمانیہ جاری رہا کرتے اور لباس وفروش خراب ہوا کرتے اور اوسکی ترشح وجریان سے تعیش انسانی در احت زندگانی تلخ ہوجاتی اور علاوہ اوسکے جو حرارت معدہ وجگر ودل وامعا واحشائین بسبب حبس ہوا کے حاصل ہی وہ مفقود ہوجاتے اور وہ افعال اوسے حاصل نہوتے جو اب حاصل ہین کیونکہ برودت خارجی داخل ہوکر حرارت غریزی کو منطفی کرتے یا مخلوط ہوکر ناقص یا منتفی کرتے بس جو کچھ جناب حکیم علیم نے مقدر اور مقدور کیا ہی اوسمین سراسر حکمتہاے نامعدود وصنعت ہاے نامحصور اور شبہہ واعتراض اوس سے بفراسنج دوری اور عدم ادراک اوسکا سراسر عقل انسانی کا قصور ہی اور قطع نظر اسکے جو امراض جلدیہ

و عوارض ظاہر یہ ظاہر و آشکار ہین مثل برص و جذام اور گنج و دیگر قروح مہلکہ کے اوسکا علاج حکمائے وقت کیا کر سکتے ہین جو پردہ شکم کھولکر علاج امراض اندرونی کر سکتے ۔

اسرارِ حکمت ۳۰ ۔ در ضروریات ستہ

اے مفضل غور کر کہ خداوند حکیم نے انسان ہین خواب و خور مقرر کیا اور ہر ایک کے واسطے ایک چیز کو محرک و داعی قرار دیا تاکہ اوسکے تقاضا و تحریک سے خواہ مخواہ انسان کو وہ فعل کرنا لازم آوے اور انسان کا تہاون و تساہل و تکاہل و تغافل موثر نہووے چنانچہ اکل و شرب باعث قوام زندگانی اور باعث بقاے حیات انسانی قرار دیا بدین جہت اوسکے واسطے گرسنگی کو داعی و متقاضی قرار دیا تاکہ اوسکے تحریک و تقاضا سے انسان کو اضطرار ہو کہ چار ناچار کھانا پینا لازم آوے اور اگر بھوک پیاس نہ ہوتی تو انسان کو کچھ پرواہ نہوتی اور محض رعایت اصلاح بدن یا بقاے زندگانی کے واسطے کبھی غفلت سے کبھی جہالت سے کبھی غصہ سے کبھی کسلمندی سے خور و نوش ترک کر دیتا اور یہ امر باعث قطع زندگانی اور موجب اضمحلال قواے جسمانی ہو جاتا چنانچہ انسان جانتا ہی کہ بعض ادویہ یا معالجات باعث اصلاح بدن ہین لیکن چونکہ کوئی محرک نہین ہی بدین وجہ اوسکے استعمال مین سہل انکاری اور بے پرواہی کرتا ہی اور کبھی جبراً قہراً کرتا ہی کبھی نہین کرتا اسیطرح سے اگر گرسنگی نہوتی تو تساہل اور تغافل کر کے ترک غذا کرتا اور رفتہ رفتہ تحلیل بدن ہو کر ہلاک ہو جاتا علیٰ ہذا القیاس خواب کو باعث راحت اعضاے جسمانی اور استراحت قواے نفسانی فرمایا تاکہ جو تعب روحانی زحمت قواے جسمانی بسبب بے خوابی و اشتغال امور زندگانی کی حاصل ہی بسبب استراحت خواب کے زائل اور آرامش روح و بدن حاصل ہو فلہذا نیند اور غفلت کو محرک و متقاضی فرمایا تاکہ چار ناچار مائل خواب و استراحت

اور مستغرق بیخودی و غفلت ہو جاوے اور اگر یہ امر اوسکے واسطے مسلط و محرک نفرماتا
تو انسان تدبیر اصلاح بدن سے غافل و متساہل ہوتا اور شبانہ روز عیش و عشرت
پر مائل یا اعمال وجہ معاش اور اشتغال وجوہ انتعاش مین شاغل رہا کرتا اور آخر کار
ہلاک ہو جاتا علیٰ ہذا القیاس جماع کو باعث توالد و تناسل مقرر فرمایا اور اوسکے واسطے
قوت شہوت کو محرک و داعی قرار دیا چنانچہ اگر یہ امر نہوتا تو انسان صرف واسطے حصول
نسل کے اکثر اوقات تساہل یا تکاہل یا تغافل کرتا جس سے انقطاع نسل لازم آتا اسیطرح
اسیطرح سے جس ضرورت کو خداوند حکیم نے جسم انسانی سے متعلق کیا اوسکے واسطے
ایک باعث و محرک لاحق کیا چنانچہ دفع بول و براز کے واسطے ایک دغدغہ اندرونی
پیدا فرمایا جس سے فضول مندفع ہوتے ہین اور کثافات غذا سے جسم کو راحت
ہوتی ہی اگر وہ دغدغہ حاصل ہوتا تو انسان رفع حاجت مین متغافل و متساہل ہوتا
فتبارک اللہ احسن الخالقین +

اسرار حکمت ۲۹ - در قواے نسانی

اے مفضل غور کر کہ انسان مین چار قوتین عنایت ہوئی ہین اول جاذبہ ہی جو قبول
غذا کرتی ہی پس اگر جاذبہ نہوتی تو انسان واسطے طلب غذا کے حرکت نکرتا حالانکہ
غذا قوام بدن ہی دوم ماسکہ جو طعام کو معدہ مین ٹھہراتی ہی تاکہ طبیعت اوسمین اپنے
فعل سے عمل کرے پس اگر قوت ماسکہ نہوتی تو کیونکر معدہ مین غذا رہتی اور مصنم
وتاثیر طبیعت سے اوسکو انفعال ہوتا سوم ہاضمہ جو معدہ مین غذا کو طبخ دیتی ہی اور
خالص و زلال صافی اوسکا تمام بدن مین سرایت کرتا ہی پس اگر قوت ہاضمہ نہوتی
تو کیونکر طبخ ہو کر تمام بدن کو بدل ماتحلل پہونچتا چہارم قوت دافعہ جو ثقل غذا کو

جانب امعا دفع کرتی ہی پس اگر قوت دافعہ نہوتی تو جو کچھ کثافت اور ثقل غذا باقی رہتا
کیونکر مندفع ہوتا پس غور کر کہ حکیم علیم نے کس صنعت لطیف اور حکمت منیف سے
کیا کیا قوتیں بنائی ہیں لیکن کوئی ایسی قوت یا ایسی چیز نہیں بنائی جسکی حاجت نہو
یا مقدار ضرورت سے زائد ہو چنانچہ ہم تیرے واسطے ایک مثال لطیف بیان کرتے ہیں

مثال عمدہ

بدن انسان بمنزلہ مکان شاہی ہی اور واسطے بادشاہ کے اس مکان میں خادم اور
اور غلام اور ملازم اور مدبر وناظم مقرر ہیں چنانچہ کوئی محتاج کو جا بجا پہونچاتا ہی
اور کوئی اقبض وجمع وضبط کا سرانجام دیتا ہی کوئی وقت ضرورت پر مخارج ومصارف کا
انصرام دیتا ہی کوئی سامان مہیا کرتا ہی کوئی شغل وعمل کرتا ہی کوئی خزینہ دار ہی اور کوئی مشغول
کار ہی کوئی مقامات کو آراستہ کرتا ہی کوئی فضول وکثافات سے پاکیزہ وپیراستہ کررہا ہی
چنانچہ خالق مختار بادشاہ ذی اقتدار ہی اور جسم انسان مکان مرجع کار ہی اعضا کے
جسمانی خادمان فرمانبردار اور قوتہاے بدنی مدبران امور ومنتظمان دربار وعملیات
کاروبار ہیں واضح ہو کہ جو حکمانے بیان کیا ہی وہ صرف استعمال ادویہ کے واسطے بطور خود
بیان کیا ہی اور یہ بیان ایسا ہی جس سے ہماری کفر وحق ناشناسی اور کوری کفران
وناسپاسی زائل اور وجود قدرت خالق کردگار شہود حکمت خداوند دادار کا یقین
کامل واذعان واثق حاصل ہوتا ہی ۔

اسرار حکمت ۳۰ - در قواے مفکرہ وحافظہ وغیرہ

اے مفضل غور کر کہ حق سبحانہ تعالی نے کیا کیا قوتیں عطا فرمائی ہیں مانند قوت حافظہ
وقوت مفکرہ اور قوت عاقلہ اور قوت واہمہ کے چنانچہ اگر قوت حافظہ نہوتی تو انسان کو

کیونکر یاد رہتا کہ ہمارا کسی کے پاس کیا ہے اور اونکا ہمارے پاس کیا ہے کیا ہم نے
دیا ہے کیا ہم نے لیا ہے کیا دیکھا ہے کیا سنا ہے کیا ہم نے کہا ہے کیا ہم سے کہا ہے
کس نے نیکی کس نے بدی کی ہے کس چیز سے نفع ہوا ہے کس چیز سے ضرر ہوا ہے
اور اگر ہزار مرتبہ ایک راہ سے جاتا تو اوس راہ کو نہ پہچانتا اور اگر تمام عمر ایک کام کو کرتا تو
کبھی یاد نہ رہتا نہ کسی دین کا اعتقاد ہوتا نہ کسی تجربہ سے فائدہ حاصل ہوتا نہ کسی امر گذشتہ
پر افسوس و عبرت نہ کسی امر میں ندامت ہوتی بلکہ سزاوار تھا کہ ایسے شخص سے خلعت
انسانیت تخلع اور نام بشریت منتزع کر لیا جاوے اور بہایم و وحوش میں شمار کیا جاوے
پس خیال کر کہ ایک قوت کے فساد میں کسقدر امور انسانی میں تخلل اور کس انتظام
میں تعطل پیدا ہوتا ہے علاوہ اوسکے مدبر حکیم خالق علیم نے حافظہ کے ساتھ نسیان و فراموشی
بھی پیدا فرمائے اور یہ دونوں قوتیں باہم متضاد بنائیں جہاں امور ضروری کا یاد رکھنا
ضروری ہے وہاں بعض امور کا فراموش کرنا بھی ضروری ہے چنانچہ اگر مصیبت کو انسان فراموش
نکرتا تو ہمیشہ رنج و غم میں بسر کرتا اور جو نعمت اوسکو حاصل ہوتی لذت اوسکی مبدل
بمصیبت ہوجایا کرتی جس دشمن کو یا جس حاکم کو اوس سے حسد و عداوت ہوتی تو
اوسکے انتقام سے ایک دم بھی غفلت نہوتی نہ یہ اوسکی خوف و فکر سے غافل ہوتا نہ آفات
کے زائل ہونے سے کچھ اطمینان حاصل ہوتا نہ کسی نعمت کے حاصل ہونے سے حسرت
و افسوس اوسکا زائل ہوتا علیہذا منتظم حقیقی نے حفظ و نسیان کو متضاد بلکہ کر بنایا اور واسطے
انتظام امور کے دونوں کو عطا فرمایا جسکے اوصاف و مصالح لا تعد و لا تحصی ہیں اور یہ امر مقتضی
اسکا ہے کہ جس سے اقرار وجود واجب الوجود اور اعتراف وحدانیت حضرت ایزد معبود
لازم آتا ہے اور جو فرقہ مجوس قائل ہیں کہ دو خدا ہیں ایک فاعل خیر اور دوسرا فاعل شر

یہ قول باطل ہی اسواسطے کہ خیر وشر ظلمت ونور دونون واسطے انتظام عالم کے لازم ہین
پس اونکے واسطے ایکہی خالق کردگار فرمن ومتحتم ہی جیسا کہ حافظہ ونسیان ہر ایک دونو
واسطے انتظام کے درکار ہین اور دونون کا ایکہی آفریدگار ہی پس اگر ایک آفریدگار نہوگا
تو اختلال انتظام آشکار ہوگا کیونکہ ہر فاعل تام کا فعل برخلاف فاعل تام دیگیر
کے کیونکر سزاوار ہوگا اور اگر دونون فاعل ناقص ہون یا عاجز یا جاہل یا غافل ہون تو
وہ فاعل حقیقی خالق تحقیقی نہین ہی کیونکہ ایک خالق حقیقی محتاج ہوگا دوسرے فاعل کا اور
دوسرا محتاج ہوگا اوس فاعل کا اور اگر ایک فاعل تام اور دوسرا فاعل ناقص ہی
تو دوسرا خالق موثر نہین ہی اسیطرح سے عالم مین بہت امور خیر وشر متخالف و
متضاد کیدگر ہین جنکا وجود واسطے نظام عالم کے متلازم اور اونکا شہود واسطے موجودات
کے لازم ہی پس وجود اوسکا نظر بمصلحت کلیہ محض خیر ہی نہ شر اور جہات غائیہ اوسکی
بہتر ہین نہ بدتر مگر قوم جاہل فرقہ باطل حقایق امور سے غافل ادراک مصالح ظہور سے
جاہل ہین ✦

اسرار حکمت ۳۱ در حیا وشرم

نظر کر اے مفضل کہ خالق آفریدگار صانع پروردگار نے انسان ضعیف البنیان کو
تمامی حیوانات سے برگزیدہ فرمایا اور خاصہ جلیلہ جمیلہ حیا وشرم اوسکو عطا فرمایا
چنانچہ اگر اوسکو حیا نہوتی تو کسی شخص کی خاطرداری کسی شخص کی مہمانداری کسی شخص
سے وفاداری کسی شخص کی حاجت براری نکرتا خوش کرداری کا اکتساب نیک اطواری کا
ارتکاب بدکاری سے احتراز بدکرداری سے اجتناب نکرتا چنانچہ جو لوگ کہ حیا وشرم
کو کم اختیار کرتے ہین وہ دیانا نہ امور واجبہ سے گریز اور امور خیر وصلۂ ارحام وحقوق

والدین واحسان وانعام سے پرہیز کرتے ہین اور گستاخانہ ہاتھ سے اور پانوں سے اور زبان سے امور نا ملائم وناصواب کرتے ہین امانت واپس نہین کرتے ادائے قرض نہین کرتے معاصی سے اجتناب عبادت کا اشتغال نہین کرتے پس خیال کر کہ پروردگار عالم نے یہ خاصہ عظیم المقدار جلیل الوقار انسان کو کس واسطے عطا فرمایا ہی +

اسرار حکمت ۳۲ - در کلام کردن

نظر کر اہی مفضل کہ خداوند حکیم نے انسان کو قوت گویائی وکلام عطا فرمائی ہی جس سے انسان اپنی ارادت ونتایج افکار کو دوسرون پر ظاہر کرتا ہی اور دوسرے کے کلام اور اسکے نتایج افکار واسرار کو دریافت کرتا ہی اور اگر گویائی نہوتی تو مثل بہایم وحشرات الارض کے نہ اپنے خیالات دلی اورون پر ظاہر کرسکتا نہ اورون کے مقاصد خیالات قلبی خود دریافت کرسکتا +

اسرار حکمت ۳۳ - در نوشتن وخواندن

نظر کر اہی مفضل کہ حق سبحانہ تعالی نے انسان کو قوت کتابت وتعلم وتعلیم عنایت فرمائی ہی کہ جسکے سبب سے بہت کچھ حالات واحکام وعلوم وفنون ماضیہ واسطے حاضرین حال واستقبال کے تدوین وتالیف وتصنیف کرسکتا ہی اور انواع فنون وعلوم سے اپنے گوناگون تبیین وباقی ماندگان روزگار کو منتفع کرسکتا ہی اور معاملات وحسابات باہمی کو منضبط کرسکتا ہی پیام وسلام واخبار واستخبار باہم گر کرسکتا ہی بلاد بعیدہ سے اپنے احباب ومتعلقین کو مطلع کرسکتا ہی رازہاے سربستہ واسرار اپنے نہفتہ کو دوسرے تک پہونچا سکتا ہی اور اگر نوشت وخواند نہوتی تو علوم وفنون ضایع ہوجاتے اطلاع حالات اور یادداشت معاملات اور اخبار واستخبار اور کتمان اسرار اور دیگر انتظامات روزمرہ مین فتور اور معاملات ضروریہ مین تخلل موفور واقع ہوتا

اور احکام دینی و دنیوی و معاش و معاد میں اختلال و فساد ہو جاتا اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ قوت کلام اور کتابت خارج از خانت اور فطرت انسانی ہے اور انسان نے اپنی فکر و تدبیر اور کوشش و دانائی سے تحریر و تسطیر کا ایجاد کیا ہے اور کلمات و فقرات کے باہم اصطلاح و محاورات کی بنیاد کی ہے بدین وجہ ہر قوم ہر فرقہ کی شان کتابت جدا ہے الفاظ و محاورات و لغات جدا ہے چنانچہ رومی و حبشی و سریانی و عبرانی و عربی و فارسی وغیرہ سب سے لغات و سبب سے خطوط ہیں کہ لکھتے پڑھتے ہیں تو جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ اگرچہ فی الجملہ فعل و تدبیر ظاہری انسان کے ہے لیکن نفس الامر میں یہ عطیہ جناب احدیت اور نعمت جناب رب العزت ہے اسواسطے کہ اگر جناب صمدیت سے زبان ناطق اور ذہن مدرک مرحمت نہوتا تو انسان کیونکر کلمہ و کلام کرتا اور اگر بارگاہ احدیث سے کف دست اور انگشتان مناسب ساتھ ذہن ثاقب و عقل صائب کی عنایت نہوتا تو کیونکر تحریر و تسطیر کر سکتا اور چونکہ یہ دونوں باتیں خالق علیم نے دیگر حیوانات کو عطا نہیں فرمائے ہیں تو اسی سبب سے انکو گویائی اور نوشت و خواند کی دانائی و توانائی نہیں ہے پس واضح ہو کہ اصل یہ خاصہ و قوت فیضان و فطرت کاملہ و قدرت شاملہ جناب رب العزت سے ہے اور یہ نعمت لائق شکر جناب احدیت ہے اسواسطے جو شخص نعمت جناب رب العزت کا شکر کرتا ہے وہ مستحق ثواب ابدی ہے اور جو شخص کفران نعمت کرتا ہے تو خدا اوس سے بے نیاز مستغنی ہے *

اسرار حکمت ۱۳ - در علم و جہل

نظر کرا مفضل کہ خداوند علیم نے بروفق مصلحت و حکمت کے بعض اشیا کا علم عطا کیا ہے اور بعض اشیا کا علم نہیں دیا ہے چنانچہ جن اشیا کو تعلق صلاح دینی یا دنیوی ہے

اوسکے علم و معرفت تک رسائی اور واقفیت امور ضروریہ کی رہنمائی فرمائی ہے اور جنکا
تعلق ضرور نہین ہے یا مضر ہے اوسکی کیفیت پنہان فرمائی ہے چنانچہ معرفت صانع حقیقی
واسطے صلاح دینی و دنیوی کے ضرور تھی فلہذا آثار موجودات اور دلائل و شواہد مخلوقات
سے علم و عرفان خالق کائنات عنایت فرمایا جس سے وجود واجب الوجود اور علم
و حکمت اوسکی و معبودیت و عدالت و رحمت رب ودود متیقن و مشہود ہوا اور اسیطرح سے
علم مسائل و احکام حلال و حرام و آداب معاشرت اخوان و صلہ ارحام و احکام حقوق
ذوی الحقوق و تادیہ امانات و ایفاء معاملات و خیرات و مبرات و معاہدات و تہذیب
صفات و حسن عادات و اقسام عبادات و مناجات و اذکار و دعوات واسطے صلاح
دینی و دنیوی کے ضرور تھا کیونکہ یہ امور بالطبع واسطے تمدن انسانی اور معاشرت بشری
اور انتظام زندگانی کے واجب و لازم ہین خواہ کافر ہو خواہ مومن ہو خواہ دوست
ہو خواہ دشمن ہو اسیطرح سے زراعت کرنا اور درخت جمانا اور عمارت تعمیر کرنا اور
چارپایہ و جانوران کا پالنا اور اون سے کام لینا اور ادویہ و اغذیہ و حشائش کا پہچاننا
اور اوسکی تاثیر و خاصیت کا جاننا اور معدنیات و حجریات و جواہرات کا استعمال
کرنا اور کشتیان دریا مین لیجانا او پیرنا اور غوطہ لگانا اور شکار کرنا اور وحشیان صحرا
اور ماہیان دریا اور مرغان ہوا کا صید کرنا اور صنعت و دستکاری سے انواع
صنایع و بدایع کا حاصل کرنا اور کام مین لانا اور انواع تجارت و کسب کا حاصل کرنا
ان سب کا علم ضروری تھا فلہذا حق سبحانہ تعالی نے انسان کو ہدایت و رہنمائی
فرمائی اور اوسکے حالات و کیفیات و خاصیات سے اطلاع فرمائی لیکن جو ضروری
نہ تھا یا جسکے علم مین مضرت تھی اوسکو پوشیدہ فرمایا چنانچہ علم غیب اور علم امور

آمیغیدہ وحالات آسمان و بالاسے آسمان یا حالات زمین و زیر زمین یا حالات قعر ہائے
دریا یا حالات اقطار عالم یا حالات ولہاسے انسانی یا رحمہاسے نسوان وغیرہ کو انسان
سنے پوشیدہ فرمایا اور جو لوگ کہ ایسے امور کے علم کا دعوی کرتے ہین اونکا تناقض قول
تعدد اونکے قول کو باطل اور اختلاف نتیجہ اونکے دعوی کو مضمحل کرتا ہی - ای مفضل
خداوند حلیم نے اسواسطے امور ضروری کا علم عطا کیا اور علم ماسوا کو پوشیدہ کیا تاکہ
انسان اپنے مرتبہ کو اور عجز اور محتاجی اور امکان کو پہچانے اور مرتبہ خالق اور قادر مطلق
اور مستغنی بالذات اور واجب الوجود برحق کو اپنے سے جدا سمجھے اور پہچانے ❊

اسرار حکمت ۳۵ - درنہ دانستن مدت عمر

ای مفضل خداوند عالم نے علم مدت عمر اسواسطے نہین دیا کہ اگر انسان مدت عمر کو کمتر و
قلیل جانیگا تو ہمیشہ زندگی اوسکو تلخ و ناگوار ہوگی اور ہمیشہ اپنے غم مین سوگوار رہیگا
اور جسطرح سے کسی شخص کا مال فنا ہوتا ہی یا قریب بفنا ہوتا ہی تو اوسکو ایکدم اور ایک لحظہ
اپنے اندیشۂ تنگدستی اور خوف فقر و تہیدستی سے آسایش و آرام نہین ملتا ہی
بلکہ رنج و خوف زوال دولت سے رنج و خوف زوال عمر بدتر ہی اسواسطے کہ فناسے
مال مین امید حصول ممکن ہی اور فناسے عمر مین امید حصول ناممکن اور اگر یہ علم
ہو کہ عمر بہت دراز اور طولانی ہی تو خواہنخواہ باطمینان تمام ارتکاب معاصی و آثام
اور اختیار ایذا و ایلام اور قتل و نہب مال و اسباب خاص و عام کریگا کیونکہ اوسکو
یقین ہی کہ کوئی اوسکو مار نہین سکتا اور نہ وہ مر سکتا ہی اور عقبی ہنوز دور ہی
اور اوسکا ہنوز کوئی خوف نہین علاوہ اوسکے یہ بھی خوف ہی کہ جو مال دنیا پیدا کیا ہی
وہ تمام عمر کو کافی نہین ہوگا تو اوسمین سے پرورش وابستگان کرنا یا اوسمین سے خیرات کرنا

باوجود اسکے کچھ صرف کرنا منظور نہین اور جسوقت وقت موت قریب آویگا تو اوسوقت
گناہون سے توبہ کریگا پس واضح ہو کہ ایسے طریقہ ہیرپھیری ومکاری کو جناب اقدس باریتعالیٰ
پسند نہین فرماتا چنانچہ اگر کوئی غلام و یا خادم تیرا تمام عمر سرکشی و نافرمانی و گناہگاری
کرے اس ارادہ سے کہ آخر عمر مین ایک روز تجکو خوش کریگا یا عجز و معذرت کریگا
تو کیونکر تو اوس سے راضی ہوسکیگا بلکہ تیرا دل خواستگار اس امر کا رہیگا کہ ہمیشہ
اوسکے دل مین خیرخواہی و اطاعت و فرمانبرداری رہے اور کسیوقت ارادہ مقابلہ
یا برابری یا سرکشی یا عداوت یا خودسری نہ کرے ۔ اگر کہا جاوے کہ گاہ گاہ انسان
سالہا سال معصیت و گناہ کرتا ہی اور آخر عمر مین توبہ کرتا ہی اور توبہ اوسکی مقبول ہوتی
ہی جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ ایسا امر ہی کہ انسان کو بلا ارادہ بسبب غلبۂ شہوات
نفسانی اور لذات دنیاے فانی کی اور غفلت وجہالت انسانی کی لاحق ہوتا ہی
اور یہ امر نہین ہوتا کہ اپنے دل مین یہ ارادہ مستحکم کرکے مخالفت و معصیت بمقابل
احکام جناب رب العزت اختیار کرے اور اپنی زندگانی عصیان جناب ربانی
مین دیدہ و دانستہ بسر کرے اور اگر ایسا کریگا تو جناب احدیت اوسکی انابت
کو منظور اور توبہ کو مقبول نفرماویگا اور اس فریب و مکاری اور سرکشی و بدکرداری کا
خمیازہ اوٹھاویگا ۔ علاوہ اوسکے انسان کو یقین نہین ہوسکتا کہ آخر عمر مین ایسا
کرسکیگا کیونکہ بہت سے عوارض و امراض جسمانی و اسقام پیری اور مرگ ناگہانی
ایسے لاحق ہوتے ہین کہ کلام نہین کرسکتا ہوش و حواس بجا نہین رہتے ہین
اور نوبت توبہ و انابت کے نہین آتی ہی چنانچہ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہی کہ انسان
بوعدہ ایک مدت کے قرض لیتا ہی اور درمیان اوسکو استطاعت ادا ہوجاتی ہی

مگر باطمینان طول مدت ادا کے وہ سب صرف ہوجاتا ہے اور جب وقت ادا آتا ہے تو ادس شے
کچھ موجود نہیں ہوتا تو آخر کار وہ قرض باقی رہجاتا ہے اسیطرح سے ممکن ہے کہ تمام عمر
منقضی ہوجاوے اور نوبت توبہ و انابت کے نہ آوے ✤

اسرار حکمت ۳۶ - در خوابہا

اے مفضل غور کر کسطرح سے خداوند علیم نے خواب کو پیدا کیا اور راست و دروغ
کو مخلوط فرمایا کیونکہ اگر سب خواب راست و درست ہوا کرتے تو سب لوگ پیغمبری
کرتے اور پیغمبروں کو نفع الناس سے کوئی امتیاز نہوتا اور اگر سب خواب دروغ
ہوا کرتے تو کوئی فائدہ حدوث خواب سے نہوتا فلہذا جناب حکیم علیم نے کبھی خواب کو
راست و صحیح ظاہر فرمایا تاکہ اوسکے ذریعہ سے ہدایت پاویں اور اوسکی وجہ سے
کسی منفعت یا مضرت سے آگاہ ہوں اور اکثر خواب کو دروغ فرمایا تاکہ محض خواب
پہ اعتماد تمام نہ کریں ✤

اسرار حکمت ۳۷ - در اسباب سامان زندگانی

فکر کر اے مفضل کہ واسطے مصالح انسانی کے جناب ربانی نے کیا کیا سامان عیش زندگانی
اور لوازم آرام جسمانی و نفسانی کو مہیا و آمادہ کیا چنانچہ خاک واسطے تعمیر مکانات اور
آہن واسطے صنعت آلات و ادوات اور چوب واسطے سفینہ و عمارات و دیگر صناعات
کے اور سنگ واسطے آسیا و مکانات و دیگر ضروریات کے اور مس واسطے ظروف
و اوانی ماکولات و مشروبات کے اور طلا و نقرہ واسطے معاملات و معاہدات اور
جواہر واسطے زینت اور ذخیرۂ خزانجات کے اور انواع غلہ و حبوب واسطے
ماکولات کے اور میوہ و خواکہ واسطے تفکہات کے اور لحوم جانوران حلال واسطے

تغذیہ و تلذذات کے اور ریاحین و ازہار واسطے تطییب و تفریحات کے اور ادویہ و
عقاقیر واسطے تصحیح اجسام اور دفع اسقام کے اور دواب واسطے سواری و آرام کے
اور رنگ واسطے فرش زمین کے وعلی ہذا القیاس کہانتک اوسکے نعمتوں کا شمار
اور اوسکی حکمتون کا اظہار کیا جاوے ای مفضل غور کر کہ اگر کوئی شخص داخل مکان
ہوکر نظر کرے کہ خزینہائے سیم و زر اور دفینہائے لعل و گوہر اور جملہ سامان نہایت
و تمامی اسباب شایستہ سے آراستہ ہے اور حوائج ضروریہ و لوازم لابدیہ سے مہیا
و پیراستہ ہے تو کیونکر باور ہو سکتا ہے کہ بدون منتظم حکیم کے اسقدر تدبیرات شایستہ اور
بدون صاحب تدبیر کے ایسے سامان متناسب کا اس مکان مین وجود ہوا
علی ہذا کسی طرح باور نہین ہو سکتا کہ ایسا عالم وسیع اور ایسا مجموعہ عجیب با بدایع مصالح
گوناگون و حکمت ہائے بوقلمون بدون صانع حکیم مبدع علیم کے پیدا ہوا ہو ٭

اسرار حکمت ۲۳ - در لباس و خورد و نوش

فکر کر ای مفضل کہ خداوند حکیم نے کسقدر تدبیرات کثیرہ و سامان حوائج ضروریہ کے
رہنمونی فرمائی ہے چنانچہ حبوب غلہ واسطے انسان کے پیدا فرمایا اور اوسکو ہدایت
فرمائی کہ اوسکو سائیدہ کرے اور روٹی پکاوے اور روئی اوسکے واسطے پیدا کر
اور اوسکو مکلف کیا کہ ندافی کرے اور چرخہ زنی کرے اور لباس بناوے
اور درخت میوہ و فواکہ پیدا کیے کہ نصب کرے اور تربیت و آبپاشی کرے اور
ادویہ اوسکے واسطے پیدا کیے تا کہ حسب مصلحت مخلوط کرکے امراض جسمانی مین استعمال
کرے پس خیال کر کہ خداوند قدیر نے کیا کیا چیز قبضہ اختیار انسانی مین عطا
فرمائی ہین اور کیا کیا تدبیرین اور حکمتین واسطے آرام بدنی اور آسائش جسمانی

کے مہیا فرماتے ہین اور اونہین دخل و اختیار اوسکو دیا ہی اسواسطے کہ اگر جملہ امور ہین خداوند جلیل بذات خود کفیل ہوتا تو انسان معطل بحت اور بے شغل محض رہتا اور بسبب تعطل بحت کے اوسکو فساد و طغیان اور شرور او بطلان اور خطا و عصیان ہین انواع تمام ہوتا اور ایسے امور سرزد ہوتے کہ جس سے نقصان دنیاوی اور خسران عقباوی ہوتا علاوہ اوسکے بسبب تعطل و بے شغلی کے اپنا جینا وبال اور خود بخود تفکر و ملال اور جسم و جان کو اضمحلال و کلال ہوتا چنانچہ اگر کوئی مہمان ہو اور مہماندار اوسکے جمیع امور کلیہ و جزئیہ کے کفالت اور تمامی حالات کے کفایت کرے تو وہ چند روز ہین بسبب بے شغلی کے دل تنگ و پریشان ہوجاتا ہی اور خود نفس اوسکا مقتضی حرکت و اشتغال اور داعی افعال و اعمال و اشغال ہوتا ہی پس کیا حال ہوتا انسان کا اگر تمام عمر تعطل و بطالت مین بسر کرتا اور کوئی کام و کوئی شغل اوسکے واسطے ضرور نہوتا فلہذا جناب باری نے اوسکے واسطے ایسے حوائج و ضروریات لاحق کیے کہ جسکی وجہ سے ہمیشہ مصروف اعمال و افعال و اشغال رہے اور بدینوجہ بسبب بے شغلی کے دل تنگ نہووے اور ایسی امید نہ کرے کہ جو ناشدنی ہی یا موجب مفاسد دنیوی و دینی ہی

اسرار حکمت ۳۸ - بیان آب و طعام

فکر کر اے مفضل کہ بہترین سرمایہ معاش انسانی کھانا اور پانی ہی پس خیال کر کہ اس دو چیز مین جناب احدیت نے کیا مصلحت و حکمت فرمائی ہی وہ یہ ہی کہ ضرورت انسانی کھانے سے طرف پانی کے زیادہ تر ہی کیونکہ گرسنگی کا تحمل زیادہ تر کرسکتا ہی لیکن تشنگی پر زیادہ تر صبر نہین کرسکتا اور مصرف طعام صرف گرسنگی کے واسطے ہی اور مصرف آب واسطے پینے کے اور وضو کے و غسل کے اور صاف کرنے لباس کے

اور دیگر اشیاء کے اور واسطے پینے جانوران سواری کے و جانوران اہلی و وحشی
کے اور واسطے آبپاشی زراعات و باغات کے ہے فلہذا جناب باری نے آب کو
ارزان و فراوان فرمایا تا کہ بلا کوشش حصول اور بلا قیمت وصول ہو اور واسطے
طعام کے چارہ و تدبیر مقرر فرمائی کہ اوس ذریعہ سے اوسکو اشتغال رہے
اور اپنی نفس پروری یا عیال پروری یا حد منگذاری ہدگر کے واسطے وسیلہ
و ذریعہ حاصل ہو اور امور باطلہ سے فارغ ہو کر اس شغل میں شاغل ہو چنانچہ
اطفال کو سپرد معلم و ادیب اسیواسطے کرتے ہین کہ لہو و لعب سے باز رہین
اور حرکات نا ملایم اور امور ناشایستہ سے احتراز کرین اور استعداد فساد سے
محفوظ رہین اسیطرح اگر آدمی بے شغل و بیکار رہتا تو اپنے اندازہ سے باہر
ہو جاتا اور ارتکاب امور نا ملایم و حرکات ناشایستہ کیا کرتا اور اس وجہ سے
خود متضرر ہوتا اور دوسرون کو ضرر پہونچاتا غور کر کہ جو لوگ محض نعمت و ثروت
مین پرورش پاتے ہین اور ہمیشہ عیش و استراحت مین فارغبال بسر کرتے ہین
بکثرت اونکی طبیعت مین کساد اور مزاج مین طغیان و فساد رہا کرتا ہے ۔

اسرار حکمت ۳۹ ۔ در عدم متابہت افراد انسانی

اے مفضل غور کر کہ کس واسطے انسان مختلف الصور و الاشکال پیدا ہوا اور
اور شبیہ یکدگر نہین ہوا جسطرح سے مرغان و طائران ہوا و وحشیان صحرا یکدگر
شبیہ و یک صورت ہین چنانچہ ہزار آہو ہزار گوسفند شبیہ یکدگر ملین گے جنمین
کوئی امتیاز و تفرقہ نہوسکیگا لیکن بنی آدم سب مختلف الصورت ہین کہ دو شخص
بھی ایک صورت ایک خلقت ایک قد و قامت کے نہین ملینگے اور سبب یہ ہے

کہ بنی آدم سے معاملات اور معاہدات اور مناکحات اور منازعات اور معادات اور مصافات وغیرہ ہوا کرتے ہین پس اگر شبیہ یکدگر ہو تو جسکا یافتنی ہو دوسرے کو دیدیا جاوے جسکو لینا ہو دوسرا لیجاوے جس پر قصاص ہو دوسرے سے انتقام کیا جاوے جس سے معاہدہ ہو دوسرے سے مواخذہ کیا جاوے پس تمامی امور عالم ایک دم سے درہم و برہم ہو جاتے اور کوئی لطف زندگانی باقی نہ رہتا از بسکہ یہ امور و خوشش وطیور مین لازم ضرور نہ تھے اسواسطے جناب باری نے ان مین بیکار و فضول قرار دیا اور واسطے بنی آدم کے لازمی و ضروری مقدر فرمایا پس خیال کر کہ یہ دقائق حکمت اور اسرار قدرت ایسے ہین کہ ذہن انسانی مین بدون تائید غیبی کے خطور نہین کرتے ہین لیکن جناب رب العزت نے اپنے لطف کو تمام اور رحمت کو عام فرمایا خیال کر کہ اگر کوئی تصویر کسی دیوار پر منقش ہو اور کوئی شخص تجھسے کہے کہ یہ تصویر بدون مصور و نقاش کے خودبخود بنی ہو تو ہرگز تیرا دل قبول و منظور نکریگا حالانکہ یہ تصویر بے زبان و صورت بیجان ہی پس کیونکر کہہ سکتا ہی کہ انسان صاحب جان و زبان از خود پیدا ہوا جسمین ہزاران ہزار حکمت فراوان و مصلحت بے پایان آشکار و نمایان ہین ❊

اسرار حکمت ۴۔ در اندازہ قد و قامت انسان و حیوان

غور کر اے مفضل کہ کس واسطے حیوان باوجود غذاے روزمرہ کے ہمیشہ نشو و نما نہین کرتا اور ایک حد معین اور مقدار مشخص سے تجاوز نہین کرتا مگر اسواسطے کہ حضرت حیوان کا اندازہ و مقدار مشیت جناب احدیت سے قرار پایا ہی اور ہما

حد معین رہے اور اگر ہمیشہ نشو و نما ہوا کرتا تو ایک صنف سے دوسرے صنف مین تجاوز ہوتا اور جو مصلحت و حکمت اوسکے واسطے مقدر ہوئے تھے اونمین اختلال ہوتا علیحدہ باوصف غذا کے کوئی صنف اپنے بلندی و ضخامت یا حیثیت و جسامت سے تجاوز نہین کرتا۔

اسرار حکمت ا۲م - در بیان درد و الم و اذیت

غور کرا ہی مفضل کہ کس واسطے انسان کو درد و الم جسمانی اور تعب و اضمحلال روحانی و اذیت و تکلیف نفسانی لاحق ہوتا ہی مگر اسواسطے کہ واسطے مسافرت کے اور واسطے صنعت کے اور افعال و اعمال کے ایک حد معین اور ایک اندازہ مقرر ہی اور اسباب سے درخشہ و صنعتہا سے اندوختہ اور اشیا سے فراہم کردہ کے ایک حیثیت معین اور ایک قدر مشخص مقدر ہی اور اگر انسان کو کبھی کوئی درد و زحمت یا بیماری و اذیت نہوتی تو بالکل انتظام مین تخلل اور معاملات مین تعطل و تخطل ہوجاتا اور ارتکاب معاصی و نواحش سے اجتناب اور رجوع و توجہ بجانب رب الارباب نکرتا بذل و انفاق سے فقرا و مساکین کی پرورش محتاجین و مستحقین کے نوازش نکرتا چنانچہ انسان بحالت بیماری زیادہ تر رجوع بجناب باری اور تضرع و زاری کرتا ہی اور گناہون سے پرہیز اور فسادات سے گریز کرتا ہی - اے مفضل اگر انسان کو ضرب سے الم نہوتا تو کیونکر تعزیر اور تادیب غلامان و اطفال یا سزاے متمردان بدمآل یا ذردان دولت و مال ممکن ہوتی کیا یہ مصالح دنیوی حجت کامل نہین ہین واسطے ابن ابی العوجاے مکار اور ملحدان کفار اور مانی نقاش بدکردار کے جو حکمت در درد و آلام اور مصلحت امراض و اسقام سے انکار کرتے ہین *

اسرار حکمت ۴۲ - دربیان اناث و ذکور و ریش و مروت

خیال کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے حیوانات مین نر و مادہ پیدا کیا اگر فرد پیدا ہوتا تو انقطاع نسل ہوجاتی اور خیال کر کہ اوسی ایک نطفہ سے عورت و مرد پیدا کیا مرد کو بحالت بلوغ کے ریش و مروت عنایت کی اور اوسکے سبب سے عزت و صولت و مہابت دی اور چہرہ عورت کو صفائی و نظارت و ملاحت و صباحت بخشی تاکہ مرد اوسکا طالب و راغب ہو عورت اوسکی محبوب و مطلوب ہو پس خیال کر کہ جو چیز جسکے موافق حال اور مناسب احوال تھی اوسکو اوسی طور سے عطا کی اور اپنی حکمت و مصلحت اسطرح ہویدا کی کہ مقام جرح و ابرام اور گنجایش تخطیہ و الزام نہین مفضل کہتا ہی کہ جب کلام امام علیہ السلام اس مقام تک پہونچا تو حضرت نے واسطے ادائے نماز ظہر کے برخاست فرمائی اور ارشاد کیا کہ دوسرے دن صبح کو پھر حاضر ہونا

خطبہ مجلس دوم

دوسرے دن صبح کو مفضل حاضر خدمت امام ہمام علیہ السلام ہوا اور حضرت کے خطبہ ہدایت مشحون بدین مضمون ارشاد فرمایا کہ لائق پرستش اور قابل ستایش وہ خداوند قادر ذوالجلال ہی کہ دوران فلکیا اور حرکات زمانیہ اور توالی قرون و اعصار و تفاوت لیلیہ و نہاریہ اوسکے اختیار مین ہی اور مرور آوان و انقضائے زمان اور توالی دوران اسواسطے مقرر کیا کہ وقتاً فوقتاً اوسکے صنائع غریبہ اور بدائع عجیبہ کا ظہور ہو اور وقتاً فوقتاً فساق و فجار و کفار کو سزائے افعال اور عباد و ابرار کو جزائے اعمال بحسب عدالت و انصاف دیوے نام نامی خداوند جلیل عظیم و کریم ہی اور نعمت و احسان خداوند کریم جسیم و عمیم ہی وہ کسی بندہ پر ظلم و ستم نہین فرماتا

مگر انسان خود اپنے نفس شوم پر ظلم و ستم کرتا ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ

اور جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے کہ یہی اعمال تمہارے بروز قیامت پیش آوینگے اور تمکو اونکی جزا و سزا جلکھا وینگے بعد اوسکے امام علیہ السلام نے کسیقدر سکوت فرماکر ارشاد فرمایا کہ اے مفضل یہ لوگ حیران و سرگردان ہین شراب جہالت و نشۂ ضلالت مین سرشار ہین کوری دل و نابینای باطن سے بیمار ہین و اہواے طواغیت و شیاطین مین اسیر و گرفتار ہین ظاہر مین بینا ہین لیکن باطن مین کور ہین جنکو کچھہ دکھائی نہین دیتا ظاہر مین شنوا ہین لیکن باطن مین بہرے ہین جنکو کلمۂ حق سنائی نہین دیتا ظاہر مین صاحب زبان ہین لیکن باطن مین گونگے ہین جنکی زبان سے کبھی کلمۂ حق نہین نکلتا۔ ظاہر مین صاحب عقل و فہم ہین لیکن باطن مین کوئی امر حق سمجھ مین نہین آتا صرف دنیاے دنی کے چند اشیاے فانی پر فریفتہ اور حسن ظاہری زخارف دنیوی پر شیفتہ ہوگئے ہین اور راہ راست سے گمراہ اور اصحاب ضلالت کے ہمراہ اور جہالت و غفلت سے باحال تباہ ہین شاید موت و فنا سے مامون اور جزا اور سزا کی گرداب سے مصئون ہین افسوس اونکے حال زار پر کہ ایکدن نتیجہ شقاوت و ضلالت آشکار ہوگا اور اوس مصیبت عقبا وی و عقوبت اخروی مین کوئی یار ہوگا نہ مددگار ہوگا۔ جب حضرت نے یہہ موعظہ فرمایا تو مفضل کو کمال اضطرار و بیقراری اور بنہایت درجہ اشکباری و زاری لاحق ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اے مفضل نکر اسواسطے کہ جب تو نے کلمات حق کی شنوائی کی اور اپنے پیشوا و رہنما سے ہدایت پائی تو بیشک نجات پاویگا اے مفضل اب ہم تجھسے عجائب خلقت حیوانات کا بیان فرماتے ہین

اسرار حکمت ۳۳۔ ورنیاد حیوان فرمانبرداری انسان

اے مفضل غور کر کہ بہائم حیوان کو خالق انس و جان نے بہت سخت و درشت جانا ہے

مانند سنگ سخت کے نہ بہت نرم وملائم بنایا ہے مانند روئی کے اسواسطےکہ اگر بہت نرم ہوتا تو رفتار
وبار برداری مین عاجز ہوتا اور اگر بہت سخت و درشت ہوتا تو خمیدگی اور حرکت و اعمال کا متحمل ہوتا
بلکہ متوسط الکیفیت قرار دیا اور ظاہر بدن مین گوشت نرم کیا لیکن پوست سخت سے استوار کیا
اور اوسکے درمیان مین استخوان سخت کو قرار دیا اور اوس استخوان کو رگ و پی سے استحکام دیا اور
اوسپر پوست سخت سے پوشش عنایت کی جسطرح سے ایک چوب کو کپڑہ لپیٹ کر اور ریسمانی ڈوری سے
پیچیدہ کر کے رونق و صموغ سے استحکام کرتے ہین اگر جائز ہو کہ حیوان زندہ متحرک بالارادہ خودبخود
پیدا ہوجاوے تو جائز ہے کہ وہ کوئی تصویر بیجان اور نقش بیحرکت بھی خودبخود پیدا ہوجاوے
اور ہرگاہ عقل تجویز کرتی ہے کہ وہ صورت بیجان خودبخود پیدا نہین ہوسکتے تو انسان باعقل و تمیز
بطریق اولے خودبخود پیدا نہین ہوسکتا۔ اے مفضل غور کر کہ حیوانکو جسم و گوشت و پوست
اور چشم و گوش و ہوش عنایت کیا لیکن عقل و ادراک مثل انسان کے نہین دیا تاکہ واسطے انسان
کے فرمانبردار رہے اور اوسکی خدمتگزاری کرے اسواسطے کہ اگر کور و کر ہوتا تو انسان کو نفع نہ
پہنچاسکتا اور اگر مثل انسانکے عاقل و ہوشیار ہوتا تو تابعداری نکرتا بارے گران نہ اوٹھاتا
سواری ندیتا تعمیل احکام و بجا آوری خدمت سے سرتابی کرتا اور اگر کہا جاوے کہ غلام باوصف
عقل و شعور کے کسواسطے خدمت گزاری و فرمانبرداری کرتے ہین جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ
مصلحت اسواسطے ہے کہ بہت کام ایسے ہین کہ جانورون سے سرانجام نہین ہوسکتے
اور اونکے واسطے عقل و شعور درکار ہے تو ایسے کام کیواسطے خدمتگار و غلام درکار ہین
تاکہ عقل و شعور کے ساتھہ اونکا انجام دین اور اگر غلام و خادم ایسے امور کی متحمل ہوا کرتی جنکا
تحمل حیوان کو ہے تو بنی آدم کو بجاے شتر و نرگاوان کے مکلف باربرداری کیا کرتے
اس امر خاص کیواسطے ہزاران ہزار بنی آدم مورد عقوبت و آلام رہا کرتے اور صنعت او

اور دستکاری سے محروم ہوجاتے اور جانتھماے کثیر کو اس بار برداری سے کبھی نجات وردستگاری یا افلاس و تعب جسمانی سے خلاصی و رہائی نصیب ہوتی ہے

اسرار حکمت ۴۴ - در مناسبت اعضاے حیوانات

فکر کراے مفضل کہ تین صنف حیوان کو یعنے انسان و چہارپایہ و مرغان ہو اکو سب اعضا مناسب احوال اپنے عدل وجود سے عطا کئے چنانچہ بنی آدم کیواسطے مقدر کیا کہ صاحب عقل و فراست و صاحب حکمت و صنعت ہو لہذا آدمی کو دستہاے دراز اور انگشتان غلیظ و قوی عنایت کئے تاکہ بسبب اوسکے آہنگری زرگری معماری نجاری و دیگر دستکاری کرسکیں اور حیوانات گوشت خوار کیواسطے مقدر کیا کہ شکار سے معاش حاصل کریں فلہذا اونکو دستہاے قوی اور چنگلہاے مستحکم عنایت فرمائے اور حیوانات چرندہ علف خوار نہ واسطے صنعت و دستکاری کے ہین نہ واسطے شکار کے فلہذا اونکو ایسے اعضا نہین دئے بلکہ سمہاے شگاف دار دیئے تاکہ ہمواری زمین سے گزندہ نہ پاوین اور واسطے چارپایہ کے سمہا ہموار یا کوی مناسبت عنایت کئے تاکہ وقت سواری زمین پر منطبق ہوجاوین تامل کراے مفضل خلقت حیوانات درندہ مین کہ کسطرحسے حیوانات شکاری کو چنگلہاے قوی اور دہانہاے کشادہ عطا کئے ہین گویا اونکے واسطے اسلحہ قوی اور آلات حرب ہین اور اسیطرحسے مرغان شکاری کو منقارہاے تیز و پنجہ و ناخنہاے زبردست عنایت فرمائے ہین کہ واسطے شکار کے شائستہ ہین پس اگر وحشیان علف خوار کو چنگل تیز عنایت فرماتا تو اونکے واسطے بیکار تہا اور اگر جانوران شکاری کو سمہاے چرندہ عنایت کرتا تو اونکے واسطے مانع شکار اور باعث حرمان غذا ہوتا خیال کراے مفضل کہ خداوند کریم نے اپنے خزانہ قدرت کاملہ سے ہر ایک صنف حیوان کو وہ چیز عنایت کی ہے جو اوس صنف کے مناسب احوال اور موافق حا

ہے بلکہ بقا و صلاح اوس صنف کے اوسی مین ہے جسمین وہ ہے نظر کرو کہ بعد ولادت بچہ حیوانات کے
کسطرح سے اپنے مان کے پیچھے پیچھے پھرتے ہین اور محتاج اسکے نہین ہین کہ اونکو کوئی گود مین
لئے پھرے یا تربیت کرے مانند اولاد انسان کے اسواسطے کہ جو کچھہ مادران اطفال
کر سکتی ہین اور تربیت جان کر سکتی ہین اور عقل و دست و پاسے کر سکتی ہین وہ بات
مادران بچہ حیوانات مین نہین ہے فلہذا جناب رب العزت نے مقارن ولادت کے
بچہ حیوانات کو چلنا اور پھرنا اور مان کے ہمراہ جانا سکھا دیا تاکہ ضرورت خبر گیری و پرستار
نرہے اور اونکے تربیت و نشو و نما اسیطرح سے ہو جاوے اور اسیطرح سے بہت اقسام
مرغان ہین مانند ماکیان و تیہو و کبک و دراج وغیرہ کے کہ جب بیضہ سے نکلتے ہین
فوراً اپنے مان کے ہمراہ پھرتے ہین اور دانہ چگتے ہین اور جو بچہ کہ ضعیف پیدا ہوتے ہین
اور قوت پرواز و رفتار نہین رکھتے ہین مانند بچہ ہاے کبوتر اور فاختہ و دیگر مرغان پرندہ کے
فلہذا جناب باری نے اونکی مان کی دلونمین محبت شدید عطا کی ہے اور اونکو الہام کیا
ہے کہ اپنے پوٹونمین دانہ جمع کرکے اپنے بچونکو بھرایا کرتے ہین اوسوقت تک کہ خود پرواز
کر سکین اور چونکہ ایسے جانورون کو بھرانا پڑتا ہے اسواسطے اونکو بچہ کم دیئے اور ماکیان
وغیرہ کو بھرانا نہین پڑتا ہے اسواسطے اونکو بچہ زیادہ عنایت کئے اور جو جانور چلتے
زیادہ ہین اور پرواز کم کرتے ہین اونکے بچہ بیضہ سے نکلنے کے بعد چلنے لگتے ہین اور کبوتر
وغیرہ پرواز بہت کرتے ہین چلتے کم ہین فلہذا تا وقت درستی پر و بال کے اونکی والدین
کو بھرانا پڑتا ہے پس نظر کرو کہ حق تعالے نے اپنی حکمت سے ہر حیوان کو بقدر صلاح
اوسکے ہر چیز عطا کی ہے

غور کرا ے مفصل کہ پاے حیوانات تحقیقت پیدا کئے ہین تا کہ چلنا پھرنا آسان ہو اور اگر
ایک پائون ہوتا تو کیونکر چل سکتا کیونکہ چلنے مین ایک پائون پر ٹھہرتا ہے اور تمام جسم
کو قائم کرتا ہے دوسرے کو حرکت دیتا ہے اور جو حیوان کہ چارپایہ ہے اوسکی چارون
حرکت مختلف ہین تیز رو ہے اور چالاک ہے دو پائون کو بڑہاتا ہے اور دو پائون
کو ہٹاتا ہے مگر سب کے حرکات بخاف مین ایک پائون آگے ایک جانب کو دوسرا پائون
دوسری جانب پیچھے کا بڑہاتا ہے کیونکہ اگر وہ پائون ایک جانب اور دو پائون دوسرے
جانب بڑہاتا گہٹاتا تو سواری مین اور باربرداری مین آسایش نہ ہوتی علاوہ اوسکے دو پائون
قیام نہین ہوسکتا جسطرح کہ کرسی یا تخت کے دو پائے اوٹہا دئے جاوین تو قیام اوسکا
دشوار ہے فلہذا دست راست ساتھ پاے چپ کے بڑہاتا ہے اور دست چپ کو
ساتھ پاے راست کے بڑہاتا ہے اور اگر ہاتھ پائون ایک طرف کے بڑہاتا اور اسی
طرح سے دوسریطرف کے گہٹاتا تو ایک جانب کمزور ہوکر گرجاتا خیال کر کہ دراز گوش
و گاو کسطرح سے فرمانبرداری کرتا ہے کہ لہو چلانے مین اور قلبہ رانے اور باربرداری مین اور
گہوڑا ان خدمات سے معاف ہے لیکن سواری مین تابعداری اور اسپ عربی نجیب
متحمل ضرب شمشیر و تیر و پیکار ہوتا ہے اور اپنے مالک کا ساتھ دیتا ہے اور شتر با وصف
اس قد و قامت و قوت کے کسطرح سے رام ہوجاتا ہے کہ ایک لڑکا اوسکو لئے پھرتا ہے
اور اگر نافرمانی کرے تو جماعت کثیر اوسکا مقابلہ نکرسکے اور سگ با وصف اس قوت
کے کسطرح سے فرمانبرداری کرتا ہے اور پاسبانی و تردد اراضی و باربرداری مین خدمتگاری
کرتا ہے اور گاو گوسفند کو ایک آدمی چراتا ہے اور اگر پراگندہ ہوجاوین تو کیونکر سمیٹا جا
سکیں اسیطرح سے جمیع اصناف حیوانات کو مسخر و رام فرمایا ہے اور یہہ اسواسطے اونکو عقل

اور اکثر مثل بنی آدم کے نہین دیسی ہی کیونکہ اگر اونکو عقل و تمیز ہوتی تو فرمانبرداری سے فرار یا مقابلہ و مقاومت پر اصرار کرتے شتر کا کہینچنا اور خر و گاو سے کام لینا اور گوسفند ونکو چرانا دشوار ہوجاتا حیوانات درندہ دیکہا و مجتمع ہوکر دم بہر مین جماعت کثیر بنی آدم کو ہلاک کرتے شیر و ببر پلنگ فوج فوج جمع ہوکر بنی آدم پر گرتے اور شہر کے شہر نابود و برباد کردیتی اور مقابلہ و مقاتلہ دشوار ہوجاتا فلہذا رہبر علیم مقدر حکیم نے اونکو عقل و فراست اور رائے و کیاست و اسطے سیاست و ریاست اور مقابلہ و مقاتلت کے عنایت نہین فرمائی اور عوض اسکے کہ انسان اونسے ڈرے اونکو خود بنی آدم سے خائف و ترسان فرمایا اور مساکین و آبادیہا انسان سے گریزان فرمایا اگر اونکو بہی عقل اور ترسان نفرماتا تو مکانات بنی آدم مین ہر وقت داخل ہوکر تباہ و ہلاک کرتے بدین جہت اونکو الہام فرمایا کہ رات کو چہپ کر تلاش معاش کرین اور ونکو بنی آدم سے گریزان و پنہان رہین اور خیال کر کے منجملہ درندگان کے سگ کو متوسط المزاج اور انسان سے مانوس پیدا کیا کہ اپنے مالک کے ساتہہ موافقت اور مصاحبت اور موانست کرتا ہے اور جان و دل سے اوسکے حمایت اور محافظت کرتا ہے اور پس دیوار و پشت بام پر نگاہبانی اور اپنے مالک کے جان و مال کی پاسبانی کرتا ہے اور اسقدر رفاقت کرتا ہے کہ اپنی جان کو بہی شادیتا ہے اور بہوکہہ پیاسمین بہی ترک مصاحبت نہین کرتا ہے پس یہہ خصلتین اوسی حکیم نے عنایت کین ہین جسنے اوسکو بشنہ ہائے پرندہ اور جنگلہا سے درندہ اور آواز ہیبت ناک اور شیر و ہولناک عطا فرمایا ہے کہ اوسکے سبب سے اجنبی اور سارق کو جرات نہین پڑتی

اسرار حکمت ۶۴ در اعضائی حیوانات

فکر کرا سے مفصل کہ کسطرح سے ترکیب اعضاے حیوانی بحکمت وتدبیر یزدانی ظہور میں آئی ہے چنانچہ حیوانات چرندہ کا موںنہہ طولانی ہے اور آنکہیں اونکو ایسی جگہہ عطاکی ہین کہ سامنے اور برابر کے چیز دیکہہ سکیں کسی دیوار سے ٹکر نکہاوین اور کسی چاہ عمیق یا گڑہے والی ہین نگرجاوین اگر شق دہان اونکا وسط میں ہوتا جسطرح سے انسان کا تو چرنا اور پانی پینا دشوار ہوتا اور چونکہ مثل انسان کے اونکو کوئی ضرورت نہین تہی اسوجہہ سے کف دست وانگشتان دست نہین دی بلکہ وہ اپنے موںنہہ سے چارہ کہاتے ہین اور دانت سے چباتے ہین اور گردنہا سے دراز عنایت کے تاکہ اونکو چرنا آسان ہو اور نزدیک و دور اپنا موںنہہ پہونچا سکین خیال کر کہ دم چرندگان مین کیا کیا منفعت ہے **اول** یہہ کہ ستر عورت ہے جسطرح سے انسان اپنا ستر عورت جامہ سے کرتا ہے **دوم** یہہ کہ پشہ و مگس بسبب رطوبت چرک مقام کے ہجوم کرتی ہین بدین سبب اوسکو دم بطور بادزن کے عنایت ہوئی تاکہ اوسکو اوذیت نہ پہونچے **سوم** جو کہ دست وپا اوسکے زمین پر قائم ہین تو حرکت دم سے اوسکو آسایش ہوتی ہے علاوہ اوسکے بہت منافع ہین کہ وقت ضرورت ہویدا ہین منجملہ اوسکے یہہ ہے کہ جسوقت زمین نمناک مین دہس جاتا ہے تو حیلہ کافی اوسکے نکال لینے کا یہہ ہے کہ دم پکڑ کر کہینچ لیا جاتا ہے اور موے دم اکثر امور مین استعمال کیا جاتا ہے اب خیال کر کہ پشت حیوانات کو مسطح اور ہموار بنایا ہے تاکہ سواری و باربرداری آسانی سے ہو اور فرج مادہ پس پشت مین ظاہر فرمائی کہ نر کو جفتی کرنا آسانی سے ممکن ہو کیونکہ اگر درمیان شکم ہوتے تو مادہ کا لٹانا اور مثل انسان کے مقاربت کرنا دشوار ہوتا۔

اسرار حکمت ۷۴۔ در خلقت فیل

اب غور کر کہ جثہ فیل کسقدر جسیم و ضخیم اور قد و قامت اوسکا عظیم ہے اور چونکہ گردن اوسکی کوتاہ ہے تو اوسکو ایک عضو زائد یعنے ایک خرطوم طویل بجاے دست کے عنایت کی جس سے چارہ و آب لیکر موںہہ تک پہنچاتا ہے اگر خرطوم نہو تی توکسطرح سے چرتا کسطرح سے پانی پیتا کوئی چیز لے سکتا یا ہٹا سکتا اور جبکہ گردن دراز مثل دیگر چرندگان کے نہین دی تو عوض اوسکے کسنے یہہ خرطوم دراز عنایت کی آیا یہہ امر بسبیل اتفاق کے ہے جسطرح سے ملحدان نابکار اور کافران ناہنجار کہتے ہین واضح ہو کہ یہہ امر اتفاقی نہین بلکہ سراسر حکمت دار اور مشیت کے ساتہہ ہوا ہے خیال کر اگر اوسکو گردن طولانی دیجاتی تو بار عظیم سر و گوش کی گردن کو برداشت نہو سکتی اور گردن شکستہ اور خستہ ہوجاتی اسواسطے سر فیل کو بدن سے ملحق کیا اور عوض گردن کے خرطوم کو ملحق کیا اس صورت مین اب کوئی احتیاج امر ضروری اوسکو باقی نہین رہی اب غور کر کہ کسطرح سے فرج مادہ فیل زیر شکم پیدا کی ہے جو بروقت غلبہ شہوت کے ظہور و بروز کرتی ہے جس سے نر کو آسانی مقاربت حاصل ہوتی ہے پس خیال کر کسطرح سے خداوند جلیل حکیم جمیل نے خلقت فیل کی بنائی ہے اور کسطرح سے اوسکی تعیش جسمانی اور سامان زندگانی کی کفالت فرمائی ہے۔

اسرار حکمت ۷۵۔ در خلقت زرافہ

اے مفضل غور کر خلقت زرافہ مین جسکو شتر گاو پلنگ کہتے ہین کہ سر اوسکا مشابہہ سر اسپ ہے اور گردن مشابہہ گردن شتر کے اور سم اوسکا مشابہہ سم گاو اور پوست اوسکا مشابہہ پوست پلنگ نہ ہو غور کر کہ خداوند حکیم قدیر نے اوسکو کسطرح سے مختلف الاعضا مخلوق فرمایا ہے بعض جاہل بہ تصور باطل گمان کرتے ہین کہ ہر گاہ حیوانات بلب دریا اجتماع

کرتے ہین اور چیند نر ساتہہ ایک مادہ کے جماع کرتے ہین تو یہہ جانور پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر عضو ساتہہ اعضاے نر کے مشابہہ ہوتا ہے۔ اور یہہ گمان اوسکا بسبب قلت معرفت اور جہالت قدرت جناب احدیت کے ناشی ہے اسواسطے کہ کوئی صنف حیوان کے ساتہہ دوسرے صنف حیوان کے مقاربت نہین کر سکتے چنانچہ اسپ ساتہہ شتر کے اور شتر ساتہہ گائے کے اور گائے ساتہہ چیتا کے جفتی نہین کر سکتا لیکن ہان اگر کوئی حیوان ہم شکل و شبیہہ ہوتا ہے تو جفت ہو سکتا ہے جسطرح سے اسپ و خر جفت ہوکر استر پیدا ہوتا ہے یا گرگ و کفتار ملکر سبع پیدا ہوتا ہے اسواسطیکہ دونون صنف قریب قریب اور اشبیہہ ہین ہم صورت ہین مگر تاہم ایسا نہین ہوتا کہ ایک عضو ایک حیوان سے دوسرا عضو دوسرے حیوان سے مشابہہ ہو جیساکہ زرافہ مین ہے بلکہ استر و سبع مین حیث المجموع مشابہہ اپنی مان باپ سے ہین چنانچہ سر و دم و سم و گوش استر سب مشابہہ اور واسطہ ہین درمیان اسپ و خر کے تا انکہ آواز گویا مخلوط ہے دونون سے اور یہہ بات خود دلیل ہے اس امر کے کہ زرافہ اسطرح پیدا نہین ہوا ہے بلکہ ایک خلقت عجیب ہے مخلوقات الہی سے تاکہ لوگون کو حال قدرت الہی معلوم ہو کہ کوئی ممکن اوسکی قدرت سے باہر نہین ہے اور وہ خالق برحق حکیم مطلق خالق جمیع اصناف حیوان ہے اور وہ قادر ہے اس امر پر کہ اعضاے چند حیوان کو ایک حیوان مین مجتمع کردے اور اعضاے چند حیوان کو جدا جدا بنا دیوے جسکی خلقت مین چاہے افزائش کرے اور جسمین چاہے کم کر دیوے اور جو کچہہ ارادہ کرے اوسمین عاجز نہو وے خیال کرکہ گردن زرافہ بلند ہے اسواسطیکہ اوسکا مقام قیام اور چراگاہ صحرا ہے جہان درختہاے بلند ہین بدین سبب وہ محتاج اس امر کا ہے کہ برگ و بار درختان صحرا کہانے سے محروم نرہے۔

اسرار حکمت ۹۳۔ در خلقت بوزینہ

غور کر اے مفضل خلقت میمون مین کہ اکثر اعضا اوسکے مشابہہ اعضاے انسانی ہین
مانند دست و پا و چہرہ و سینہ و اعضا و حشاکے اور کیقدر اوسکو فہم و دانائی بہی عطا کی ہے
جسکے سبب سے اشارات سمجہتا ہے اور اکثر حرکات انسان کے تقلید کرتا ہے اور خلقت
و شمائل مین بہت مناسبت ساتہہ انسان کے رکہتا ہے اور اوسکی خلقت مین یہہ حکمت
ہے کہ انسان اپنے خلقت اور اوسکے خلقت پر نظر عبرت سے دیکہکر سمجہین کہ اگر خداوند عالم
ہمکو عقل و ادراک و گویائی عطا نکرتا تو طینت و خلقت بہائم حیوانات سے کوئی امتیاز نہوتا
اور ہرگاہ اوسنے ہمکو عطیہ عقل و نطق سے سرفراز فرمایا ہے تو ہمکو لازم ہے کہ اوسکے جان و دل
سے عبادت کرین اور اوس عطیہ عظمی و موہبت کبرٰی کے شکر و ستایش کرین علاوہ اسکے واسطے
امتیاز انسانی کے میمون کو دم اور موئے بدن دیے ہین اگر یہہ بات اونمین نہوتی اور عقل و گویائی
بہی ہوتی تو کوئی فرق انسان سے نہوتا۔

اسرار حکمت ۵۰ ۔ در کسوت حیوانات

نظر کر اے مفضل کسطرح سے خداوند عالم نے حیوانات کو موئے بدن اور پشم بدن سے
لباس جسمانی عنایت کیا ہے کہ سردی و گرمی و دیگر آفات سے محافظت کرے اور سم ہائے
شگافتہ و ناشگافتہ عنایت کئے ہین کہ اونکے پانون کو آفات زمین سے حراست کرے
چونکہ اونکو دست و انگشت و عقل و فراست اور قابلیت صناعت نہین دی ہے
جس سے پنبہ و پشم سے نداف یا لباس و جامہ بافی کرین یا کفش دوزی و صنعت موزہ دوزی
کرین فلہذا اونکو کسوت موئے بدن سے خلعت فاخرہ اور رنگارنگ لباس نادرہ بخشا تا کہ
ہمیشہ اونکی زیبایش بدنی رہے اور تبدیل و تجدید ہر روزہ سے مستغنی رہین اور چونکہ
انسان کو دست و انگشتان اور عقل و دانائی دی ہے اسواسطے اونکو خلعت ذاتی نہین دیا

تاکہ ہر روزہ صنعت و دستکاری خلقت اور تبدیل و تجدید کسوت مین مشغول رہین اور اسمین
بہی مصلحت ہاے چند ورچند ہین اول یہہ کہ یہہ اشغال اور اشتغال اونکا مانع ارتکاب
مفاسد و مناہی اور حارج ملاعب و ملاہی ہے دوم تبدیل و تجدید لباس سے راحت
ولذت پاوین سیوم استعمال انواع لباس سے مانند جامہ و عبا و کلاہ و عمامہ و نعلین
رنگارنگ سے زینت و جمال تازہ حاصل کرین چہارم بنسبت صنعت و دستکاری کے
گروہ گروہ بذریعہ اکتساب معیشت اپنے عیال و اطفال کی پرورش کرین۔

اسرار حکمت ۱۵ - در دفن اموات حیوانات

فکر کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے کسطرح سے حیوانات کو مجبول کیا ہے کہ بحسب طینت
خلقی اور عادت جبلی و خصلت طبعی وقت موت کے اپنے جثہ کو نظر ہاے اغیار سے
پنہان کرتے ہین اور کسی نشیب و گودال بعیدہ مین جا کر مرتے ہین جسطرح سے انسان اپنے
اموات کو نظر مردم سے پنہان کرتے ہین چنانچہ کہین مردار وحشیان و درندگان صحرا
اور مرغان ہوائی بیابانون مین نظر نہین آتا اور یہہ بہی امر نہین ہے کہ تعداد حیوانات
بہ نسبت انسان کے کمتر ہو یا موت اونکے کمتر ہو بلکہ کہہ سکتے ہین کہ تعداد اونکی بیشتر ہے
کیونکہ صحرا صحرا غول غول آہوان وحشی و غزالان صحرائی اور گوزن و گاؤ کوہی اور اصناف
درندگان صحرا مانند پلنگان درندہ و شیران غرندہ و گرگان خونخوار و شغالان و کفتاران حیلہ ساز
اور فوج فوج طائران ہوا مرغان صحرا مانند طاؤسان طناز و کرگسان بلند پرواز و بلبلان
خوش آواز و طوطیان نغمہ پرداز و مرغان خوش آہنگ و انواع و کلاغ و کلنگ و اقسام کبک
دری و اصناف فاختہ و قمری و دیگر بہائم چرندہ و حیوانات درندہ و مرغان پرندہ
ہین جو صحرا صحرا پہرتے ہین مگر اونکے مردے نظر نہین آتے مگر شاذ و نادر کہ جنکو کوئی

صیاد گرفتار کرتا ہے یا کوئی جانور اونکو شکار کرتا ہے اور سبب یہہ ہے کہ جب حیوانات آثار مرگ نمایان ہوتی ہین مقامات بعیدہ مین جا کر پنہان ہوتے ہین اگر یہہ بات نہوتی تو صحرا صحرا اور دریا سے حیوانات سے بھر جاتا اور سبب تعفن و بدبوی اموات حیوانی سے گذرگاہ بند ہو جاتا اور ہر روز وبا و طاعون و انواع بیماری سے انسان ہلاک ہو جاتا پس خیال کر کہ جسوقت قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور واسطے اخفای لاش کے متردد ہوا تو دو پرندہ ظاہر ہوئے اور ایک نے دوسرے کو ہلاک کیا اور اوسکی لاش کو زیر خاک کیا اوسوقت سے انسان نے دفن کرنا اموات کا اختیار کیا پس خیال کر کہ کسطرح سے خداوند عالم نے یہہ امر تمامی حیوانات کو الہام کیا اور عادت طبعی و خصلت جبلی اونکو عین ودیعت فرمایا۔

اسرار حکمت ۵۰۔ در کسب معاش حیوانات

اے شخص غور کر کہ جناب احدیت نے کسطرح سے حیوانات کو عقل و فراست واسطے کسب معیشت اور ترتیب و تہذیب کے عنایت کی ہے کہ بدون تفکر و بدون تعلیم کے ہر حیوان بقدر قابلیت اپنے خوان انعام و احسان ایزد منان سے کامیاب ہوتا ہے اور بطریق موافق احوال اپنے خورد و نوال حضرت ذوالجلال سے فیض یاب ہوتا ہے چنانچہ گوزن کبھی سانپ کھاتی ہے اور باوصف شدت تشنگی کی پانی نہین پیتی ہے اس اندیشہ سے کہ زہر اوسکا ہلاکت اور سمیت اوسکی ہمراہ آب کے رگ و پے مین سرایت نکرے تا اینکہ کنارہ آب کھڑی ہو کر صدا سے بلند سے فریاد کرتی ہے جسکے آواز صحرا سے لوگون کو سنائی دیتی ہے اور اگر پانی پی لیوے تو ہلاک ہو جاوے پس خیال کر کہ صانع حکیم نے اوسکو کسطرح کا صبر طبعی اور حکمت جبلی عنایت کی ہے کہ غالباً انسان

باوصف عقل و دانائی کے اسقدر عطش اپر صبر و شکیبائی نہین کر سکتا - اور خیال کر
روباہ کو جسوقت طعمہ دستیاب نہین ہوتا تو زمین پر دم بخود اسطرح سے پڑی رہتی ہے
کہ گویا مردہ حیوان یا قالب بیجان ہے جب مرغ و جانوران پرندہ اوسکے قریب جاتے
ہین کہ اوسکا گوشت کہائین تو دفعۃً جست کر کے شکار اور اوس پرندہ کو گرفتار کرتی
ہے پس خیال کر کہ جس خداوند قدیر نے اوسکو محتاج معاش اور وابستہ معاش
کیا ہے اوس خدا نے اوسکو یہہ حیلہ سازی اور روباہ بازی عنایت کی ہے اور اسلیے کہ
اوسکو قوت و توانائی صید و شکار کے اوسقدر نہین عطا کی جو شیر و پلنگ و گرگ کو دی ہے
لیکن عوض اوسکے زیرکی و دانائی بخشی ہے اب خیال کر کہ دلفین پانی مین جاتا ہے
اور مچھلی مار کر شکم اوسکا چاک کرتا ہے اور پانی پر اوسکو ڈال دیتا ہے اور اوسکے نیچے
پنہان ہو کر پانی کو حرکت دیتا ہے تا کہ جنبانی ته نشین ہو جاوے جسوقت مرغان آبی
دیکھکر اوسپر گرتے ہین دفعۃً جست کر کے شکار کر لیتا ہے پس خیال کر کہ کسطرح سے
خداوند علیم نے یہہ حیلہ کسب معیشت اوسکو تعلیم فرمایا ہے خیال کر اے مفضل کہ
خداوند کریم نے [illegible] افعی لیا ہے کہ جب دیکھتا ہے افعی کو لیتا ہے جسطرح کہ
تنگ [illegible] اپنی [illegible] لیتا ہے اور اسیواسطے فصل ابر و بارش مین افعی
اپنے سوراخ سے سر نہین باہر کرتا اور فصل گرما مین باہر آتا ہے اور سبب یہہ ہے
کہ اگر ایسا نہوتا تو خلق کثیر کو ہلاک کرتا اور اوس سے احتراز دشوار ہو جاتا -

اسرار حکمت در کسب معاش مورچہ و عنکبوت

اے مفضل نظر کر کہ مورچہ صغیر یا تن حقیر کسنے پیدا کیا ہے اوسکی خلقت اعضا
مین کوئی نقص یا کوتاہی یا اعتراض نہین پائی جاتی جو کچھ اوسکے مناسب حال ہے

ویساہی قد و قامت اور ویساہی جثہ و ضخامت موجود ہے پس یہہ حسن تقدیر اور لطافت تصویر اس حیوان صغیر حقیر مین کیونکر ممکن ہے بجز حسن تدبیر اوس خالق قدیر صانع خبیر کے جسکے سامنے جلیل و صغیر حقیر و کبیر یکسان ہے خیال کر کہ کسطرح سے ایک گروہ مورچہ جمع ہو کر دانہ اپنے خانہ کی طرف لیجاتے ہین اور ہمدگر اعانت کرتے ہین جسطرح سے انسان باہم معاونت کرتے ہین اور نقل طعام مین اہتمام کرتے ہین اور جسوقت دانہ ہاے غلہ اپنے سوراخ مین فراہم کرتے ہین اوسوقت دانہ ہاے غلہ کو دو ٹکڑے کر دیتے ہین تاکہ زمین پر روئیدہ نہو جاوے اور اگر کوئی دانہ آب رسیدہ و نمناک ہو جاتا ہے تو اوسکو باہر لاکر دہوپ مین خشک کرتے ہین اور بعد اوسکے پہر اندر سوراخ کے واپس لیجاتے ہین۔ اور اپنا سوراخ زمین ملبند پر بناتے ہین تاکہ اوسمین عبور آب نہووے اور بسبب اوسکے خود غرقاب یا سرمایہ اونکا خراب نہووے پس خیال کر کہ جس آفریدگار خداوند کردگار نے اونکو پیدا کیا ہے اوسیکی لطف شامل اور احسان کامل سے یہہ سب تدبیر معیشت اوس حیوان کو حاصل ہے

اسرار حکمت ہم ۵ در کسب معیشت اسد الذباب

اے مفضل خیال کر کہ حیوان لیث جسکو اسد الذباب اور ہندی مین مکڑی کہتے ہین کسطرح سے اوسنے عقل و دانائی واسطے کسب معیشت کی پائی ہے اور خداوند حکیم نے کیا حکمت و تدبیر حصول معاش اوسکو سکہائی ہے چنانچہ جسوقت دیکہتی ہے کہ مگس اکر بیٹہے اوسوقت اسطرح سے بحس و حرکت ہو جاتی ہے کہ گویا جان و توان جسم مین نہین ہے اور مگس کو اوسکی طرف سے بالکل غفلت اور طمانیت ہو جاتی ہے اوسوقت مکڑی آہستہ آہستہ چلتی ہے اور جب قریب پہنچتی ہے اوسوقت جست کر کے شکار کرتی ہے اور پہر اوسکو گرفتار کر کے تہوڑی دیر اوسکو دست و پا مین محبوس و مقید رکہتی ہے

تا آنکہ مگس کو اضمحلال اور ضعف و اختلال ہو جاتا ہے اوسوقت اوسکو دریدہ و بریدہ کرکے اپنا طعمہ کرتی ہے اب خیال کر کہ کسطرح سے جالا بناتی ہے گویا ایک دام ہے کہ حسن تدبیر سے بنایا ہے اور ہر طرف سے تانا اور بانا اور خانہ بقدر اندازہ مناسب کے بنایا ہے اوسکی وسط مقام پر بیٹھتی ہے اور جب کوئی مگس اوسمین گرفتار ہو جاتی ہے اوسوقت اوسکا شکار کرتی ہے اور اسیطرح سے اپنے بسر اوقات کرتی ہے اور یہی امر دیکھکر بہت لوگون نے دام شکار بنائے اور اس تدبیر لطیف سے مرغان ہوائی اور ماہیان دریائی ہاتھہ آئے اور یہی حال ہے شکار یوز و سگ و گربہ وغیرہ کا کہ بالنواع لطائف الحیل شکار کرتے ہین پس خیال کر کہ مدبر علیم نے کیا حیلہ و تدبیر ان حیوانات صغیر کو تعلیم کیا ہے۔

اسرار حکمت ۵۵ - در وصف اجسام پرندگان

اے مفضل غور کر کہ خداوند عالم نے پرندگان مین پرواز مقرر فرمایا ہے اسواسطے اونکی جسم کو سبک اور شکل مخروطی مقرر فرمایا ہے اور اونکے سینۂ شکم کو ابھرا ہوا اور بلند بنایا ہے جس سے ہوا کا شگاف کرنا اور ہوا مین تیرنا آسان ہو جسطرح سے کشتی کا سینہ واسطے شگاف آب کے بناتے ہین اور چونکہ اونکو ضرورت زیادہ راہ چلنے کی نہین تھی اسواسطے اونکو چار پانون نہین دیے بلکہ دو پانون عطا کئے اور پانچ انگشت کی جگہہ چار انگشت عطا کئے اور واسطے دفع بول و براز کے ایک ہی مخرج عنایت کیا اور بازو اور دم مین پر ہای دراز و مستحکم ہموار عنایت کی اور تمام بدن کو خلقت بال و پر سے محتاج فرمایا کہ اوسکے اندر ہوا بھر جاوے اور ہوا پر قیام و پرواز آسان ہووے اور چونکہ طعمہ پرندگان دانہ یا گوشت تھا اسواسطے اونکو دندان نہین دے بلکہ بجائے اوسکے منقار سخت عنایت کی تا کہ دانہ اوٹھاتے ہین شکستہ و خستہ نہو جاوے

اور گوشت تو چھپے ہین کوئی اگر ندنہ پاوے اور چونکہ اوسکو چبانے اور پیسنے کے واسطے
دانت نہین دیے تو حرارت اندرونی زیادہ دے کہ جو دانہ مسلم خام یا پارہ گوشت
خام کہاوے تو ہضم کامل کرے چنانچہ اگر انسان دانہ انگور مسلم کہاوے تو تخم
اوسکا ہضم نہین کر سکتا لیکن پرند اوسکو ہضم کر جاتا ہے علاوہ اوسکے جناب باریتعالی
نے یہہ مقرر کیا کہ بیضہ دیوین کیونکہ اگر حمل رہتا اور بچہ پیٹ مین قیام کرکے بعد چند
روز کے اعضا مین استحکام حاصل کرتا تو اوس طائر کو چلنا پہرنا پرواز وجہندگے
کرنا دشوار ہوتا۔ پس ہر چیز مناسب اوسکے حال کے ایسی عنایت کی ہے کہ جس
پر کوئی جانے اعتراض و کلام گنجایش کلمہ و کلام نہین ہے۔ پہر تامل کر اس امر مین
کہ جو طائر ہوائی ہین اونکے واسطے یہہ مقدر فرمایا ہے کہ ایک ہفتہ یا دو ہفتہ یا تین ہفتہ مین
بچہ نکالین اوس ایام مقررہ اور مدت معین تک بیضہ کو بیرون سے گرم کرتے ہین
اور جب بچہ نکلتے ہین تو پیٹ ہوا بہراتے ہین تاکہ چینہ دان کشادہ ہو اور پہر لعاب
بہراتی ہین تاکہ جلد ہضم کرے اور پہر دانہ بہراتی ہین۔ اب تو بیان کر کہ یہہ تدبیر کسنے
اونکو سکہائی اور یہہ تکلیف کس وجہہ سے اور کس کے حکم سے اونہون نے اوٹہائی
حالانکہ وہ صاحب عقل و فکر یا صاحب تدبیر و تدبیر نہین ہین اور نکو اپنے اولاد سے امید
نفع و فائدہ نہین ہے بقائے نام و نشان یا طمع وراثت و استمرار خاندان کا لحاظ نہین ہے
پس جو مذکور ہوا اوس سے ظاہر ہے کہ جس خداوند حکیم نے اونکو پیدا کیا ہے اوسنے
اوسکو مائل تربیت تحمل کلفت مشقت مشغول محبت و شفقت فرمایا ہے تاکہ اونکی
نسل کو دوام اور اونکے سلسلہ اولاد کو قیام ہووے

اسرار حکمت کی دریائی جانور و مچھلیان

مخور رکہنے کس طرح جسے مرغہاے خانگی وست وغیرہ اور بالیان پرند شہر پیدا ہوکس طرح جسے
مرغیان واسطے بیضہ دینے کے آمادہ اور بچہ نکالنے کے واسطے مہیا ہوتی ہیں جس وقت بیضہ
دیتی ہیں تو اسپر شورش وغیرہ سے مالک کو اطلاع دیتی ہیں تاکہ اوسکو اوٹہا لیجاوے
اور کسیطرح سے ضائع و تلف نہو جاوے اور جسوقت تخم آوری سے فارغ ہوتی ہیں تو
واسطے بچہ نکالنے کے مہیا ہوتی ہیں تا اینکہ کہانا پینا کم کردیتی ہیں اور سب بیضہ ہاے
جمع شدہ کو اپنے پروبال سے پوشیدہ کرکے ہوا اور دیگر اشیا سے محافظت کرتی ہیں
اور مدت مقررہ تک گرم رکہکر بچہ نکالتی ہیں پس یہہ عادت طبعی اور حالات خلقی صانع
حقیقی نے واسطے بقاے نسل کے اونکو واسطے مقدر و مقرر کی ہے اب یہہ خیال کر
کہ بیضہ کو کسطرح جسے مثل قلعہ مستحکم کے استوار و محکم بنایا ہے اور اوسکے اندر ایک پوست
باریک و ملایم حائل فرمایا ہے تاکہ اعضاے بچہ کو سختی پوست سخت بیرونی مزاحمت نکرے
اور اوسکے اندر ایک لعاب سفید اور دوسرا لعاب زرد بنایا ہے صرف اسی دو چیز سے
کیا کیا اعضاے مختلف القوام مختلف الصورت مختلف الالوان مختلف الاشکال پیدا
فرماتا ہے مثل خون و رگ و پے و پوست و استخوان و گوشت و چشم و سر و ناخن و دل
و جگر و امعا و احشا و سینہ و شکم و بال و پر کے جو بہ رنگہاے گوناگون نقش و نگار بوقلمون
ہوتے ہیں پہر خیال کر کہ اوسے مقدار معین میں یہہ پیدایش اعضاے بچہ میں صرف
ہوتا ہے اور کچہہ اوسکے غذا کیواسطے جمع رہتا ہے خاص اوسے مقدار تک کہ جب تک
بچہ نکلنے کے قابل ہو اور بعد اوسکے نہ فاضل رہتا ہے نہ کم ہوتا ہے اور پہر خیال کر کہ
جب بچہ طیار اور قابل نکلنے کے ہوجاتا ہے تو کسطرح سے پوست بیضہ سخت پر جسے
شکستہ پر اشگافتہ کرکے باہر نکلتا ہے پہر خیال کر کہ سنگدان مرغ موافق جثہ و جسامت

اوسکے واسطے پوٹا بنایا ہے اور موافق اوسکے مسلک طعام بھی تنگ و کوتاہ بنایا ہے پس
اگر ایک ایک دانہ سنگدان تک پہنچتا تو بہت تاخیر ہوتی لہذا اوسکو چینہ دان عنایت
فرمایا ہے تاکہ دانہ جلد جلد چینہ دان مین بہر لیوے اور بتدریج اوس مین سے سنگدان مین
جا کر ہضم ہووے پس گویا چینہ دان اوسکے واسطے تبرہ اور سنگدان اوسکے واسطے
معدہ ہے اور بعض جانورونکے واسطے منفعت دیگر یہہ ہے کہ اپنے بچون کو بہراوین
اور اگر چینہ دان نہوتا تو سنگدان سے باہر نکلنا دشوار ہوتا۔

اسرار حکمت ۵۰ در پرہائے جانوران

مفضل نے عرض کیا کہ بعض ملاحدہ کہتے ہین کہ اختلاف رنگہائے پروبال بسبب
اختلاط و آمیزش اخلاط کے ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ رنگ شیرین ہائے گوناگون
پروبال طاؤس و دراج و تیہو و دیگر طائران رنگین جو کہ بنایا ہے
صرف ایک لعاب سفید اور دوسرے لعاب زرد سے نقش و نگار گوناگون و دوائر
خلاق مطلق تمام صورتون ظاہر کرتے ہین کہ مصوران ماہر اوسکے تصویر کشی سے عاجز
عاجز ہین اور مصوران عقل اوسکے خوبی و رنگینی اشکال و دوائر و خطوط و نقوش کے
تعریف سے متحیر ہین پس صرف امتزاج و اختلاط اخلاط سے بدون ارادہ علیم قدیر
و مشیت صانع خبیر کے کیونکر ممکن ہے تعالے اللہ عما یقولون الظالمون علوا کبیرا
تامل کر اے مفضل کہ کسطرح سے پرہائے طیور باہم بافتہ اور رشتہ سے مانند جامہ کے
تالیف یافتہ ہین چنانچہ اگر پر کشادہ کئے جاوین تو تھوڑی تھوڑی کہلتے ہین لیکن آپس
سے جدا نہین ہوتے اور باہم جمع رہتے ہین تاکہ اونکے درمیان مین ہوا بہر جاوے اور
وقت پرواز اونکو ہوا پر سبکدوش رکہے اور خیال کر کہ پرون مین جسم طائر کو مانند مجوف غلیظ

مستحکم و متقین بشکل مخروطی بنایا ہے اور سینہ کو مثل سفینہ کشتی کے بنایا ہے تاکہ ہوا کو شگافتہ کرے اور موج ہوا پر مثل سفینہ کے روان ہووے اور پرون سے اوسکو خلعت دیا ہے تاکہ اوسمین ہوا بھرے اور شاخہا ے بازو مین پرونکو بلند پیدا کیا ہے جس سے کشادہ رہی کرے اور اوس عضو کو مجوف کیا ہے تاکہ بار گران بال سے پرواز میسر ہو وے ۔

اسرار حکمت ۵۸ ۔ ذکر مرغان آبی

اے مفضل خیال کر کہ مرغان آبی کیواسطے کسطرح سے پایہ سے دراز پیدا کئے ہین تاکہ پانی مین کھڑے رہین اور کسطرح سے وہ پانی پر نگاہ رکھتے ہین ... اور سطرح جیسے منتظر شکار رہا کرتے ہین جسوقت کوئی جانور پانی مین لائق طعمہ نظر آتا ہے تو اوسکو اوٹھا لیتے ہین یا آہستہ آہستہ قدم اوٹھا کر جانب شکار جاتے ہین اور اگر پایہ کوتاہ ہوتے تو اونکے سینہ و شکم سے پانی کو حرکت ہوتی اور جانوران آبی متنفر ہو جاتے اب خیال کر تقدیر خداوند قدیر کو کہ جس جانور کے پانون دراز ہین اوسکے گردن کو بھی دراز فرمایا ہے تاکہ زمین سے دانہ چن سکے اور بعضون کو منقار دراز عنایت فرمائی ہے تاکہ زمین سے طعمہ اوٹھانی مین آسانی ہو پس خیال کرکہ جس چیز مین فکر کریگا اوسکو بالا نال حکمت اور جس چیز مین غور کریگا اوسکو موافق درجہ بہبودی مصلحت و منفعت پاویگا ۔

اسرار حکمت ۵۹ ۔ در ذکر طلب روزی جانوران

اے مفضل خیال کر کہ کسطرح جیسے گنجشک و دیگر طیور واسطے طلب معاش کے جستجو کرتے ہین اور پرواز کر کے جابجا سے اپنے آذوقہ و روزی کو حاصل کرتے ہین او جسوقت جستجو کرتا ہے

بتقدیر قدرت سے اپنا رزق پاتے ہیں اور یہی امر واسطے سب انسان و حیوان کے
مقرر فرمایا ہے کہ جب جستجو کریں تو رزق اپنا پاویں یہہ بات نہیں ہے کہ جستجو
کریں اور نہ پاویں کیونکہ مخلوقات کو اوسکی ضرورت و حاجت ہے اور اوسکے
کفالت و حاجت براری ذمہ خدا پاک ہمیشہ سے ہے اور یہہ بھی مقدر نہیں فرمایا
کہ بدون حیات اپنا رزق یکجا و مجتمع پایا کرے کیونکہ عدم حرکت و جستجو موجب
کسل و فساد اعضا اور موجب تعطل و اقتضا ہو کر مصالح مطلوب سے محروم
کرتا ہے چنانچہ حیوانات اگر یکجا ہمیشہ پایا کریں تو بسبب کثرت اکل کے ہلاک ہو جاویں
اور عادت حرکات و پرواز وغیرہ جاتی رہے اور اگر انسان کو ہمیشہ یکجا و مجتمع
ملجایا کرے تو کاروبار دنیاوی مفقود اور کسب و صنعت اشیا و معاملات دنیاوی
مسدود ہو جاویں اور بسبب تعطل و تکاسل اور تغافل و تکاہل کے فساد مزاج
اور فساد عادات اور فساد اخلاق اور کثرت ملاعب و ملاہی اور [illegible] ارتکاب
محارم و مناہی ہو جاوے اب خیال کر کہ چمگادڑ شب کو نکلتے ہیں [illegible]
کے اونکے غذا خرما یا درخت پا کر کھاتے ہوا میں [illegible] مثل پشہ و مگس و ملخ وغیرہ کے
مجتمع پاتے ہیں منتشر پا کر کھاتے ہیں اور جا بجا ہوا میں اوڑ کر کھاتے ہیں چنانچہ جسوقت
شب کو چراغ جلتا ہے تو [illegible] اگر چراغ کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اگر ہوا میں منتشر ہوں [illegible] اور
[illegible] نہیں ہوتے [illegible] اور مقامات بعیدہ سے [illegible]
پہنچ سکیں اور چراغ خانہ کو اندر و باہر [illegible] کیونکہ دیکھ سکیں پس جو [illegible]
کہ شب کو پرواز کرتے ہیں وہ بحکم خدا غذا پاجاتے ہیں اور جسوقت سو نہیں
کہ ہوا میں [illegible] تو حیوانات ہوائی اونکے منہ میں آجاتے ہیں پس جو شخص کہتا

کہ جیسا اعانت ہوائی بیکار ہین اوسکا قول مہمل و باطل ہے ۔ اور حکمت ہای الٰہی سے جاہل و غافل ہے ۔

اسرار حکمت ۶۰ - در احوال شپرہ

اب غور کر کہ خداوند حکیم نے شپرہ کو کسطرح سے خلقت عجیب صورت غریب بخشی ہے کہ درمیان چارپایان و پرندگان کے متوسط الخلقت ہے چنانچہ مثل چارپایہ کے ہاتہہ پاؤن و گوشش و دندان عطا کیا ہے اور حاملہ ہونا مقدر فرمایا ہے چنانچہ حاملہ ہوتی ہے اور بچہ جنتے ہے اور دودہ پلاتی ہے اور مونہہ سے چرتی ہے ہاتہہ پاؤن سے چلتی ہے اور بول و براز کرتی ہے یہہ سب باتین خلاف طیور ہین اور پہر خلاف چرندگان کے پر رکہتی ہے اور جابجا مثل طیور کے پرواز کرتی ہے اور پہر خلاف پرندہ گان و چرندہ گان کے شب کو آمد و رفت کرتی ہے ظلمت مین دیکہتی ہے اور یہہ گمان باطل ہے کہ غذا اوسکے نسیم ہوا ہے کیونکہ بول و براز اور دندان اوسکے دلالت کرتے ہین کہانے پینے پر اور اگر احتیاج غذا نہوتی تو خلقت دندان بیفایدہ ہوتے حالانکہ حکیم علیم نے کوئی چیز بیکار و عبث نہین بنائی اور مصلحت عظیم اوسکے خلقت مین یہہ ہے کہ وہ ایک خلقت عجیب اور صورت غریب دلیل ہے اوسکے قدرت بے نہایت اور حکمت بیغایت کے جس سے واضح ہوتا ہے کہ جناب اقدس الٰہی جو چیز جسطرح سے چاہتا ہے بناتا ہے اور جسطرح سے چاہتا ہے اپنی قدرت ظاہر فرماتا ہے ۔

اسرار حکمت ۶۱ - در ذکر ابن تمرہ

غور کر اے مفضل کہ ابن تمرہ جو برابر کنجشک کے صغیر المقدار ہے بعض اوقات ایسا اتفاق ہوا کہ ایک سانپ اوسکے آشیان کیطرف متوجہہ ہوا اوسوقت وہ نہایت مضطر ہوا اور دفع دشمن کیواسطے فکر کے ناگاہ اوسکے نظر خار خسک پر پڑی اوسنے دفعتہً اوٹہاکر اوس افعی کے مونہہ مین ڈالا جبکہ اوسکے حلقمین خار خسک چبہا اوسوقت وہ مضطرب ہوکر

زمین پر کسی نے غور کر کہ بدون الہام ہم کو بتا دیا ہے کہ شفا اوس میں ہے تو پھر سکھا پائی اور اگر اس
امر سے ہم کو اطلاع نہ دیتے تو کیونکر ہم کو معلوم ہوتا کہ اس ہزار خشک میں یہ بھی منفعت ہے
اور وہ ظاہر میں بیہودہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح سے بہت اشیا میں ہزاروں منفعت و حکمت ہیں کہ
انسان کو معلوم نہیں مگر وقتاً فوقتاً تجربہ سے یا سوانح وقت سے یا تعلیم و الہام سے
انکشاف ہوجاتا ہے۔

اسرار حکمت ۲۲۰ در مگس شہد

خیال کرو کہ مکھی شہد کی کس طرح سے اپنا چھتا بناتی ہے اور خانہ ہائے مسدس سے اوسکو آراستہ
کرتی ہے اور ان میں شہد جمع کرتی ہے ہر شگوفہ و گل سے شیرینی فراہم کرتی ہے ترتیب
خانہ ہائے مسدس میں کیا لطافت و صنعت و فراست کو صرف کیا ہے جس سے عقل دنگ ہے حکمائے
ماہر متحیر ہیں حالانکہ وہ مگس بے عقل و شعور ہے اپنی ذات یا حالات کا ادراک نہیں
کر سکتی پس ایسے بیوقوف و بے عقل سے ایسی صنعت و دستکاری ناممکن ہے مگر
یہ کہ خداوند عالم جل شانہ نے ایسے بیوقوف کے ہاتھ سے ایسی حکمت بالہام و تعلیم
کے ظاہر فرمائی کہ جس سے اوسکی قدرت لازوال اور حکمت باکمال آشکارا ہوتی ہے

اسرار حکمت ۲۲۱ در ذکر ملخ

اے معقول غور کر کہ کس طرح سے ملخ کو پیدا کیا اور ضعیف الخلقت صغیر المقدار بنایا اور
اوسی مقدار صغیر میں سب اعضا و جوارح کو مرتب فرمایا اور باوصف اس خلقت ضعیف کے
کیا اوسکو قوی و توانا فرمایا کہ جب لشکر اوسکا متوجہ ہوتا ہے تو کوئی بادشاہ با اقتدار
جمعیت ہزاران ہزار پیادہ و سوار بھی مدافعت و مقاومت نہیں کر سکتا نہ کسی حاکم کے
شوکت و اجلال سے گریزاں نہ کسی کے حشمت و اقبال سے ترساں ہوتی ہے جب صحرا یا شہر

انسان و بعض درندگان و اکثر مرغان و نیز ماہیان کلان و دیگر اصناف دریائی مچھلی کہاتے ہیں بہ حکمت تدبیر حکمت جناب احدیت مقتضی ہوے کہ بکثرت پیدا فرماوے پس خیال کر کہ حکمت جناب صمدیت کسقدر وسیع و جلیل ہے اور علم انسان کسقدر خفیف و ذلیل ہے کہ ادراک حکمت ہاے جناب احدیت سے قاصر ہے غور کر کہ انواع ماہیان و اصناف مخلوقات دریائی اور صدہا دریائی کسقدر بکثرت ہیں کہ کوئی شخص اسکا احصا و استقصا نہیں کرسکتا ہے نہ اونکے منافع و فوائد و مصالح پر کما حقہ وقفیت رکہتا ہے بلکہ قلیل قلیل بتدریج بحسب مرور زمنہ و دہور کے تجربہ سے واقفیت حاصل کیا جاتا ہے اور واقعات مختلفہ و حوادث متعددہ سے تہوڑا تہوڑا انکشاف ہو جاتا ہے چنانچہ قبل اسکے رنگ قرمزی سے کوئی شخص ماہر نہیں تہا تا اینکہ ایک سگ شکاری نے کنارہ دریا کے کرم قرمز کو کہایا اور دہن خون آلودہ اوسکا لوگون نے دیکہکر رنگ قرمز اختیار کیا اسیطرح سے بہت حالات و واقعات ہیں کہ رفتہ رفتہ انسانکو اوسکے مصالح و حالات سے واقفیت حاصل ہوتی جاتی ہے لیکن لا علمی انسان کوئی نقص حکمتہاے جناب رب العزت میں پیدا نہیں کرتے۔ مفضل کہتا ہے کہ وقت نماز ظہر ہوا اور حضرت نے واسطے نماز کے برخاست فرمائی اور مین نے اپنے گہر کیطرف مراجعت کی در بر قدم حمد جناب احدیت کی۔

مجلس سوم

مفضل کہتا ہے کہ روز سوم علی الصباح خدمت با برکت سید عباد شفیع معاد بادی ام رہنماے عرب و عجم مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ شکر و سپاس بیقیاس سزاوار پروردگار ہے کہ جسنے ہمکو سائر مخلوقات سے برگزیدہ اور عطیہ فضل و شرف سے سرافراز و لپسندیدہ کیا

اور علم و معرفت عطا فرما کر ہمکو بندگان خاص اور برگزیدگان با اخلاص فرمایا پس جو شخص ہم سے کنارہ گزین ہے اوسکا مقام نار جہنم ہے اور جسنے ہماری ہدایتوں پر عمل کیا اوسکا مقام بہشت نعیم ہے اسے مفضل ہمنے تجھسے بیان کیا حال خلقت انسان و کیفیت آفرینش حیوان اور عجائب حکمت و غرائب قدرت جناب احدیت لیکن اب تجھسے بیان کرتا ہون حال آسمان و ستارگان و فلک دوار و گردش لیل و نہار و کیفیت عناصر اربعہ و بارش باران و حالات معادن جواہرات و اشجار و نباتات وغیرہ۔

اسرار حکمت ۶۵- در رنگ آسمان

اے مفضل غور کر کہ خداوند عالم نے آسمان کو رنگ کبود بخشا ہے اسواسطے کہ یہی رنگ مناسب نظر ہے اور اوسکے ملاحظہ سے خیرگی نہین ہوتی اور قوت باصرہ کو اوس سے تقویت حاصل ہوتی ہے چنانچہ اطبا واسطے ضعیف البصر کے تجویز کرتے ہین کہ رنگ کبود دیکھے اور متواتر نظر کیا کرے اور یہہ حکمت اطبا نے بعد تجربہ ہاے بسیار و غور ہاے بے شمار کے اسی امر سے حاصل کی ہے کہ خداوند کریم نے آسمانکو رنگ کبود دیا ہے اور اوسکے دیکھنے سے خیرگی اور ضعف بصارت یا اور کوئی ضرر نہین ہوتا اسیطرح جس حکمت آلہی پر غور کیا جاوے سواے مصلحت و منفعت کے کوئی عیب و نقص نہین ہے۔

اسرار حکمت ۶۶- در طلوع و غروب

غور کر طلوع و غروب آفتاب مین کہ جناب رب الارباب نے بسبب طلوع و غروب آفتاب کے واسطے احکام اور کار کے لیل و نہار بنایا ہے چنانچہ اگر طلوع آفتاب نہوتا تو بسبب ظلمت و تیرگی کے تمام عالم تیرہ و تار اور انتظام امور دنیوی نہوا اور ہوجاتا اور بعض انسانکا

اور آسائش روحانی بدون کیفیت نورانی کے ناگوار ہو جاتا اور اگر غروب آفتاب
نہوتا تو انسان کو کسی وقت قرار وسکون حاصل نہوتا ہر وقت کثرت کاروبار اور
ہر وقت احساس تکلیف عرض اور آزار سے کسی وقت روح کو استراحت اور جسم کو
تکلیف و زحمت سے فرصت نہوتی اور بہت کچھہ اضمحلال جسمانی اور انحلال روحانی
ہو جاتا افعال حواس انسانی میں ضعف وقصور اور اعمال قواے نفسانی میں قصور
ہو جاتا مزدوران وتجار اہل حرفہ واہل روزگار کسی وقت کاروبار دنیاوی سے غافل
یا محنت وجفاکشی سے متساہل نرہتے علاوہ اسکے اگر شب نہوتی تو زمین کسی وقت
حرارت آفتاب سے خالی نہوتی اور نباتات وحیوانات کو فنا کردیتی فلہذا حکمت
علیم حکیم نے یہہ تقدیر فرمایا کہ کبھی آفتاب ضیا بار سے صفحۂ زمین کو روشن وضیابار کرکے
تاکہ ہر ذی روح اپنا اپنا انصرام کار کرے اور کبھی غروب آفتاب سے تیرہ وتار فرمایا
تاکہ ہر جاندار براحت تمام وآسائش وآرام کچھہ عرصہ تک سکون وقرار کرے پس خیال
کرو کہ لیل ونہار ظلمت وانوار ہرچند گر متضاد ہیں لیکن واسطے انتظام عالم موجودات
کے دونوں درکار ہیں جسطرح جیسے صاحبان خانہ کبھی کاروبار خانہ کے واسطے شمع
وچراغ جلاتے ہیں اور کبھی فارغ البال ہوکر گل کردیتے ہیں پس خالق قدیر نے
یہہ تدبیر واسطے انتظام انام اور راحت وآرام خاص وعام کے مقدر فرمائی۔

اسرار حکمت ۶۷ - در فصول اربعہ

فکر کراے مفضل کہ بسبب بلندی وپستی وتبدیل مقامات آفتاب کے فصول اربعہ
ظاہر ہوتے ہیں یعنے بہار وسرما وگرما وبرسات چنانچہ سرما میں حرارت جانب
باطن درختان ونباتات پنہان رہتی ہے اور مادہ ہاے تولید میوہ جات پیدا ہوتی ہیں

اور ہوا میں کثافت ہوتی ہے اور پیدایش ابر و باران کی قابلیت ہوتی ہے اور ابدان حیوانات کو استحکام و قوت ہوتی ہے اور فصل بہار میں مواد متولد شدہ کو حرکت ہوتی ہے اور شگوفہ و گل کی پیدایش بکثرت ہوتی ہے اور حیوانات کو جانب مادہ رغبت ہوتی ہے جس سے وفور نسل اور بقاے نوعیت ہوتی ہے تابستان میں نضج اثمار و غوا کہات و میوہ جات اور تحلیل رطوبات فضلیہ اخلاط فاسدہ حیوانات اور تخفیف رطوبات اراضی و زراعات ہوتی ہے تاکہ تعمیر عمارات و دیگر اعمال متعلقہ اراضیات بآسانی ہو سکے اور فصل برسات میں ہوا صاف اور مطلع شفاف ہوتا ہے اور زمین بارش سے سیراب اور ابدان حیوانات و نباتات شاداب ہوتے ہیں اکثر امراض سے صحت ہوتی ہے حرارت میں قلت ہوتی ہے اگر مصالح فصول تمام و کمال بیان کیا جاوے تو بہت طول ہو جاوے۔

اسرار حکمت ۶۹ در بیان بروج آفتاب

اب غور کر کہ کس طرح سے آفتاب اپنے بروج دوازدہ گانہ میں گردش کرتا ہے یعنی حمل بعدہ ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت پس بعد ختم حرکت بروج دوازدہ گانہ کے ایک دورہ سال شمسی تمام ہوتا ہے چنانچہ اول حمل جب دوبارہ آفتاب پہنچتا ہے تو ایک سال ختم ہو کر دوسرا سال شروع ہوتا ہے اور اسی حرکت آفتاب کی اندر چاروں فصل ہوتی ہیں اور انہیں فصلوں میں جملہ میوہ جات و فواکہ و حبوب و غلہ و شگوفہ و گل و اشجار و نباتات جملہ اقسام کے پیدا ہو کر سب انتظام ضروریات و احتیاج مخلوقات کا بوجہ شایستہ تکمیل پاتا ہے اور حساب سال سے حساب زمانہ ہائے پیدائش عالم و پیدائش مخلوقات و عمرہاے بنی آدم و وفات

معاہدات ومناکحات ومعاملات واجارات وغیرہ منضبط کیا جاتا ہے پس خیال کر
کہ اگر ایک مقام پر آفتاب رہتا تو اکثر مقامات اوسکے نور وفیض سے محروم رہجاتے
اور عمارات رفیعہ وجبال منیعہ اور سقف ہاے عامہ حائل ہوتے اور چونکہ فیض انوار
اوسکا عام اور نفع اوسکا تمام فرمایا ہے اسواسطے مقدر فرمایا ہے کہ صبحکو مشرق سے
طلوع کرے اور ہر چند مقابل کو اپنے سطح سے فیضیاب کرتا ہوا جانب مغرب غروب کرے در مقامات
مختلف الاوضاع کو اپنے فیض سے کامیاب کرے پس کیا منعم حقیقی ہے کہ آفتاب اوسکی قدرت
کے سامنے ایک ذرہ مخلوق ہے جس سے تمامی جمادات ونباتات وحیوانات کو نفع تمام بخشتا ہے
اور اگر ایکسال یا کمتر ایک سال سے اپنے اوضاع وحرکات سے تخلف کرے یا نہ نکلے تمامی احوال
عالم کو فساد وتعطل اور دوام بقا وثبات اور نظام جمادات ونباتات وحیوانات مین تخلل وتزلزل
ہو جاوے پس خیال کر کہ کیسے کیسے امور جلیلہ ومہام عظیم اوس حکیم علیم نے بطور مجاری عادات
و بطور عموم حالات اور وفور اصلاحات اور مرور اوقات کے جاری فرماے ہین کہ انسان
وحیوان کو بجز اوسکے کوئی چارہ کار اور سواے اوس اوقات وحالات وکیفیات وحوادثات
و فصول وادوار روزگار ومجاری حالات لیل ونہار کے اور کچھہ درکار نہین ہے۔

اسرار حکمت ۶۹ - در نور ماہتاب

غور کر کہ ماہتاب ایک دلیل وجود جناب رب الارباب ہے جس سے عامۃ الناس حساب
ماہ ہاے قمرے کرتے ہین لیکن سال شمسی سے حساب اوسکا موافق نہین ہے اسواسطیکہ
سال قمرے بین چارون فصل پوری تمام نہین ہوتی ہین اور اسیوجہہ سے سال قمرے
وسال شمسی بین اختلاف ہوتا ہے لیکن ماہہاے قمری ومانند ماہ مبارک رمضان کے
کبھی سرمیین کبھی گرمی بین واقع ہوتا ہے (مترجم کہتا ہے یہان حکمت شارع علیہ السلام

لایق صلوات اللہ ہے کہ شرع شریف جناب نبوت مآب مین حساب ماہ قمری اسواسطے اختیار کیا گیا کہ ماہ رمضان و محرم و عید ہاے ایام و دیگر اوقات عبادت و حسنات و طاعات جناب خالق البریات باوقات مختلف ادا کیجاوے اور کوئی زمانہ و کوئی فصل خالی اس ... کو لذت عبادت سے ملذذ و متنعم حاصل نہوی چنانچہ غالباً بارہ برس مین دورہ ختم ہو کر ہر فصل مین عبادت جناب احدیت ادا ہو جاتی ہے مثلاً ماہ رمضان ایک سال اگر جسمیہ بیساکھ مین واقع ہوا تو رفتہ رفتہ ہر فصل مین گذر کر بعد بارہ برس کے پھر اوسی فصل مین آویگا اسیطرح سے عید فطر و عید قربان و عید مباہلہ و عید غدیر و عاشورہ و دیگر اوقات فضیلت و مصیبت و طاعت وغیرہ بتدریج ہر فصل و ہر زمانہ مین واقع ہونگے پس اگر سال شمسی کا حساب لیا جاتا تو جس فصل مین جو عید یا ایام عبادت مقرر ہوتے اوس فصل سے تجاوز نہوتا اور یہہ برکت کہان ممکن ہوتی کہ جسطرح انسان پر واجب ہے کہ انسان اپنی اوقات شبانہ روزی سے تہوڑا وقت اور اپنے قوا ے جسمانی سے تہوڑی قوت شکر و عبادت جناب احدیت مین صرف کرے اوسیطرح سے تہوڑی سے ہر فصل اپنی عبادت و شکریہ جناب احدیت مین صرف کرے۔

تتمہ اسرار حکمت ۶۹

بعد اوسکے حضرت نے فرمایا کہ غور کرے مفضل جلوہ ماہتاب عالم تاب مین کہ جناب رب الارباب نے سویدا ے ظلمت شب دیجور مین اوسکو چراغ پر نور بنایا اور جبکہ حکمت جناب احدیت مقتضی اسکی ہوئی کہ شب کو سردی و خنکی ہو اور آرام و آسایش حیوان و انسان ہو وہان بہی مصلحت ہوئی کہ کبھی کبھی روشنی کیجاوے نہ ایسی روشنی کہ جسطرح سے دنکو شدت ضیا سے بالکل نورانی اور حدت نور سے بالکل گرم و شعشعانی ہوجاتا ہے بلکہ نور ماہ تابان سے نور افشانی کیجاوے اور سردی و خنکی کے ساتھہ ایک کیفیت نورانی دیجاوے اور مصلحت

تنویر و تجلی بہہ ہے کہ اگر ہمیشہ ظلمت شب ہوا کرتی تو بسبب تاریکی شب کی بہت حرج کار ہوتا خصوصاً بعض اوقات بسبب شدت گرمی کی ونکو کام نہین کر سکتی یا کبھی ذنکو تکمیل کار نہین کر سکتی تو قلبہ رانی و تخم ریزی و خشت سازی و چوب تراشی وغیرہ یا مسافرت و امور و دیگر کار بار ضروری کر سکین لیکن ہر شب کو نورانی نہین فرمایا بلکہ کبھی تاریکی کبھی روشنی کبھی اول شب کبھی وسط شب کبھی آخر شب کو روشن فرمایا کبھی صورت ہلال کبھی ماہتاب کبھی محاق کبھی تحت الشعاع سے اوسکی نور کو مختلف فرمایا تاکہ وہ مصلحت آرام و آسائش و قرار و سکون جو وجود ظلمت شب سے ملحوظ ہے اوسمین فتور یا نقصان و قصور نہونے پاوے اور کسوف و خسوف خورشید و ماہ تابان اور نور کی زیادتی و نقصان مین ایک دلیل نمایان ہے کہ ایزد منان ہر شی پر قادر و توانا ہے جس چیز کو چاہتا ہے نورانی و شعشانی کرتا ہے اور جب چاہتا ہے اوسی چیز کو تاریک و ظلمانی کر دیتا ہے پس لایق ستایش و سپاس ہے حکمت جناب رب الارباب جس کا ہر کام بالا مال صدق و صورت مشحون حکمت ہای بے حساب ہے

اسرار حکمت در بیان ستارہ ہای آسمان

غور کرا ے مفضل کہ کسطرح سے ستارگان ضیا بار بعض ثابت و بیقرار اور بعض متحرک و سیار ہین اور حرکت و سیر اونکی مختلف ہے ایک حرکت عام ہے جو شبانروز مین بسبب حرکت فلک کے مشرق سے جانب مغرب کرتے ہین اور دوسرے حرکت ذاتی و خاص ہے جو مغرب سے جانب مشرق کرتے ہین جسطرح سے حرکت مور چہ جانب چپ و حرکت آسیا جانب راست تصور کیجاوے پس مور چہ کیواسطے دو حرکت موجب ہین ایک بالارادہ دوسرے بالجبر اب اس مقام پر سوال ہے حکمای دہریان سے جو کہتے ہین کہ حرکت کواکب بالطبع ہے تو کسواسطے سب ستارہ ہای درخشان کو ایک طرز خاص پر و ایک

عنوان خاص پر حرکت نہین کسواسطے سب کو ایک ایک برج سے دوسرے برج مین انتقال
نہین کرتے کسواسطے یکبارگی حرکت یا ایک ساتھہ سکون نہین کرتے اور کسواسطے ایک مقدار
معین اور ایک انداز معین نہین ہے اور جبکہ ہر ایک کی مقدار معین کا جدا اور سیر و سکون جدا اور
مقدار نور و ضیا جدا اور انداز وضع جدا ہے اور جو کچھہ خالق قدیر نے براۃ تدبیر ایک ستارہ کیواسطے
مقرر و مقدر فرمایا ہے اوس سے تجاوز نہین ہوتا چنانچہ بعض کواکب متحرک ہین بعض ثابت
ہین بعض طلوع کرتے ہین بعض غروب کرتے ہین بعضون کو اوج ہے بعضون کو ہبوط کوئی
بہت روشن ہے کوئی کمتر روشن ہے مقادیر و کیفیات ہر واحد مختلف ہے اور یہہ تغیرات
و اختلافات و حرکات و اوضاع اسواسطے عطا کئے گئے کہ اونسے حوادث و علامات روزگار
و آثار سوانح فلک دوار کا استدلال ہوسکے منجملہ اوسکے علم نجوم ہے جو مخصوص انبیا و مرسلین
و اوصیای طاہرین ہے جس سے حوادث آیندہ کا استنباط فرماتے ہین چنانچہ ارباب نجوم مقارنہ
و مقابلہ آفتاب و حرکت کواکب و بروج اور تثلیث و تربیع و تسدیس کواکب سے استدلال کرتے آئے ہین
اور مسافرین دریا و صحرا شناخت راہ و مقدار شب وغیرہ بسبب ستارہ ہاے آسمانی کی کرتے آئے ہین
اور تغیرات فصول اربعہ و تکونات نباتات و معدنیات وغیرہ دریافت کرتے ہین پس اگر
حرکت جملہ کواکب نہوتے یا ایک طور پر ہوتے تو یہہ سب مصالح مفقود اور طریقہ تعلم و تعلم
مسدود ہوجاتا معہذا اگر سب ستارونکا حال ایک عنوان پر ہوتا تو قول ملاحدہ دہریہ کے
زیادہ تر موافق ہوتا کہ سب کا وجود بالطبع اور اوضاع و حرکات بالطبع ہے فلہذا اب قول اونکا
وجوہ مذکورہ سے از خود باطل اور درجۂ قبول سے عاطل ہے اور وجود حضرت صانع علیم مدبر
حکیم ثابت ہے۔

اسرار حکمت ۷۰ در بیان طلوع و افول بعض ستارگان

غور کرا ے مفضل کہ بعض کواکب کو اند رسال کے طلوع واحوال اور بعض کواکب کو بعض اوقات
ظہور و خمول ہوجاتا ہے مانند ثریا و جوزا و شعرا و سہیل کے اور اگر یہہ اختلاف نہوتا تغیرات
فصول و دریافت احوال دشوار ہوتا چنانچہ ظہور و کمون بعض کواکب دلیل ظہور فصول
واحوال مختلفہ ہے اور بعض سے نضج اثمار و میوہ جات اور اوقات مسافرت و تغیرات
فصول کا استدلال کیا جاتا ہے بعض کواکب کبھی پنہان کبھی نمودار ہین اور بعض کواکب
ہمیشہ نمودار و آشکار ہین مانند بنات النعش و جدی و فرقدان و قطب شمالی سے جسکے سبب سے
شناخت سمت قبلہ و جہات اربعہ و راہ ہاے صحرا و دریا کرتے ہین اور بہر ظہور و کمون کواکب
ہین علامات اوقات زراعات و نصب درختان میوہ جات اور اوقات سفر دریا و صحرا اور زمانہ
بارش باران و ہواے تند ظہور سرما و گرما و دیگر علامات حوادث روزگار ہین کہ جو تنجاوز
از حد شمار ہین اور انوار کواکب ضیا بار مین مصلحت ہاے بیشمار ہین کہ بسبب اوسکے
سفر ہاے صحرا و کوہسار اور عبور سفینہ ہاے دریاے ذخار مین انتفاع ظاہری حاصل ہے
اور علاوہ اسکے حرکات کواکب اسقدر سرعت سے ہے کہ اوس سے زیادہ تر سرعت
متصور نہین ہے پس اگر ستارگان آسمان ہمسے قریب تر ہوتے تو نگاہ ہماری اوسکے
مشاہدہ سے متحیر ہوتی اور وفور شعشعۂ ضیا سے نور بینائی زائل ہوجاتا چنانچہ مشاہدۂ
برق تابندہ و صاعقۂ درخشندہ سے بصارت کو خیرگی حاصل اور کبھی بینائی زائل ہوجاتی
ہے اور اسیطرح جیسے اگر ایک مکان تاریک مین شمع و چراغ جلا کر گرداگرد حرکت دین تو ناظرین
اوسکے معاینہ سے متحیر اور ادراک سرعت سیر سے متحیر ہوجاوین پس لایق ستایش قدرت
پروردگار قدیر حکمت قدیر خبیر ہے جسنے نور مناسب اونکو عطا کیا سرعت سیر بھی بخشنے
اور دیدہ ہاے انسانی کو بھی مضرت سے محفوظ رکھا اور یہہ جو جو مصلحتین اور حکمتین منظور نہین

اونکا بہی حصہ فرمایا آفتاب و ماہتاب کو زیادہ تر نورانی کیا جس سے نور کواکب خیرہ ہوجاتا ہی لیکن اوسکا نفع جداگانہ مقرر فرمایا اور پہر شب کو تاریک فرمایا جسکے ضرورت بیشمار تہی لیکن پہر اوسکو نور کواکب تابانسے کسیقدر روشنی بخشی تاکہ امور ضروریہ مسافرت و دیگر صناعت کا بالکل انسداد نہو جاوے۔

اسرار حکمت ۲ در بیان حرکت فلک

آب خیال کرکہ فلک دوار معہ ستارہ ہاے ضیابار کسطرح سے شبانروز گرد اگرد زمین گردش کرتا ہے اور اپنی حرکت مستقل مستحکم سے تجاوز نہین کرتا ہے جس سے انتظام فصول اربعہ و ترتیب حیوانات و نباتات ہوتا ہے پس بدون ارادہ و شعور کے ایسے امور کو کیونکر ظہور ہو سکتا ہے اور اگر کوئی شخص بیان کرے کہ یہہ سب بدون مشیت و تقدیر صانع خبیر کے اتفاقاً ظہور پذیر ہے تو اوس سے سوال تعجب انگیز و استفسار حیرت آمیز یہہ ہے کہ جس باغچین نباتات و اشجار اور انواع فواکہ و اثمار اور اقسام ریاحین دار بار پہیلا اور پہلے ہون اور کوئی دولاب مع سامان شائستہ موافق حکمت کے بنایا ہو جس سے باغ کی آبیاری کیجاتی ہو تو کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ نونہالان دلکش و چمنستان فرحت بخش خود بخود آراستہ ہو گیا ہے اور خود بخود حرکت دولاب نے اور خود بخود آبپاشی ہو کر تمام خیابان چمن پیراستہ گلشن خود بخود اماشے تمام گلشن پیراستہ ہو گیا ہے پس اگر کوئی شخص حرکت دولاب و سامان اوسکا موافق حکمت و صواب دیکہے اور عجیب مصلحت و طرز مناسب اوس باغ کے سیرابی دیکہہ مسعہد ایہہ قول فضول کہے کہ کوئی مدبر نہین ہے تو اوسکو مجنون و دیوانہ و دراز فہم عاقلانہ کہینگے اور ہرگاہ اس امر کو عقل عاقل باور نہین کرسکتے تو آراستگی کواکب و حرکات افلاک و پیراستگی کائنات کرہ خاک کو بدون مدبر کامل کے کیونکر باور کر سکتی ہے چنانچہ

حرکت افلاک وکواکب نور افشان ایک حرکت دولاب عظیم الشان ہے جسکے منافع وفوائد کے احصا مین عقل انسان حیران وسرگردان ہے معہذا اگر افلاک مین کوئی شکست وریخت اورضرورت اصلاح وترمیم ہوتے تو کوئی شخص اوسکا سرانجام نکرسکتا پس کیا صانع حکیم ہے کہ جسکے صنعت محتاج اصلاح ودرست نہین ہے اور جو حکمت ہے او سکے کوئی حکمت نہین ہے۔

اسرار حکمت ۳۷ دربیان مقدار لیل ونہار

غور کر اے مفضل کہ خداوند کردگار نے مقدار لیل ونہار کسطرحسے بطور مناسب واندازہ مناسب تقدیر فرمائے ہے جو اکثر بلد معمورہ مین پندرہ ساعت سے دنکو تجاوز نہین ہوتا پس اگر سو یا دوسو ساعت تک دنکی مقدار ہوتے تو بردی زمین حیوانات ونباتات کو آرام وقرار نہوتا اور حیوانات ہروقت چرا کرتے انسان کسیوقت کاروبار سے فرصت نہ پاتے بلکہ کثرت تمازت آفتاب سے نباتات واشجار خشک ہوجاتے حیوان وانسان ہلاک ہوجاتے اور اسیطرحسے اسقدر طولانی شب ہوتی تو انسان وحیوان طلب معیشت سے محروم ہوجاتے اور نباتات بسبب سردی وبرف کے جل جاتے۔

قول مترجم

واضح ہو کہ جس مقام پر زیادہ آبادی ہے وہان پندرہ ساعت تک طول نہار ہے اور جہان کہیں عرض زیادہ ہے وہان آبادی کمتر ہے چنانچہ سولہ سولہ سولہ ساعت تک بلکہ اوس سے زیادہ اقلیم ہفتم مین دن ہوتا ہے مگر عمرانات قلیل ہین اور بعد اوسکے پھر وہ

عرض انات نہیں ہے تا اینکہ ایک مقام پر چھہ مہینہ کا دن اور چھہ مہینہ کی رات ہوتی ہے
پس ایک دن و ایک رات ایک سال کا ہے لیکن ذنکو بسبب تمازت آفتاب اور شبکو
بسبب برف باریکی وظلمت و تاریکی کے نباتات وحیوان و انسان کا وجود نہیں
ہے اس مقام پر مجکو یہہ مسئلہ یاد آیا کہ ایک پادری نے جناب قدسی ماب والدی
ماجدی سلطان العلما مجتہد العصر مغفور نور اللہ ضریحہ سے پوچھا تہا کہ اہل اسلام کا
یہہ دعوی ہے کہ شریعت محمدی ناسخ کل ادیان ہے اور کل اقوام پر اور کل ازمنہ مین
جاری و نافذ ہے پس اداے نماز و روزہ بمقام عرض تسعین جہان چھہ مہینہ دن
چھہ مہینہ رات ہوتی ہے کیونکر ممکن ہے بجواب اوسکے جناب مغفور نے علاوہ دیگر
جوابات کے یہہ فرمایا تہا کہ یہہ شریعت واسطے بنی آدم کے ہے لیکن جہان
وجود انسان وحیوان نہیں اور تعیش انسانی ممکن نہیں ہے وہان شریعت
کا جاری ہونا ضرور نہیں ہے۔

اسرار حکمت بیچ بیان سرما و گرما

غور کرا سے مفضل سرما و گرما مین کہ کس حکمت کے ساتھہ ایام سرما و ایام گرما
منقسم ہین کہ تمامی سال مین بے زیادتی و نقصان کے اعتدال کے ساتھہ بسر اوقات
ہوتی ہے چنانچہ چار فصل مقرر ہین اگر یہہ فصل نہ ہوتی تو اصلاح ابدان انسانی
وحیوانی اور تکون نباتات ارضی غیر ممکن تہا اب خیال کر کہ کسطرح سے ایام سرما
رفتہ رفتہ بتدریج آتی ہین اور اسیطرح سے آہستہ آہستہ بتدریج جاتی ہین اور اگر دفعتہ
بعد فصل گرما کی فصل سرما داخل ہوتے تو ضرر شدید پیدا ہوتا اور امراض شدید حادث ہوتے

چنانچہ اگر کوئی شخص حمام گرم سے دفعۃً ہوای سرد مین نکل آوے تو مرض سخت مین مبتلا ہوجاوے
فلہذا احباب باری نے واسطے فصل سرما و گرما کے تدریج مقرر فرمائی اور یہہ دلیل متین ہی اس امر کے
کہ ایک خداوند دانا خبیر حکیم باتدبیر ہے جو موافق مصالح بندگان حقیر کے تقدیر فرماتا ہی اور اگر کوئی شخص کہی
کہ یہہ تدریج بسبب حرکت آفتاب کے ہے تو اس سے سوال کر یہہ تدریج و وضع
حرکت آفتاب اسکو کسنے عطا فرمائی ہے آفتاب خود بشعور ہے اور اگر جواب
دیوے کہ یہہ حرکت اور بزرگی آفتاب کی وجہہ سے ہے تو سوال کر کہ یہہ حرکت
یہہ طریقہ یہہ مقدار آفتاب کو کسنے دی ہے تا انیکہ انتہا ہوگا جواب اوسکا کہ
ایک خالق صانع نے اپنی حکمت شاملہ و قدرت کاملہ سے موافق حکمت قانون
مصلحت کے آفتاب کو پیدا کیا اور یہہ مقدار و یہہ نور و یہہ حرکت خاصہ
بحسب مشیت اپنی عنایت فرمائی کیونکہ ترجیح بلا مرجح محال ہے اور تسلسل علل
ممتنع ہے اور صنع کا حکمت پر مشتمل ہونا دلیل قطعی ہے اثبات کی کہ صانع
اس صنعت کا علیم و حکیم ہے پس خیال کر کہ اگر فصل گرما نہوتی تو اکثر حبوب و فواکہ و میوہ جات
کا پیدا ہونا اور پختہ و شیرین و خشک ہونا غیر ممکن تہا جسکا پختہ و شیرین ہونا یا خشک ہونا
واسطے ضرورت انسانی کے لازم تہا اور اسیطرح جیسے اگر سرما نہوتا تو اکثر حبوب
و فواکہ میوہ جات کا تکون نا ممکن تہا معہذا سرما مین عرصہ دراز تک زراعت
و میوہ جات کا قیام رہتا ہے جسمین مصالح بسیار ہین اور گرما مین قیام کمتر ہی
اور ہر ایک فصل مین منافع بیشمار ہین۔

اسرار حکمت ۵ در بیان منافع ہوا

خیال کر اے مفضل کہ ہوا مین کیا کیا منافع بےشمار ظاہر و آشکار ہین چنانچہ اگر چند عرصہ تک
ہوا کو سکون حرکت سے سکون ہو جاوے تو انسان کو کمال اضطراب ہو اور دم بند ہو کر نہایت
بیقرار ہو جاوے اکثر امراض و آزار درد ہاے دل آزار پیدا ہون بیچارون کو اضمحلال
و فساد ہو جاوے میوجات و بقول مین تعفن و فساد پیدا ہو و با و طاعون و دیگر آفات کا ظہور اور نقصان
غلہ و حبوبات و اثمار موفور ہو پس معلوم ہوا کہ چلنا ہوا کا حسن تدبیر ایزد قدیر سے ہی
اب تجکو یہہ بہی معلوم ہو کہ آواز ایک اثر ہے کہ بسبب اصطکاک اجسام کے ہوا مین تموج
پیدا ہوتا ہی اور وہ ہوا اوس اثر کو قوت سامعہ تک پہنچاتی ہے چنانچہ تمام روز
اور کچہہ رات تک معاملات باہمی مین گفتگو کرتے ہین اور فوراً وہ اثر زائل ہو جاتا ہے
پس اگر کلام کا اثر ہوا مین باقی رہتا جیسا کہ کاغذ مین تاثیر تحریر رہتی ہے تو تمام
عالم آواز سے بہر جاتا اور پہر اختلال کلام سے کچہہ سمجہہ مین نہ آتا اور اسبابات کی ضرورت
ہوتی کہ یہہ سب ہوا تبدیل ہو کر دوسرے ہوا بجاے اوسکے مقرر کیجاوے جسطرح سے
تبدیل کاغذ کیجاتی ہے پس ہوا سے دیگر کہانسے پیدا ہوتی اور کیونکر اور کسطرح
تبدیل کیجاتی لہذا خلاق حکیم نے اس ہوا کو کاغذ لطیف پنہان بنایا ہی کہ جس سے
نتیجہ کلام حاصل اور ایک شی دوسرے تک واصل اور پہر بعد رفع ضرورت اثر
اوسکا زائل ہو جاتا ہی اور کوئی نقصان یا خرابی یا کہنگی یا شکستگی ہوا مین نہین
ہوتی بلکہ صاف و خالص ہوا باقی رہجاتی ہی اب خیال کر کہ نسیم ہوا باعث صحت جسمانی
و سبب بقاے زندگانی ہے جسکے استنشاق سے دمبدم ترویح اور لحظہ لحظہ تفریح ہوتی ہے
بسبب اوسکے بوے ہر قسم مشام جان تک آتی ہے اور آواز دور دراز اوسکی ذریعہ
سے سامعہ نواز ہوتی ہے بہ نسبت جسطرف ہوا چلتی ہے اوسیطرف زیادہ تر و جلد تر

بوئے اشیا و آواز ہائے دور دراز پہنچی ہے اور سردی و گرمی بوسیلہ ہوا کے پہنچکر اصلاح ابدان و اشیا کرتی ہے اور اوسیکے سبب سے آندہیان آتی ہین اور اوسیکے ذریعہ سے ابر باران جابجا پہرتا ہے اور آب باران پہنچاتا ہے اور ہوا اوسکو ایک جگہہ جمع کرتی ہے اور ایک جگہہ سے منتقل و پریشان کرتی ہے درختان و نباتات کو ترویج دیتی ہے کشتیونکو جاری کرتی ہے اطعمہ و فواکہ کو لطیف کرتی ہے پانی کو سرد کرتی ہے آگ کو جلاتی ہے چیز ہاے تر کو مانند جامہ تر کے خشک کرتی ہے مجملاً ہوا ذریعہ حیات موجودات اور شگفتگی ریاحین و سرسبزی نباتات و تفریح و ترویج حیوانات و اصلاح اکثر مواد ات سے -

اسرار حکمت ۷۶ در بیان فوائد زمین و سکون زمین

خیال کر اے مفضل کہ خلقت عناصر اربعہ کسطرح سے بقدر احتیاج فرمائی گئی ہے جسمین کوئی نقص و اعتراض نہین ہو سکتا چنانچہ خلقت زمین ساتھہ وسعت کے ہوئی ہے تاکہ مساکن و مزارع و اماکن و چراگاہ و سیرگاہ و مقامات تعیش و آرامگاہ اور نخلستان و چمنستان و منابت اخشاب و احطاب اور معادن جواہرات و منبت عقاقیر وادویات کی گنجائش تمام اور وسعت تام حاصل ہو اور اگر کوئی شخص براہ جہالت یا طریقہ سفاہت اعتراض کرے کہ صحراہاے وسیع و بیابان ہاے فسیح سے کیا فائدہ ہے تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ وہ مسکن وحشیان و چرندگان و درندگان اور چراگاہ شیران و فیلان و اسپان و دیگر جانوران ہے اور اسواسطے ہے کہ انسان ایک قریہ ایک شہر سے دوسرا آباد کرے یا درخت ہاے صحرائی کاٹ کر عمارات و ہیزم سوختنی مین صرف کرے یا جانوران سواری و مویشی کی چراگاہ قرار دیوے یا عمارات و باغستان تجویز کرے اور اگر یہہ وسعت نہوتی

توانسان ہر شہر و ہر قریہ و ہر قصبہ مین گویا ایک قلعہ مین محصور یا حبس مین محبوس ہوتا
کہ زراعت محدود و مکانات محدود و گذرگاہ محدود سے نہ بڑھا سکتا اور خیال کر کہ ہر گاہ
خداوند حکیم نے اس سطح زمین کو قرارگاہ انسان و آرامگاہ حیوان قرار دیا فلہذا اوسکو
ساکن بنایا تاکہ آمد و رفت نشست و برخاست خواب و بیداری شغل صنعت و دستکاری
زراعت و آبیاری باطمینان ہو سکے اور اگر زمین ہمیشہ متحرک و لرزان ہوتی تو ہر شخص
کو اضطرار خوف و فزع سے ہر وقت انتشار ہوتا چنانچہ جسوقت واسطے عرصہ قلیل
کے زلزلہ آجاتا ہے تو انسان و حیوان کا آرام زائل ہوجاتا ہے اور اپنی اپنی
مساکن کو ہر شخص چھوڑ دیتا ہے اور اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ زلزلہ
کیون آتا ہے تو جواب اوسکا یہ ہے کہ زلزلہ و دیگر آیات ارضی و سماوی واسطے
عبرت بندگان گناہگار اور تخفیف و ترہیب بندگان نیکوکار کے ہی تاکہ قدرت
خالق کردگار اور اقتدار پروردگار دیکھکر ارتکاب معاصی سے پرہیز اور افعال شنیعہ
و اعمال ناشائستہ سے گریز کرین اسیطرح سے جو کچھ آفات جسمانی اور مصیبات
روحانی اور عذابات آسمانی وارد ہوتی ہین واسطے اصلاح حالات انسانی اور درستی
احوال دنیاے فانی کے ہی اور اگر دنیا مین عوض اوسکا نہین ملتا تو عقبا مین اوسکا
عوض ملتا ہے کہ کوئی چیز دنیاوی برابر ادنا چیز عقباوی نہین ہوسکتی پس
خیال کر کہ زمین کو بالطبع سرد خشک بنایا ہے اور حجریات بھی سرد و خشک
ہین لیکن فرق یہہ ہے کہ حجریات زیادہ تر خشک ہین پس اگر زمین بھی اسیطرح
خشک ہوتی تو تمام روے زمین پتھر ہوتی اور زراعات و نمو نباتات و نصب
درختان و تعمیر عمارات و چراگاہ حیوانات وغیرہ ناممکن ہوتا پس خشکی زمین بقدر

مناسب فرمائی اور ساتھہ خشکی کے ملائمت و نرمی عطا فرمائی تاکہ خاک زمین سے اعمال ضروریہ وحاجات لابدیہ اور صناعات بدیعہ اور عمارات رفیعہ حاصل ہوسکین اور مھندس جناب ایزد قدیر نے کمال حکمت و نہایت مصلحت سے اسطرحسے تقدیر فرمایا کہ معظم معمورۂ قطب شمالی کو بلند فرمایا اور چونکہ سطح زمین کرویت حقیقی سے متجاوز ہے اسواسطے جانب شمال ہر طرف بہ نسبت جنوبیہ کے بلند ہے اور اکثر دریا مانند دجلہ و فرات جانب شمال سے جانب جنوب جاری ہوتے ہین اور ازبسکہ پانی اندر زمین کے تابع روئے زمین ہے تو اسیواسطے اکثر پانی چشمون و نہرون کا شمال سے جنوب کو بہتا ہے اور اسیطرحسے پانی روے زمین پر بھی اسیطرف بہتا ہے بحسب ضرورت صرف عمارات و زراعات ہوتا ہے باقی دریا مین شامل ہوجاتا ہے۔

اسرار حکمت ۲۷ در بیان بحار و انہار

پس خیال کر کہ جسطرحسے سطح بام کو ایکجانب سے بلند ایکجانب سے پست بناتے ہین تاکہ سب پانی ایک جانب منحدر ہوجاوے اسیطرحسے حکیم مطلق و علیم برحق نے جانب شمال کو بلند اور جانب جنوب کو پست فرمایا ہے اور اگر یہہ حکمت کاملہ مصلحت شاملہ مرعی نفرمائی جاتی تو پانی کو جریان اور دریا و انہار کو سیلان نہوتا اور ایک جگہہ پانی مجتمع و استادہ رہکر خراب بیکار اور ہرطرحکا حرج کار اور انصرام امور ضروریہ دشوار ہوتا اور خیال کر کہ اگر دریا ہاے زمین مین پانی بافراط کثیر بمقدار خطیر نہوتا تو انسان کو نہایت دقت ہوتی اسواسطے کہ انسان کو واسطے استعمال خورد و نوش شبانہ روز کے اور حیوانات و مویشی کے ضرورت ہی اور آبپاشی زراعات و آبیاری باغات و تعمیر عمارات و مکانات کے حاجت ہے اصناف مرغان ہوائی و جانوران

صحرائی و حیوانات دریائی اوس سے منتفع ہوتی ہین اور ہر ذی ارواح کی حیات اور قوت نشو و نماہی نباتات اوس سے متعلق ہے اور اشربہ و اطعمہ گوناگون اوس سے ترتیب پاتے ہین بحالت عطش اوس سے تسکین اور تفریح عظیم پاتے ہین لطافت اغذیہ و حلاوت اشربہ بسبب پانی کے حاصل ہوتی ہے ابدان و اشیا و البسہ وغیرہ پانی سے دہوتے ہین حمام اور حوض مین غسل کر کے کثافت بدنی و کلفت جسمانی دور کرلیتے ہین اور اسیطرح سے منافع بسیار فوائد بشمار ہین کہ وقت ضرورت معلوم ہوتے ہین کیا تجھکو شک ہے کہ پانی کثیر دریا ہاے ذخار قلزم ہاے ناپیدا کنار مین کیون ہے پس خیال کرکہ اوسمین اصناف ماہیان عظیم المقدار اقسام حیوانات آبی کو قیام و قرار ہے جواہرات بے بہا مانند مروارید شاہوار اور مرجان آبدار اور نگینہ ہاے ضیا بار اور عنبر ہاے خوشگوار و دیگر اشیاے کثیر المنفعت ادویۂ عظیم الخاصیت مجربات گرانقیمت پیدا ہوتے ہین سواحل دریا پر اقسام عود و عنبر انواع نباتات خوش بو و خوش منظر ہویدا ہوتے ہین۔ کشتیان جاری ہوتے ہین بلاد بعید سے اشیاے نادرہ اور امتعۂ فاخرہ لاکر تجارت کرتے ہین چین سے عراق مین بصرہ سے کوفہ مین ہند سے عرب مین اسیطرح سے اکثر بلاد بعیدہ سے تحائف و ہدایا و مال ہاے تجارت لاتے ہین اور لیجاتے ہین پس اگر پانی محمل سفینہ و کشتی نہوتا تو بار برداری جانوران سے صرف کثیر اور مصرت کثیر اور زحمت کثیر اور

اندیشۂ کثیر منصور تہا اور بدین سبب راہ تجارت وسبیل منفعت مفقود اور حصول اشیای مقصود ہدایای نفیسہ معدوم اور دستیابی ادویہ واشیاے ضروریہ وصنائع واسباب لابدیہ مفقود ہو جاتا ہے

اسرار حکمت ۹۷ دربیان ہوا و آتش

اب واضح ہو کہ اگر ہوا مین وسعت ولطافت نہوتی تو انسان کیواسطے سانس لینی کی گنجایش اور بسبب کثرت ابخرہ وادخنہ وبوہاے فاسد سے ایک طرح آسایش نہوتی اور ابر وباران وجملہ کائنات آفاق کا انتظام برہم ہو جاتا اور اسیطرح جیسے اگر آگ ہوا مین بسوط مانند نسیم کے مخلوط ہوتی تو تمام عالم کو جلا دیتی لیکن چونکہ احتیاج انسانی طرف آگ کے زیادہ تہا اور ضرورت شبانروزی بیشتر ہے اسواسطے اسکو سنگ وآہن وچوب مین مخزون فرمایا واستعداد وجود وقابلیت آتش کو اونکی اندر مکنون فرمایا تاکہ بقدر حاجت ومقدار ضرورت لیکر فتیلہ وروغن وہیزم کے ذریعہ سے کام مین لاوین اور جسقدر احتیاج ہو اوسکے منافع سے منتفع ہون اور جہانتک ممکن ہو اوسکے مفاسد سے محترز ہون پس اگر مخزون نہوتی اور مثل آب کے منبع سے جاری یا مثل دریا کے ساری یا مثل ہوا کے منتشر اور آفاق عالم مین محیط ومنبسط ہوتی تو فرط حرارت سے کائنات کو ہلاک اور شعلہ سوزان سے جلا کر خاک کر دیتی اور اگر درون آہن وسنگ وچوب مین استعداد وجود نہوتا تو ہمیشہ حفاظت فتیلہ وچراغ دشوار ہوتے اسخیال کر کہ منافع آتش کو مخصوص انسان فرمایا اور بدین غرض اوسکو کفدست وانگشت واسطے استعمال آتش کے عطا فرمائے لیکن بہایم وحیوانات کو کچہہ کام نہین ہے تو اونکو یہ آلات بہی نہین دیے کیونکہ ماکولات مین اونکو احتیاج

آتش نہین اور جلد پر و بال اونکو حفاظت سرما و گرما کی بقدر کافی دیتے گئی اور
محنت و مشقت و جست و خیز و رفتار و پرواز اور صبر و تحمل اونکو عطا فرمایا اور
منجملہ فوائد آتش کے ایک فائدہ یہہ بھی ہے کہ اوس سے شب ہاے تاریک روشنی
کیجاوے چنانچہ شمع و چراغ مین انسان کیواسطے فوائد عظیمہ منافع جسیمہ ہین بدون
اوسکے شبکو کتابت و خیاطت و انواع دستکاری و اقسام صنعت اور تزئین محافل
و ترتیب مجالس و آرائش امکنہ و عمارت و ضروریات معالجات و مداوات نا ممکن
ہوتا پس اگر شبکو روشنی شمع و چراغ نہوتی تو انسان گویا زندہ درگور اور جملہ
حالات شب مین کور تہا پس فوائد و منافع آتش قابل احصا و لایق استقصا
نہین ہین چنانچہ اوس سے پخت طعام کرتے ہین جامہ خشک کرتے ہین بدن گرم کرتے
ہین و دیگر اشیا کی دستکاری جلاکر یا گرم کرکے کرتے ہین۔

اسرار حکمت وہ و بیان ابر و ہوا

آرے ہے متصل غور کرو کبھی آفاق کو ابر تیرہ سے غلیظ و کثیف اور کبھی زوال ابر
سے عالم کو صاف و لطیف فرمایا کیونکہ دونون حالتین واسطے انسان کے
ضرور ہین چنانچہ اگر ہمیشہ ابر و باران رہتا تو ہوا سرد و فاسد ہوجاتی اشیا مین
تعفن پیدا ہوتا بدن سست رہتا انواع بیماری پیدا ہوتی راہین خراب ہوجاتین
عبور و مرور انکو دشوار ہوجاتا اور اگر ہمیشہ آفاق عالم صاف رہتا تو زمین
خشک ہوجاتی نباتات و اشجار جل جاتے چشمہ و انہار باقی نہ رہتے ہوا مین گرمی
و خشکی ہوجاتی انواع امراض گرم و خشک حادث ہوتی اسواسطے حق سبحانہ تعالی
نے کبھی اسطرح کیا کبھی اوسطرح کیا تاکہ ایک دوسرے کی اصلاح کرے اور سب اشیا

تصلاح و استقامت درست رہین لیکن اگر کوئی شخص یہہ اعتراض کرے کہ کسی
چیز مین مضرت نہوتی تو ضرورت اصلاح نہ رہتی جواب اوسکا یہہ ہے کہ مناسب
حال انسانی یہہ ہے کہ کبھی اوسکو مضرت و الم مصیبت و غم لاحق ہوتا کہ معاصی و آثام
سے پرہیز اور شر و فساد سے گریز کرے چنانچہ حالت امراض جسمانی مین ضرورت
استعمال ادویۂ تلخ و ناگوار واسطے اصلاح حال کے لازم ہوتا ہے اور حالت شر و طغیان
روحانیہ مین واسطے اصلاح روح کے بسبب حدوث آفات و آلام روحانی کے اکثر فتنہ
و فساد نفسانی سے باز رہتا ہے اور دفع اسقام جسمانی اور آلام روحانی کیواسطے
مصروف دوا و دعا مشغول امور خیرات و جویای نیکی ہاے دنیا و عقبے ہوتا ہے
تمثیل غور کر اے مفضل کہ اگر کوئی بادشاہ اپنی رعیت پر تقسیم مال و دولت
اور بخشش نعمت کرے تو کسقدر اوسکی ثناخوانی اور شکرگذاری اور نیکنامی بیجا لاتے
اب خیال کر کہ حق سبحانہ تعالے اپنے اعاظم جود و نوال اور مکارم احسان و
افضال سے جو بارش باران سے معمورۂ روئے زمین کو سیراب اور سطح کرۂ گیتی کو
انواع ریاحین و اثمار و حبوب و اشجار و جریان چشمہ و انہار سے سبز و شاداب
فرماتا ہے اور بسبب اوسکے نعمتہاے گوناگون اور سبزہ و گلہاے بوقلمون
انواع اشجار و نباتات و اقسام فواکہ و غلہ ہاے بے نہایات سے ہر انسان
و حیوان کو کامیاب فرماتا ہے مقابل اسکے کوئی بخشش سیم و زر یا عطاے لعل و گوہر
کچھ وقعت نہین رکھتی حالانکہ انسان قدر نعمت باران سے غافل اور فوائد
عظیمہ سے جاہل اور شکر منعم حقیقی سے متساہل ہے اور اگر با قتضاے مصلحت
ربانی و حکمت یزدانی بارش مین تاخیر ہوتی ہے تو انسان غافل کسقدر آتش غیظ

وغضب سے افروختہ اور سوزش رنج وملالت سے دل سوختہ ہوجاتا ہے اور اوسکے سبب نعمہا
الٰہی اور عطایاے شبان روزی کو فراموش کرکے کفران نعمت اور گستاخانہ سرزنش
وملامت کرتا ہے حالانکہ اگر کوئی منعم کسیوقت از روی مصلحت کے احسان وانعام سے باز رہے
تو ہمکو کیا استحقاق ہے کہ بزردستی اوسکے انعام کے طلبگار اور غیظ وغضب کیساتھہ اوس
احسان کے خواستگار ہوں حالانکہ یہہ تصور کرنا چاہئے کہ جسنے اوس نعمت عظیم کو از خود ہمکو
عطا فرمایا اور جسنے اوس نعمت میں فوائد عظیمہ اور منافع عمیمہ وجسیمہ ظاہر فرمائے ہیں
اوسکو کیا نہیں معلوم ہی کہ اس تاخیر انعام واحسان میں کیا فائدہ اور کیا نقصان
ہے بس یقین کرنا چاہیے کہ جو منعم اوسکے فوائد سے واقف ہی وہ اس مصلحت تاخیر کا
بھی عارف ہی اور صلاح دنیا وعقبا بھی اسمیں ہے مگر انسان کی ناشکری وبے صبری
کے سبب سے کفران نعمت ہاے جمیل اور فقدان ثوابہاے جلیل ہوتا ہے اور ایک
لذت حقیر کیواسطے نقصان کثیر اور نفع عاجل کیواسطے ثواب آجل زائل ہوتا ہے۔

اسرار حکمت ۹۰ دربیان نزول باران

خیال کر کہ حکیم قدیر نے کس حکمت وتدبیر سے نزول باران مقدر فرمایا ہے کہ ابر ہوا
پر جاری ہوتا ہی اور بالاے آفاق عالم سے پانی برساتا ہے تاکہ ہر مقام پست وبلند اور
نشیب وفراز سیراب ہوجاوے اور اگر ایک سمت سے یہہ گراتا تو سب کوہسار وصحرا ونشیب وفراز
میں کو محیط نہوتا اور اگر کثرت سے جاری ہوتا تو سب غرق ہوجاتا اور جو منفعت کہ بارش سے
ہوتی سبے وہ منفعت نہوتی اور جو نشو ونماء نباتات بارش سے ہوتی ہے اور بتدریج
آبیاری ہوکر فواکہ واثمار وازہار کا ظہور ہوتا ہے وہ کیفیت اجرای آبشار وانہار سے نہیں ہوتی
تھا اور اوسکے آبپاشی میں انواع مشقت وزحمت اور تنازعات ومناسبت درمیان اہل

مملکت ورغبت ہوتی ہے اور ضعفا کو اقویا محروم کرتے ہین پس بہتر اس مصلحت
نہین ہی کہ اوپر سے بارش کیجاوے اور سب دشت و کوہسار صحرا و سبزہ زار
اور تمامی چراگاہ حیوانات حدائق و زراعات اشجار عظیم و نباتات خفیفہ و ہر خس و خاشاک
نشیب و فراز عالم خاک سیراب ہوجاوے اور اسطرح سے نزول باران مقدر فرمایا
کہ قطرہ قطرہ ہو کر زمین پر گرے تاکہ برگ و بار اشجار یا در اوراق ریاحین و ازہار
اور قعر زمین و سطح سبزہ زار مین غواصی کرکے ہر برگ و بیخ کو شاداب کرے اور رگہا
نازک حبوب و غلہ و شاخسار گل و لالہ کو مضرت نہ پہونچاوے پس اگر مثل سیل کے
یکبارگی پانی گرتا تو زراعات و درختان نازک کو ضرر پہنچتا اور زمین مین جابجا
نشیب ہوجاتا جسطرح سے پرنالہ سے زمین و درخت کو نقصان ہوتا ہے اسواسطے مقدر
فرمایا کہ بتدریج و تاخیر قطرہ قطرہ ترشح کرے باطن زمین کو سیراب کرے زراعات و نباتات
کا نشو و نما کرے فصل استادہ کو مضرت نہ پہنچاوے اور بارش باران مین بہت
مصالح ہین کہ ابدان و اجسام کو ملائم و نرم کرتا ہے اور ہوا کو صاف کرتا ہے آفاق عالم
کو شفاف کرتا ہے اور امراض و وبا و طاعون و امراض عفونت آب و ہوا کو زائل کرتا ہے
اور آفات و امراض زراعات و درختان کو منعدم کرتا ہے اگر کوئی شخص اعتراض کرے
کہ بعض اوقات کثرت بارش سے نقصان اور حدوث امراض و آفات ہوتا ہے
جواب اوسکا یہ ہی کہ جسطرح سے مصلحت جناب باری فوائد و منافع باران مین ہے
اوسیطرح سے نقصان و آفات پہنچانی مین ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالے قرآن شریف مین
فرماتا ہے **ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال
والانفس والثمرات** یعنے ہم تمکو بلا خوف و گرسنگی اور نقصان مال و فرزندان

مین مبتلا کرین گے۔

اسرار حکمت ۸۱ دربیان کوہسار

فکر کر اے مفضل کہ کوہسار عظیم المقدار کس طرح سے خاک و سنگ سے بلند و استوار مین جاہلان غافل کو یہہ گمان باطل ہے کہ زیادتی خلقت زمین اور ایک امر فضول بے تمکین ہی حالانکہ یہہ خطای صریح اور کج فہمی پر تفضیح ہی اسواسطے کہ اوسکے منافع عظیم فوائد جسیم موجود ہین چنانچہ اکثر اوقات اوسپر نزول ثوارق و ہبوط صواعق ہوتا ہی جس سے اور اماکن محفوظ رہتے ہین اور سال بھر مین اکثر لوگ بقدر حاجت سنگ لیکر منتفع ہوتے ہین اور اکثر چشمہ وانہار اوس سے جاری ہوتی ہین اور اکثر نباتات وعقاقیر وادویہ اوسپر پیدا ہوتے ہین اور اکثر جانوران درندہ و وحشیان صحرا اوسکے غار مین مقیم رہتے ہین اور اکثر حصنہاے متین وقلعہای مستحکم واسطے حفظ ارباب عناد و اہل فساد کے بنائے جاتے ہین اور اکثر اوقات سنگہای مختلفہ کو تعمیر عمارات و دیگر صناعات وآلات وادوات مین استعمال کرتے ہین اور اکثر جواہر وفلزات اوس سے حاصل ہوتے ہین اور منافع دیگر ہین کہ سوا خالق جبال حکیم ذوالجلال کے ہر شخص اوس سے واقف احوال نہین ہو سکتا ہی۔

اسرار حکمت ۸۲ دربیان معادن جواہر

تفکر کر اے مفضل معادن جواہر و فلزات مین کہ حکیم علیم نے کیا کیا اشیای کثیر المنفعت پیدا فرمائے ہین مانند گچ اور چونہ اور ہرتال اور مردار سنگ اور سنگ سرمہ اور پارہ اور جست اور قلعی اور سیسہ اور لوہا اور فولاد اور نقرہ و طلاو یاقوت و زبرجد و زمرد والماس وانواع حجریات کے اور کیا کیا چیزین جاری فرمائی ہین مثل قیر اور مومیائی اور گندھک اور نفط وغیرہ کے بس خیال کر کہ کس کس کام اور کس کس امر مین اونکا استعمال کیا جاتا ہے اور کیا کیا فوائد عظیمہ اور منافع جسیمہ اونمین موجود ہین ارباب عقل و دانش

پر مخفی نہین رہ سکتا کہ یہہ سب اشیا صانع علیم نے واسطے رفع ضروریات انسان کے
بنائی ہین لیکن باوصف اسکے پھر اسقدر افراط و تفریط اونکی رفع ضروریات مین نہین
فرمائی جس سے انتظام عالم برہم ہوجاوے چنانچہ طلا و نقرہ کو بافراط ارزان نفرمایا
اور علم کیمیا کو انسان سے مخفی فرمایا کیونکہ اگر طلا و نقرہ معادن سے یا علم کیمیا سے بکثرت اور
باسانی حاصل ہوتا تو قدر اوسکی جاتی رہتی اور خرید و فروخت اشیا اور معاملات دنیا کے
سبیل باقی نرہتی اور خراج سلطنت و سامان حکومت و خزینہ اہل ثروت و دفینہ ارباب حکمت
و مصارف ریاست و حکومت اور ذخیرہ معاش اولاد اور وظیفہ معاش اعقاب و احفاد و دیگر
مصالح عباد مفقود ہوجاتا پس صنعت برنج و قلعی و شیشہ وغیرہ مین انسانکو ممنوع نہین فرمایا
اور جن چیزون کی صنعت مین مضرت ہے اوس سے محروم فرمایا ہے اور اگر تلاش معادن جواہرات
مین بہت کوشش کیجاوے تو انتہا یہ امر یہہ ہے کہ ایک نہر عظیم ملیگی جس سے گذر مشکل ہے اور وہ
ہمیشہ جاری رہتی ہے ایک سمت اوسکے پہاڑ نقرہ کے ہین اس سے کمال قدرت و جلال صنعت
اوسکی آشکار ہے کہ اگر اوسکو منظور ہوتا تو پہاڑ کے پہاڑ طلا و نقرہ کے واسطے انسانکے موجود کردیتا
مگر پھر اوسکی قدر و قیمت کیا رہتی اور معاملات و صنعت و زیور مین کیا کام آتا بہ حکمت حکیم علیم
نے اوسکی افراط سے خلقت نفرمائی اور بقدر ضرورت اوسکی آفرینش و افزائش فرمائی خیال کرو کہ اگر کوئی
جانور فاخرہ یا خاصہ نادرہ کمیاب بیش بہا و خوشنما نظر آتا ہے تو اوسکی قدر و منزلت زیادہ ہوتی ہے
اور اگر بکثرت دستیاب ہوتا ہے تو قیمت و قدر اوسکی کم ہوجاتی ہے پس بقاعدہ شہر اوس چیز کی کم یابی ہین

حکایت

ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ عہد خاقان خلد آشیان مین بعض وزرای سلطنت
نے چند ماہرین دستکار امانت شعار کو واسطے تلاش معادن جواہرات آبدار کے روانہ کیا

ایک کوہ عظیم دار العبادہ شہر یزد مین واقع ہی جسمین ایک نقب عظیم بعض سلاطین ماضیہ نے کہودی
ہی اور کما حقہ اوسکے حالات کی اطلاع نہین ہے منظور ہوا کہ اوسکی اسرار سے واقفیت اور
اوسکے حالات سی معرفت حاصل کرین چنانچہ دو شخص اوسکے اندر گئی اور راہ مین ایک چاہ عمیق تہا
اوسکے اندر پہنچے ایک شخص سر چاہ پر کہڑا رہا دوسرا اندر گیا اندر چاہ کے نقب ہای متعددہ
براہ ہای مختلفہ پای ایک سمت راہ چلا تو آخر کار پہر ایک چاہ عمیق پایا اوسکے اندر گیا تو پہر نقبہای
عظیم نظر آئے چنانچہ چند نقب طی کئے تو ایک درہ وسیع نظر آیا جسکی سقف سی پانی گرتا تہا اور
ایک طرف ایک تالاب تہا جسمین پانی جمع ہوتا تہا اور دوسری طرف مثل چاہ عمیق کے ایک
گودال عظیم تہا اوس تالاب سے پانی اوسمین گرتا تہا اور پانی گرنیکی آواز سے معلوم ہوتا تہا
کہ بہت عمیق ہے اوسکے کنارے راہ تاریک تہی ہزار کوشش سے وہانسے گذر ہوا پہر ایک
نقب پر پہنچا اسیطرح جاتے جاتے ایک مقام پر پہنچا کہ جہان کچہہ استخوانہای بوسیدہ اور لباسہای
کہنہ پڑا ہوا تہا معلوم کیا کہ یہانتک کچہہ لوگ آئی تہے اور مرگئے ہر چند چاہا کہ چراغ روشن
کرے لیکن روشن نہوا پہر جرات کرکے آگے بڑہا اور ہاتہہ سے ہر طرف ٹٹولکر چلا جاتا تہا تا اینکہ
ایک صفہ وسیع تک پہنچا وہان کیقدر روشنی چہت سی ظاہر ہوئی ہر چند ہاتہونسے تلاش کیا مگر
کوئی رخنہ نقب نہ معلوم ہوا ایک طرف ایک سنگ عظیم پڑا تہا اوسکے ہر طرف
ہاتہہ سے تفحص کیا تو معلوم ہوا کہ کسی چاہ پر پڑا ہے اور اسکے ساتہہ جو گہڑی تہی
اوسکے انداز سے معلوم ہوا کہ وقت زوال ہی اور یہ اول صبح داخل نقب ہوا تہا
اوسوقت نماز ظہر و عصر اوسنے ادا کی اور توکل بخدا پہر مراجعت کی حق تعالے
نے اوسکو اوسی راہ واپس پہنچایا جس راہونسے گذر کر آیا تہا تا اینکہ وقت
نماز عشا کے اپنی مقام پر پہنچا جہان رفیق اوسکا منتظر تہا اور اوسکی طرفسے نا امید ہو چکا تہا

اور جو اناج راہ سے سنگریزہ جمع کر لایا تہا وہ لاجورد خوشرنگ خوشرنگ تہے اور جب یہہ شخص بمقام چار صفہ کے پہنچا تہا تو اوسنے بہت صداہای بلندی آواز دی تہی رفیق کہتا ہے کہ وقت زوال کے ایک صدائی ضعیف سنائی دی تہی - وہان اوس قریہ مین ایک شخص سن رسیدہ ملا اوسنے حال سنکر کہا کہ عنوان شباب مین مجکو بہی شوق ملاخطہ نقب ہوا تہا اور چند احباب لیکر داخل نقب ہوا اور وہ سب حال بیان کیا جو اوس شخص نے دیکہا تہا زیادہ اوس سے یہہ بیان کیا کہ جب چار صفہ تک پہنچا تو ایک چاہ عمیق دیکہا اوسکے اندر گیا اوسکے مقر مین ایک راہ تہی اوس راہ مین قریب فرسخ کے گیا تو پہر چار صفہ نظر آئے اوسمین ایک طرف روشنی تہی اور وہان طلا و نقرہ کہ بہت چمکدار نظر آتا تہا جب قریب اوسکے گیا تو پہر پانی عمیق حائل تہا ایک رفیق نے چاہا کہ شناوری کر کے عبور کرے لیکن وہ غرق ہو گیا معلوم ہوا کہ یہہ معدن عظیم ہے اور اکثر حالات صنعت کاری پڑے تہے معلوم ہوا کہ یہان تک لوگ پہنچے لیکن ناکام رہے چونکہ یہہ نقل عجیب و غریب تہی اور مضمون حدیث سے موافق تہے اسواسطے مسطور ہوئی اب پہر ترجمہ حدیث مفضل کیا جاتا ہے -

اسرار حکمت ۴۲ در بیان فواکہ و زراعات

غور کر ای مفضل کہ واہب بے منت محسن بے صنعت نے نباتات و اشجار مین کیا کیا منفعت بخشی ہے میوہ ہای اقسام واسطے تمہارے خورد و نوش کے اور برگ نباتات واسطے علوفہ حیوانات کے لکڑی چوب اشجار واسطے جلانے کے اور اصناف صنعت اور تجارت اور تعمیر مکانات اور بنانے اشیای مختلفہ کی اور پوست درخت و برگ و بار و صموغ و ازہار واسطے اکثر ادویہ امراض و آزار کے مقدر فرمائے ہین اوسمین منافع بیشمار فوائد بسیار آشکار ہین اگر یہہ عوان درخت کے

یہ میوہ جات ہمکو ملتے تو ہزاروں فوائد دستکاری وصنعت کاری جو سقف مکانات اور دریچہ و دروازے مکانات اور تختے وکرسی ودیگر اشیا مین چوب سخت سے ہوتے ہین مفقود ہوجاتین اور کشتی یا دریائی اور دیگر اشیائے ضروری معدوم ہوجاتین اور علاوہ اسکے جو فرحت وانبساط مشاہدہ سبزہ زار شگوفہ وگلہائے پر بہار اور جسقدر سرور ونشاط ملاحظہ اشجار واثمار وریاحین وازہار سے حاصل ہے کسی چیز سے حاصل نہین ہے۔

اسرار حکمت ۸۴ دربیان زراعات

غور کرائے مفضل حکمت خداوند قدیر کو زراعت مین ایک دانہ سے سو دانہ پیدا فرماتا ہے اگر اوسکا فضل کل شامل حال نہوتا تو ایک دانہ سے ایکدانہ پیدا ہوتا پس قوت سال آیندہ کہانسے آتا اور زراعت مین کہانسے صرف کیاجاتا اور کیونکر زندگی اہل دنیا بسر ہوتی چنانچہ اگر کسی بادشاہ کو منظور ہوتا ہے کہ کوئی شہر آباد کرے تو تخم ریزی کیواسطے غلہ دیاجاتا ہے اور سال بہر خراج نہین لیاجاتا تاکہ اونکے واسطے سامان قوت اور کاشتکاری فراہم ہوجاوے پس غور کراب جو کچہہ عقلا تربیت وآبادی کیواسطے بہزار غور وفکر تدبیر کرتے ہین خداوند حکیم نے پہلے سے بغیر فکر وتشویش کے مقدر اور مقرر فرمایا ہے اور اوسی انداز پر عقلا تدبیرات عمل مین لاتے ہین چنانچہ حق تعالی نے اسقدر کاشتکاری مین منفعت بخشی ہے کہ مقدار تخم ریزی اور بسر اوقات اور زراعت کو کافی ہوجاتا ہے اور اسیطرح جسے درختہائے خرما ودیگر درختہائے عظیم کیواسطے یہہ مقرر فرمایا ہے کہ حوالی واطراف مین اوسکے بہت درخت پیدا ہوتے ہین جنکو اوکہاڑ کر جابجا لگادیتے ہین اور بڑے درختون کو قطع کرکے اوسکی چوب کے جابجا استعمال کرتے ہین اور اوسکی جڑسے پہر شاخین نمودار ہوکر بارور ہوتی ہین اور کوئی درخت ضایع ہوجاتا ہے تاہم مثال اوسکے موجود رہتے ہین۔

اسرار حکمت ۸۵ دربیان ماش و مونگ وغیرہ

غور کر ای مفضل کہ کسطرح سے حکیم قدیر نے دانہای حبوب کو پیدا کیا اور کس صورت سے ماش اور مونگ اور باقلا وغیرہ کو ہویدا کیا اور ان پر مثل کیسہ خریطہ کے غلاف چڑہایا ہے تاکہ اوس خریطہ و کیسہ میں بمحافظت تمام تربیت پاوین جبتک دانہ اونکے مستحکم نہوں غلاف اونکے شگافتہ نہوں اور بعد اوسکے غلاف اونکے شگافتہ ہو کر دانہ نمودار ہوتے ہین جس طرح سے بچہ شکم مادر مین غلاف مشیمہ مین تربیت پاتے ہین اور جب اعضا مستحکم ہوجاتے ہین تو وہ غلاف چاک ہوکر پیدا ہو جاتے ہین ۔

اسرار حکمت ۸۶ در بنای گندم

غور کر ای مفضل کہ دانہ گندم کو ایک پوست سخت مین پیدا فرمایا اور ہر دانہ پر ایک نیزہ لگایا کہ چڑیان نکہا سکین اور اونکی درختون کو نازک کیا جس پر مرغان صحرائی نہ بیٹہ سکین اگر کوئی سوال کرے کہ کبھی بعض طیور دانہ کہا جایا کرتے ہین تو جواب یہہ ہی کہ وہ بہی مخلوقات خدا ہین اونکے واسطے بہی کسیقدر اوسمین مقدر فرمایا ہی لیکن غلاف سخت اور نیزہ اسواسطے مقرر فرمایا ہی کہ زیادہ تر ضرر نہ دے سکین اور اگر یہہ محافظت نفرماتا تو سب غلہ بسبب طیور کے ضایع ہوجاتا اور بالکلیہ باقی نہ رہتا اور اسقدر کہا جاتے کہ خود ہلاک ہو جاتے اور مزارعین کیواسطے باقی نرہتا اور صاحبان قوت لاہیوت محروم ہوجاتے فلہذا جناب باری نے اسطرح سے مقدر فرمایا کہ دانہای غلہ ایک حجاب مین محفوظ رہین اور بجز دانہای قلیل کے طیور کو میسر نہ آوی اور زیادہ تر واسطے انسان کے باقی رہے کیونکہ وہ مستحق تر اور بسبب محنت و زحمت بای کاشتکاری کے لایق تر ہین اور اونکی امزجہ کے واسطے موافق تر ہے اور واسطے غذای انسانی کے بہجہت ... مرغوب تر ہے اور اگر درخت اوسکا مانند درختہای میوہ دار کے بلند و عظیم ہوتا تو ہمیشہ بار اوسکے بالیون کا سرقہ ہوتا اور منازعات و فسادات باہم شرکا و غاصبان و دیگر اشخاص

مین رہا کرنا اور ہمیشہ محافظت کیواسطے نگہبان کی ضرورت ہوتی علیہذا جناب باری نے ایک فضل خاص مین درختہاے نرم و نازک مین بکثرت اوسکی آفرینش فرمائی اور بقدر ضروری نفسانی اور بقدر قلیل موافق قوت حیوانی کے اوس سے بہرہ یاب فرمایا فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

اسرار حکمت ۵۸ دربیان آفرینش درخت وگیاہ

تامل کر اے مفضل کہ درختہای وگیاہ ہای زمین ہمیشہ محتاج غذا ہین اور مثل انسان و حیوان کے اونکو دہان نہین دیا گیا ہی اور حرکت ایک مقام سے دوسرے مقام پر نہین کر سکتے جس سے تحصیل معاش کر سکین لہذا اونکی ریشہ و رگہای باریک کو تمام جسم مین ساری کیا ہے اور بیخ و اصول اونکا زمین مین مرکوز کیا ہی تاکہ غذا اپنے اندرون زمین سے چوس کر حاصل کرین اور ہر برگ و بار و شگوفہ و ازہار تک بخوبی لیجاوین جسطرح سے اطفال پستان مادر چوسا کرتے ہین اور شیر مادر سے بیکر تربیت و پرورش پلتے ہین اسیطرح سے اطفال نباتات و اشجار پستان مادر زمین سو منہہ مین لیکر شیر رطوبات زمین چوستے ہین اور خیال کر کہ ستون ہاے خیمہ و خرگاہ کو کسطرح سے استاد کرتے ہین اور طناب و رسن سے اوسکا استحکام کرتے ہین تاکہ کسیطرف نگرین اسیطرح سے حضرت حکیم قدیر نے سب اشجار و نباتات کو مثل خیمہ ہای بلند کے استاد کیا اور درختہای عظیم مثل صنوبر و خرما و خیار کو بلند فرمایا اور ریشہ و اصول سے اوسکا استحکام فرمایا تاکہ ہواہای تند سے نگرین پس تامل کر اے مفضل کہ خداوند حکیم نے جو خلقت تیری حکمت فرمائی ہے اوسی پرتو پر حکماو عقلا نے اپنی صنعت مین دستکاری کی ہے اور صنائع ربانی بدایع یزدانی مقدم ہے صنعت ہاے انسانی پر۔

اسرار حکمت ۵۹ دربیان برگ و گل

غور کر اے مفضل خلقت برگ و بار اشجار مین کہ بعض برگ غلیظ و عریض و طویل مین اور بعض

برگ لطیف و قصیر و صغیر ہین رگہای باریک و نازک سے مثل جامۂ نادرہ و لباس فاخرہ کے
بافتہ اور مثل نساج عنکبوت کے تارہای لطیف سے ساختہ ہین اگر کوئی شخص ہاتھہ سے بناوے
تو ایک سال مین ایک برگ خوش اسلوب درستی بناوے ہرچند کہ آلات دستکاری اور
سامان صنعت کاری بہم پہنچاوے یا عقلا سے مشورہ کاری یا حکما سے رازداری کیجاوے
تاہم ایک برگ درخت کی صنعت سے عاجز آوے مگر خیال کر کہ ایک وقت قلیل ایام بہار مین
نساج قدرت جناب احدیت اور صنایع حکمت جناب صمدیت عز اسمہ کیا کیا برگ و بار نیلا
فرشی پر اور کیا کیا شگوفہ و ازہار اور کیا کیا شقایق و لالہ زار اور کیا کیا سبزہ و ریاحین بہار
ہویدا فرماتا ہے کہ دامن ہاے صحرا و بیابان خیابان ہاے گلشن و گلستان کنارہای دریا و کوہ
بہر جاتے ہین ہر طرف بعض حکیم قدیر ذوالمنن سے بدون حرکت و سخن کے چمن چمن لالہ
و نسترین سبزہ و یاسمن انواع گلہاے گلشن چشم زدن مین ہوجاتے ہین پس خیال کر کہ
ہر برگ کو رشتہ ہای نازک اور رگہاے باریک و تارہاے لطیف سے بافتہ فرمایا ہے
کہ برگ ہای درخت حرکت سے پاشان و ہوا سے پریشان نہوں اور بذریعہ ریشہ و رگہاے
لطیف کے طراوت آئے لغوذ کر کے درختوں کو سبز و شاداب اور برگ و بار کو باآب تاب
رکھے اور رگہاے درخت سے بعض رگوں کو استحکام و قوت بخشی اور بعض کو تازگی
و لطافت بخشی جس طرح سے خیمہ کو ستون ہاے قوی و استوار اور طناب ہاے رسن سے
مستحکم تر و پایدار بناتے ہین پس وہ برگ وبلاے مثل طناب و ستون کے وسایل استحکام
ہین اور مثل عروق و عصبات کے ذریعۂ تغذیت و ترطیب اشجار و تربیت نباتات
و ازہار ہین۔

اسرار حکمت ۸۹ در بیان ہستہ و دانہ میوہ جات

نظر کر اے مفضل حکمت خالق اکبر یات دانہ میوہجات ہین کہ دانہ میوہ دستہ خرما کو سخت و درشت بنایا ہے تاکہ عرصۂ بعید و مدت مدید تک محفوظ رکھہ سکین آب و ہوا سے فاسد و خراب نہو جائین پس وقت ضرورت بو دیئے جاوین اور اوس سے پہر درخت پیدا ہوجاوین اد ویہ و عقاقیر مین استعمال کر سکین اور اسواسطے سخت بنایا ہے کہ مغز میوہ اوسمین چہپا رہے اور مغز و تخم اوسکا پاشان نہوجاوے اگر سخت و درشت نہوتا تو مغز اوسکا پاشان ہوجاتا اور خود فاسد ہوکر بونے کے لایق نہوتا اور استعمال ادویہ کے لایق نرہتا چنانچہ بعض دانہ کہائے جاتے ہین بعض سے روغن کشید کرتے ہین بعض کو معالجات امراض مین استعمال کرتے ہین۔

اسرار حکمت ۹ دربیان لذت خرما و انگور و دیگر میوہ جات

غور کر اے مفضل کہ مغز خرما و انگور و دیگر میوجات موفور مین خالق نور صانع غیور نے کیا کیا لذت و حلاوت ہای نامحصور بخشی ہے اور مثل ثمر درخت حنظل و چنار کے بد ذائقہ و ناگوار نہین فرمایا ہے تاکہ انسان لذتہائے گوناگون سے متمتع اور حلاوتہائے تازہ سے منتفع ہووے اور غور کر کہ سال بہر مین ایک مرتبہ ایام خزان مین سب درخت اپنا لباس دور کرا دیتے ہین اور حرارت غریزی اور قوت طبعی بیخ و شاخ کے اندر محتبس ہوجاتی ہے جس سے قابلیت تولید میوہجات پیدا ہوتی ہے پس فصل بہار مین وہ قوت زندہ ہوکر حرکت کرتی ہے پہر درخت خلعت برگ و گل سے کامیاب و سرسبز و رنگ تازہ سے سبز و شاداب ہوجاتا ہے ہر درخت اپنے وقت پر انواع فواکہ و گلہای پر بہار سے طبق طبق نثار کرتا ہے پس کاشانہ دنیا گویا ضیافت خانہ ہے اور ہر شاخ درخت باردار گویا خندہ منگذار ہے کہ انسان کیواسطے طباقہا

ملعمہ لذیذہ اور مشتہا ہمارے حلویات لطیفہ ہاتھون پر لئے استادہ ہے سر شاخسار گویا باغبان گلشن ہے جو گلدستہ گلہاے گوناگون اور شگوفہ ہاے بوقلمون واسطے نثار آدمی کے مہیا و آمادہ ہے اگر تجکو عقل و شعور ہے تو اپنی مہربان رحیم محسن کریم کی معرفت اور اوسکی عنایت و حکمت سے واقفیت حاصل کر اور اپنے ولی نعمت کی اس دعوت و ضیافت کا شکریہ ادا کر کیونکہ یہہ سب فواکہ اثمار نزہت ریاحین و ازہار الوان فواکہات لطیفہ و انواع میوہ جات شیرین لذیذ در خشان گلشن و گلستان پیداوار کوہستان و بیابان تیرے واسطے پیدا ہوئے ہین اور تو اوسکی نعمت کا کفران اور اوسکی حکم سے عصیان کرتا ہے۔

اسرار حکمت ۹۱ در بیان پیدایش انار

غور کر اسی مفصل کرامت انار مین کیا کیا آثار قدرت کردگار ہے چنانچہ اوسکی اندر مغز و تخم پیدا کیا ہے اور ہر گوشہ پر ایک پردہ لطیف ایک پوست باریک سے ہویدا کیا ہے ہر گوشہ مین دانہای انار اسطرح پر نصب ہین کہ گویا سلک ہاے گوہر شاہوار کو منعقد یا ہر خانہ مین نگینہ ہاے جواہر آبدار کو مرصع فرمایا ہے اور اوسمین چند حصہ کو محفوظ و مغلوف اور ہر حصہ کو ایک لفافہ پوست باریک و لطیف مین جدا جدا ملفوف کیا ہے اور اس پوست کے لطافت و پائدگی بافت و ساختگی سے عقل انسان حیران ہے اور ان سبکو ایک پوست سخت و استوار مین مثل قلعہ استوار کے محصور و مقفول اور آفات و صدمات سے محفوظ و مامون فرمایا ہے پس تدبیر شریف و حکمت منیف اوسمین یہہ ہے کہ اگر سب دانہ یکجا مثل کوزہ کے ایک پوست سخت مین مجتمع ہوتے اور ہر حصہ منقسم اور شحم اندرونی سے منتظم نہوتا تو سب دانون کو غذا کا وصول اور ہر دانہ کو نشو و نما حصول نہوتا اور شفافہای لطیف سے ہر حصہ کے محافظت نہ ہوتی

تاکہ ایک دوسرے کی رطوبت سے فساد یا کوئی حصہ فاسد ہو تو دوسرے حصہ کو بعد اوسکے
مضرت و کساد نہ پہونچے اور پہر پوست سخت و مستحکم سے سب کی حفاظت فرمائے تاکہ گزند سرما
و گرما اور فساد ہوا سے محفوظ رہے کیونکہ اوسمین شربت لطیف و زلال منیف بہرا ہے
اور شان آب لطیف یہہ ہے کہ جلد فاسد و خراب ہو جاوے حالانکہ عرصۂ دراز تک انار
رہتے ہین اور غذا و دوا مین استعمال کیے جاتے ہین فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

اسرار حکمت ۹۲ در بیان کدو و خربزہ و خیار وغیرہ

غور کر اے مفضل کہ حکیم قدیر نے بعض درختون کو بلند و ایستادہ کیا اور بعض درختون
کو زمین پر پہن و افتادہ کیا تاکہ ہر صورت سے اوسکی قدرت آشکار اور ہر روش پر اوسکے
حکمت نمودار ہو چنانچہ درختان کدو و خربزہ و ہندوانہ و خیار کو زمین پر پہیلا ہوا قرار دیا اور
اوسمین پیدائش میوہای بزرگ مقدر فرمایا پس اگر زمین پر مثل دیگر درختان مفصل
کے ایستادہ ہوتے تو بار گران میوجات بزرگ کا کیونکر تحمل کرتے اور قبل رسیدگی
و بالیدگی کے شکستہ و خستہ ہو کر ضایع ہو جاتی اسواسطے مقرر فرمایا کہ درخت اوسکی
زمین سے ملحق رہین اور پہل اونکے شاخہای درخت سے ملحق رہین چنانچہ کدو و ہندوانہ
کو گرد اگرد شاخہای نباتات کے الحاق ہوتا رہے جسطرح سے اطفال و نبات و بچہ ہای حیوانات کو پستان
امہات سے الصاق رہتا ہے اور جس طرح سے بچہ پستان مادر چوس کر بچہ پرورش پاتے ہین
اوسیطرح سے یہہ پہل آغوش مادر اور رضاعت شیر رطوبت سے نوازش پاتے ہین
اور خیال کر کہ پیدائش ایسے فواکہ کی عین شدت گرمی مین مقدر فرمائی تاکہ حرارت
و یبوست فصل اوس سے زایل اور ہیجان مواد حارہ کو تسکین اوس سے حاصل ہو لیس
بلا قصد و بلا شعور کے طبیعت انسانی اوس پر مایل ہے اور اوسکے ادراک مصلحت

وحکمت سے ہر شخص غافل ہے پس اگر شدت سرما مین یہہ اشیا پیدا ہوں تو کسی کو رغبت اور اوسکے استعمال سے منفعت نہو مگر بعض اقسام نواکہ وخیار وتربز سرما مین پیدا ہوتے ہین کیونکہ اسکی آفرینش نا ممکن نہین فرمائی ہے اور اوسمین یہہ مصلحت مرعی فرمائی ہے کہ بعض اوقات علاج امراض مین ضرورت اور تسکین مریض کی حاجت ہوتی لیکن بالطبع رغبت نہین ہوتی ہے اسواسطے پیدائش بکثرت نہین ہوتی اور جو کہ ہر فصل مین ایسی اشیا کی ضرورت تھی اسواسطے اوسکا درخت کلان ومستحکم فرمانیکی حاجت نہین اسیواسطے اوسکو فصل مخصوص وشہر مخصوص ومقدار محصوص پر خلق فرمایا فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

اسرار حکمت ۹۳ دربیان درخت خرما

خیال کراے مفضل خلقت درخت خرما مین کہ نر و مادہ پیدا فرمایا ہے تا وقتیکہ نر و مادہ کو یکجا نکرین بار ور نہین ہوتا جسطرح سے مرد و عورت انسان کے یکجا نہون بار ور نہین ہوتے اور خیال کر کسطرح سے اوسکے پوست کو تار و پود سے مثل جامہ کے بافتہ کیا ہے اور کسقدر سخت ومستحکم فرمایا ہے تاکہ بارہاے خوشہ ہاے گران سے خمیدہ نہون اور ہواہاے تند سے ضرر رسیدہ نہون اور چوب درخت خرما سقف ہاے مکان و پل ہاے دریا مین کارآمد ہون اور اسیطرح سے چوبہاے دیگر اشجار عظیمہ مثل تار و پود جا سنگین کے ریشہ ہاے محکم و گہاے مستحکم سے اسطرح سے بافتہ ہین کہ یکذات و یک لخت ہوگئے ہین اور اس استحکام کے ساتھ خمیدگی و نرمی بھی عطا فرمائی ہے کہ جس سے آلات وادوات و درہاے مکان وخانہ ہاے جانوران بن سکین پس اگر مانند سنگ کے سخت وسنگین ہوتی تو کرسیان صندوق و پنجرہ و دیگر اشیا انسے بنا سکتے اور منجملہ مصالح عظیمہ کی یہہ بھی مقدر فرمایا کہ پانی مین غرق نہون

تاکہ اوس سے کشتیاں بن سکین اور انسان و حیوانات واسباب و جواہرات و جملہ اشیا کا ایک جزیرہ سے دوسری جزیرہ مین ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا آسان ہوئیں اگر یہہ امر مقدر نفرماتا تو اسباب کے بار برداری مین کسقدر دشواری ہوتی یا اگر اوسطرف راہ خشکی نہوتی تو کیونکر وہانسے ہر شہر مین مرور یا اسباب و اشیا کا لیکر بلاد بعیدہ مین عبور کرنا ممکن نہوتا۔

اسرار حکمت ۹۴ در بیان ادویہ

خیال کر اے مفضل کہ ادویہ و عقاقیر مین اللہ قدیر نے عجب عجب منفعت و خاصیت بخشی ہے کوئی دوا اعماق بدن اور عروق و مفاصل سے مواد غلیظہ و فاسدہ و سوداویہ کو کھینچکر نکال دیتی ہے مانند افتیمون و شاہترہ کے اور کوئی دوا ریاح غلیظہ کو دفع کرتی ہے مانند سکنجبین کے اور کوئی دوا تحلیل ورم کرتی ہو و علی ہذا القیاس پس خیال کر کہ کسنے یہ خاصیت و قوت عنایت کی ہے سوا اوس شخص کے کہ جسنے واسطے مصلحت عباد کے ادویہ کی خلقت فرمائی اور کسنے اونکے منافع و خواص سے واقفیت دی بجز اوسکے کہ جسنے یہہ خاصیت اونمین ودیعت فرمائی اور ہمکو عقل و خردمندی عنایت فرمائی اور اگر گمان کیا جاوے کہ لوگون کو باتفاق یا تجربہ اسکا ادراک ہوا تو جانورون کو کیونکر اوسکا ادراک ہوا چنانچہ بعض جانور اپنی جراحات کا علاج کرتے ہین اور اچھے ہوجاتے ہین اور بعض جانور اپنے امراض کا مداوا کرتے ہین اور صحت پاتے ہین اور بعض طیور آب دریا سے حقنہ کرتے ہین اور اوس سے دست آتے ہین اور اسیطرح سے بہت معالجات ہین کہ حیوانات کو بذریعہ الہام حضرت خالق الانام القا ہوئی ہین اور اگر تجکو شک ہو کہ جسقدر گہاس پہوس اور خس و خاشاک صحرا و بیابان یا ویرانہ و خرابہ و کوہستان مین پیدا ہوتے ہین

یہہ سب زیادہ و فضول غیر ضروری و غیر معمول ہین تو ایسا گمان فضول خود نامعقول و
نامقبول ہے کیونکہ اکثر غذا ہای وحشیان صحرا اور دانہ و تخم اوسکے علوفہ پرندگان ہوا
اور شاخ و برگ و چوب اوسکے ہیزم مسافران و شہریان یا دوای امراض انسان
و حیوان ہی بعض اشیا سے پوست حیوانات کے دباغی کرتے ہین بعض چیزون سے رنگ
نکالتے ہین اور بعض گیاہ ہای حقیر سے کاغذ بناتے ہین جسکے محتاج بادشاہ و وزیر
و فقیر و امیر ہین بعض گیاہ سے بوریا و حصیر بناتے ہین بعض سے غلاف و کیسہ بناتے ہین
بعض نباتات کو صندوق ہای شیشہ مین بہرتے ہین اسطرح سے صدہا منفعت ہین
کہ انسان اوسکا احصا نہین کرسکتا پس عبرت کرنا چاہیے ہر چیز صغیر و کبیر قلیل و کثیر
سے خواہ قیمتی ہو خواہ غیر قیمتی ہو چنانچہ فضلہ انسان و سرگین حیوانات سے خسیس چیز
کوئی چیز نہین ہی مگر اس نجاست و خباثت پر اوسکو جمع کرکے زراعات غلہ و فواکہ و خضراوات
مین استعمال کرتے ہین اور بدون اسکے اصلاح زمین و قوت زراعت کسی دوسری
چیز سے بہم نہین پہچا سکتے حالانکہ کسقدر اوسکو کثیف و حقیر و مکروہ جانتے ہین کہ اوسکے
قریب نہین جاتے پس قدر و قیمت ہر چیز کی وقت ضرورت خاص یا حالت خاص یا مقام
خاص پر ظاہر ہوتے ہی بلکہ ہر چیز کے واسطے دو قیمت دو بازار مین ایک بازار کسب
و تجارت ہی اور ایک بازار علم و معرفت ہی اگر کسی چیز کی قیمت بازار تجارت مین کم ہی
تو بازار علم و معرفت مین اوسکی قیمت بیشتر ہے بلکہ استدلال و اعتبار اوسکا سہل
ہی چنانچہ اگر طالبان علم کیمیا کو معلوم ہو کہ فضلہ انسا مین کیا کیا منفعت ہی تو اوسکو
گران ترین قیمت پر خرید کرین مفضل کہتا ہی کہ جب کلام امام علیہ السلام اس مقام
تک باختتام پہنچا تو حضرت نے واسطے نماز کے برخواست فرمائی اور ارشاد کیا

کہ پھر صبح کو حاضر ہونا مفضل نیک انجام بفرحت و سرور تمام اپنی مقام پر وا پس آئے اور جو خزائن علم و معرفت جواہر اسرار حکمت سے مالامال ہو کر شکریہ جناب احدیت بجالائے۔

اسرار حکمت ۹۵ در بیان مجلس چہارم و خطبہ حضرت امام علیہ السلام

مفضل سے روایت ہے کہ جب سفیدی صبح پر ضیا نمودار اور شعاع خورشید خاوری صفحۂ گیتی پر آشکار ہوئی تو بعد نماز کے وظائف معمولی سے فارغ ہو کر حضور لامع النور میں اوس آفتاب ہدایت سپہر ولایت و امامت کے حاضر ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ تحمید و تمجید بیقیاس اور تنزیہ و تقدیس مقدس اساس سزاوار نام نامی ملک العلام ہے کہ جسکا نام سب ناموں سے قدیم تر اور جسکا نور سب نوروں سے عظیم تر ہے اور وہ خداوند علام صاحب جلال و اکرام خالق انام اور صانع مکان و زمان لیالی و ایام ہے واقف اسرار نہان و عالم رازہائی پنہان ہے تا ہم ہائی مبارک اوسکے سینہا و دلہا میں مخزون اور علوم اوسکے اعتبار سے مکتوم و مکنون ہیں صلوات زاکیات و تحیات با برکات اوس جناب رسالت مآب کو کہ جسنے تبلیغ آثار وحی و نبوت اور تادیہ احکام رسالت کا کما فرمایا بشارات مثوبات اخروی سے ترغیب اور عقوبات عذاب ہائے عقبا وسے تخویف و ترہیب فرمائی راہ مستقیم شرع متین اور جادۂ قویم دین مبین کی رہنمائی فرمائی معرفت جناب رب العالمین اور عقائد حق و یقین کے ہدایت فرمائے انوار مشعل ارشاد و ہدایت سے ظلمت کفر و جہالت دور فرمائی تاکہ بعد دلیلہائے واضح اور حجت ہائے لائح کے جو شخص ضلالت اختیار کرے اوسکو واصل دار البوار مستوجب عقوبات شدیدہ کیا جاوے اور جو شخص ایمان لاوے اور دلائل واضح کو قبول کرے اوسکو مستحق

نعیم دار القرار فرمایا جاوے اور درود و سلام تحفہ آل پاک حضرت خیر الانام ابد الابدین
دہر الدین ہے کہ جو سزاوار تحیات بابرکات اور سلامہائے بلانہایات ہین۔

اسرار حکمت ۹۶ دربیان اقوال منکرین جناب احدیت

اے مفضل بیان کیا ہمنے دلائل علم و حکمت اور شواہد آثار قدرت جناب رب العزت
جیسے کہ پیدائش انسان و حیوان اور آفرینش نباتات و درختان مین آشکار
و نمودار ہین پس جو لوگ کہ حکمت و تدبیر ربانی اور حکم و تقدیر یزدانی سے انحراف
کرتے ہین وہ ملعونین کفار اور منکرین صانع آفریدگار ہین اور تابعان مانی نابکار
قائل دو خداوند کار ہین اور حکمت مکارہ و آلام اور مصائب و اسقام سے جاہل اور
مصالح موت و فنائے و عنا سے غافل ہین اور بعض حکمای طبیعین کہتے ہین کہ اشیائے
موجودات از خود آتے ہین و جاتے ہین اور بدون تدبیر حکیم و مشیت صانع علیم
کے از خود موجود و معدوم ہوا کرتے ہین۔

اسرار حکمت ۱۰۵ ابیان مصالح وبا و طاعون و دیگر امراض

خیال کر اے مفضل کہ اکثر آفات آسمانی اور حوادث زمانی اور بعض امراض جسمانی
مانند وبا و طاعون اور یرقان و ملخ و مگرگ و دیگر سوانح ایجہانی ایسے ہوتے ہین
کہ جو خلق کثیر اور جم غفیر کو گزند پہچاتے ہین بدینوجہ کافران جاہل اور ملحدان
باطل اقرار وجود جناب واجب الوجود سے انحراف اور حکمت و تدبیر حضرت معبود
قدیر سے استنکاف کرتے ہین جواب باصواب اونکا یہہ ہے کہ اگر خالق باتدبیر صانع
خبیر نہو تو چاہیے کہ آفت ہائے عظیم اور فسادہائے جسیم اس سے زیادہ تر حادث
ہوجاوین مثلاً آسمان زمین پر گرجاوے ساری دنیا دریا مین غرق ہوجاوے

آفتاب کسیدن نہ نکلے دریا و نہرین ایکدم سے خشک ہو جاوین ہوا کی حرکت
بالکل موقوف ہو جاوے یا دریا اسقدر جاری ہو کہ سب کو غرق کر دے یا طاعون
و وبا و ثلج و تگرگ اسدرجہ نازل ہون کہ تمام عالم کو ہلاک کرین اور ہرگاہ ایسا نہین ہوتا
بلکہ کبھی بعض اوقات بعض حدود مین بعض آفات حادث ہوتے ہین اور کبھی قلیل
ہوتے ہین اور کبھی بالکل نہین ہوتے ہین اس سے ثابت ہی کہ جس جگہ اور جسوقت
حکیم قدیر کو تخویف یا تغیر فرمانا منظور ہوتا ہے اوسی جگہہ چند عرصہ تک اسطرحکے
آفات نازل فرماتا ہے تاکہ اس تادیب و تنبیہ سے خواب غفلت و نشہ معصیت سے
ہوشیار ہون اور جب وہ آفات زائل ہو جاوین تو فضل جناب پروردگار
و احسان حضرت پروردگار کے شکرگذار ہون ۔

اسرار حکمت ۹۷ دربیان مصائب و آلام

اے مفضل تابعان ملحدین و کافران وجود ربانی کہتے ہین کہ اگر کوئی خالق کریم
صانع رحیم ہوتا تو دنیا مین آلام و مکروہات صدمات و آفات نہوتے اور ہمیشہ
واسطے انسان کے سامان عیش و نشاط عنوان فرحت و انبساط مہیا ہوتا کوئی
رنج و ملال کسیوقت و کسی حالت مین لاحق حال نہوتا جواب اوسکا یہہ ہے کہ
کہ اگر ایسا نہوتا تو اسقدر فتنہ و فساد حسد و عناد کو ثوران نخوت و غرور اور
کفران و الحاد کو طغیان ہوتا کہ امور دنیاوی و عقبادی کا انتظام درہم برہم
ہو جاتا اور کوئی شخص کسی شخص کا پرسان حال یا متفقد احوال یا شریک
رنج و ملال یا معین افعال و اعمال نہوتا چنانچہ جو لوگ کہ ابتدا سے ناز و نعمت سے
پرورش اور عیش و آرام سے آسائش پاتے ہین اونکا طغیان و کفران اس مرتبہ

پہنچا ہے کہ طریقہ آدمیت اور مرتبہ بشریت سے خارج و کر تعمیل احکام خالق انام و شکر نعمت مفضل منعام نہیں کرتے نزول قضا و قدر یا حدوث آفت و ضرر سے کچھہ نہیں ڈرتے۔ ضعفان خستہ حال اور مصیبت زدگان شکستہ بال پر رحم نہیں کرتے نہ کسی مظلوم کی حمایت نہ کسی مغموم کی اعانت کرتے ہین نہ کسی فاقہ کش کی مصیبت نہ کسی بیمار کی اذیت مین مددگاری نہ کسی دردمند کی تکلیف پر اشکباری نہ کسی غریب کے ولفگاری مین غمگساری کرتے ہین لیکن جب کسی مصیبت مین گرفتار ہوتے ہین یا بشدت بیمار ہوتے ہین تو اوسوقت اونکو لذت راحت و نعمت یاد آتی ہے اور ذائقہ مصیبت و اذیت سے تنبہ ہوجاتی ہے حالات دردمندونسے عبرت ہوتی ہے اور دستگیری ضعفا خبرگیری غربا کی ہمت ہوتی ہے افعال بد سے ندامت ہوتی اکثر معاصی اور گناہونسے نفرت ہوتی ہے جناب احدیت کو یاد کرتے ہین درگاہ صمدیت مین فریاد کرتے ہین پس جو لوگ کہ رنج و مصیبت یا درد و اذیت یا تکلیف و زحمت کو اس دنیا مین ناپسند کرتے ہین حال اونکا مثل اطفال نادان کے ہے کہ دوا ہای تلخ و ناگوار سے رنجیدہ اور پرہیز طعامہای لذیذ سے خاطر کشیدہ و کبیدہ ہوتے ہین تعلیم و تادیب سے آزردہ تربیت و تہذیب سے افسردہ ہوتے ہین علوم و صنعت سے برگشتہ اور تربیت والدین و معلم سے بیزار ہوتے ہین و خواہش دلی یہہ ہے کہ عمر عزیز اپنی ملاعبت و ملاہی معاصی و مناہی مین صرف کرین اور باوصف درد و آزار کی طعامہای لذیذ و خوشگوار تناول کرین اس امر سے غافل نہیں کہ بیشغلی و تعطل و تکاہل و تساہل موجب تضیع اوقات و نقصان سرمایہ تعیشات و مضرت صناعات و تجارات و املاف اسباب حیات ہے اور تحصیل علم و آداب موجب و فور

حسنات و سعادات اور باعث حصول نعمات و برکات ہے اور بحالت امراض و آزار بین طعامہاے لذیذ و خوشگوار باعث مضرتہاے بیشمار موجب وفور آزار ہے حالانکہ بہت سے رنج و آلام ہین کہ انجام کار باعث راحت ہای تام و مسرت ہای تمام ہوتے ہین اور بہت سے ادویہ تلخ و ناگوار ہین کہ آخر کار باعث زوال امراض مدا ستقام و موجب دفع درد و الام ہین

اسرار حکمت ۹۴ در بیان عصمت خلائق

اگر یہہ گمان کیا جاوے کہ سب آدمی ابرار و نیکو کار خوش کردار و پرہیزگار گناہون سے بر کنار پیدا ہوتے تو ضرورت تنبیہ انام یا تادیب عام اطلاق جزا بالام و امراض و اسقام نہوتے جواب اوسکا یہہ ہے کہ اگر ایسا کیا جاتا تو بہر مدح و تعریف حق پرستان شکر و توصیف نیک سرشتان استحقاق ثواب و حسنات عملی و ادراک قابلیت عندالحق و عقوبات مجاز معدوم ہوجاتی اگر کہا جاتا کہ بدون استحقاق ثواب کے مثوبات اخروی سے ممتاز و نعیم بہشت عنبر سرشت سے سرافراز کیا جاتا تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ کوئی صاحب عقل سلیم اس امر کو پسند نہین کرسکتا ہے کہ سعی و کوشش عمل مین مدلاوے اور مثل زمین گیران مفلوج کے نعمت پاوے یا قید خانہ مین محبوس رہے دولت پاوے یا جسکو صحت جسمانی اور سلامت عقل انسانی حاصل ہو وہ بدون حس و حرکت یا بلا کسب و صنعت کے عرش غفلت و بطالت پر پڑا رہے ایسے نعمت ہاے بہشت اور لواہای آخرت صاحبان استحقاق کے سزاوار ہے کہ جو دنیا مین سعی و کوشش کے ساتھہ اعمال و طاعات امور خیرات و مبرات بجالائے ہین و راحت اوسکی عقبا مین پاتے ہین جیسا تخم مزرعہ دنیا مین بوتے ہین ویسا

پہنچل دار آخرت مین پاتے ہین قول مترجم حکما کے نزدیک وضع الشئی علی غیر محلہ ظلم ہے یعنے کسی چیز کا بے محل استعمال کرنا ظلم ہے بس نعمت بہشت عنبر سرشت نالائق یا غیر مستحق کو حوالہ کرنا عین ظلم ہوتا چنانچہ نعمت ہاے بہشت کو سزاوار ہوتا کہ جناب باریتعالیٰ کی جناب مین گذارش کرے کہ خداوند تعالیٰ نے کس قصور پر مجکو نااہل و نالائق کے حوالہ کردیا۔ اگر کہا جاوے کہ ممکن تہا کہ بدون عصمت کے تکلیف طاعت کیجاتی اور بہرحال بہشت عنبر سرشت عنایت کیجاتی جسکا جی چاہتا افعال حسنہ کرتا جسکا جی چاہتا نکرتا خواہ کار عذاب کرتا خواہ کار ثواب کرتا خواہی نخواہی داخل بہشت ہوتا تو جواب یہہ ہے کہ اگر ایسا کیا جاتا تو اسقدر ارتکاب جرم و عصیان کا وفور اور اشاعت ظلم و عدوان کو ظہور ہوتا کہ دروازہ امن و امان مسدود اور آسایش و آرام انسان و حیوان نابود ہوجاتا سررشتہ خلق و ایجاد اور انتظام و عدل و داد اور نظم و نسق امور عباد مفقود ہوجاتا۔

اسرار حکمت ۹۹ بیان نزول بلایا و مصائب

کبہی ملحدین کفار کہتے ہین کہ جب آفات روزگار نازل ہوتے ہین تو نیکو کار و بدکردار کو شامل ہوجاتے ہین حالانکہ سزاوار عدل و حکمت جناب کردگار نہین ہے کہ نیکوکار و بدکار یکسان مورد آزار و اضرار کیئے جاوین یا بدکردار نجات پاوین اور نیکوکار مبتلاے آفات ہوجاوین جواب اوسکا یہہ ہے کہ عموم آفات و بلیات مین حکمت و مصلحت جناب خالق البریات یہہ ہے کہ صالحان و نیکوکار بعد زوال آفت کے حصول لذت نعمت جدید اور قدر راحت و صحت قدیم سے واقف ہوکر شکر جناب احدیت اور طاعت بارگاہ صمدیت بجالاوین اور جزاے صبر و شکر عمدہ طور سے

پاوین اور اگر اوسی بلامین فوت ہوجاوین تو معاصی و آثام جرائم و ازالام یا تکالیف واستقام یا مصائب و آلام آئندہ سے نجات پاوین عقبا مین بکرد و پاکیزہ داخل عنبر سرشت فرماے جاوین۔ لیکن فساق و فجار اشرار و بدکار اپنے افعال و کردار کے دنیا مین سزا پاتے ہین اور ایام ابتلاے آزار و اضرار مین ارتکاب معاصی و خواہش سے باز رہتے ہین یا ہلاک ہوکر داخل دار البوار ہوتے ہین پس واجب ہی کہ بعد صحت کے اپنے پروردگار کے شفقت و مرحمت اور نعمت و مکرمت کو یاد کرے اور اپنی بدکردار ندامت و شرمساری اوسکی نعمت کی شکرگذاری جرائم و معاصی سے پرہیزگاری اختیار کرے اور خیال کرے کہ جسطرح سے ہمارے پروردگار نے ہمارے عقوبات سے درگذر فرمایا ہے اسیطرح سے جو لوگ ہم سے بدی کرتے ہین یا نافرمانی کرتی ہین اونکی نسبت ہمکو بھی نظر عفو و مرحمت مبذول کرنا چاہیئے۔

اسرار حکمت ۱۰۰ در امراض و آلام جسمانی

اگر یہہ گمان کیا جاوے کہ آلام جسمانی اور ایذاے بدنی جس سے جسم و حیات انسانی فانی ہوجاوے کیا فایدہ رکھتا ہے مثلاً جل جانا ڈوب جانا دب جانا یا دیگر آفات سے مرجانا تو جواب یہہ ہے کہ اسمین بھی رعایت مصلحت دونون صنف کی ہے کیونکہ نیک کردار و نیکوکار تکالیف دنیوی اور ارتکاب معاصی آیندہ سے نجات پاتے ہین اور بسبب اس تکلیف کے درجات اعلی پاتے ہین اور اشرار و فجار اپنے اعمال زشت کے سزا پاتے ہین اور یہہ تکالیف اونکے واسطے موجب تخفیف عذاب و تقلیل عقاب ہوجاتے ہین ایام ابتلامین ارتکاب کثرت معصیت سے باز رہتے ہین اور مجمل کلام یہہ ہے کہ خالق رحیم صانع حکیم یہہ سب امور بحسب مصلحت

خیال بنی آدم اور مناسب احوال عالم امضا فرماتا ہے جسکی مصلحت سے انسان ناواقف اور اسرار حکمت سے غیر عارف ہے بدینوجہ اوسکو مکروہ وناگوار ونا زیبا وناسزاوار سمجھتا ہے چنانچہ اگر ہوائے سخت کسی درخت عظیم کو گرا دیتی ہے تو آدمی اوسکو باعث ضرر یا بسبب ظاہر اوسکو شر تصور کرتا ہے لیکن جسوقت کہ چوب درخت امور ضروری مین صرف کیجاتی ہے یا تخت وکرسی و دروازہ وصندوق وغیرہ مین مستعمل کیجاتی ہے تو فوائد عدیدہ منافع پسندیدہ ظاہر ہوتے ہین اسیطرحسے حکیم عادل جو آفات و عاہات ناگہانی ابدان انسانی پر نازل فرماتا ہے عین مصلحت وصواب اور کمال حکمت جناب رب الارباب ہے اگر یہہ کہا جاوے کہ یہہ مفاسد لاحق انسان نہوتے تو کیا مضرت ہوتی جواب اوسکا یہہ ہے کہ ایک ضرر صریح یہہ ہے کہ باوصف خوف حوادث وآفات زمان اور اندیشۂ امراض واسقام ابدان کے کسقدر غفلت وتظلم وتمرد اور کسقدر طغیان وتحسد وتعاند وتحقد پیدا ہے اگر آفات وبلیات سے بالکل اطمینان اور عوارض وامراض جسمانی سے امن وامان کا بالکل ایقان واذعان ہوتا تو کسقدر فتنہ وفساد فراوان ظلم وعناد بے پایان آشکار ونمایان ہوتا فراغت واطمینان کے ساتھہ بدکاری امن وامان کے ساتھہ گناہگاری کیجاتی نیکوکارون مین کبھی توفیق طاعت گذاری یا توجہ نیکوکاری یا ہمت پرہیزگاری نہ پائی جاتی چنانچہ ظاہر وآشکار ہے کہ بحالت ثروت واستطاعت ایام راحت ونعمت بہت اکثر افراد انسانی بشغف ملاعب وملاہی مرتکب محرمات ومناہی شاغل جرائم وعصیان وائل بظلم وطغیان رہا کرتے ہین اور ہرگاہ کوئی حادثۂ عظیم یا واقعۂ الیم

یا خطرہ جسیم نازل ہوتا ہے تو ارتکاب معصیت سے پرہیز اور ظلم و جور سے گریز کر کے ذہین عبادت و طاعات کی طرف میلان ہوتا ہی اور دل اونکا معصیت و غفلت سے متنبہ و پشیمان ہوتا ہی پس اگر یہہ حوادث نازل نہوتے تو طغیان و عصیان کو حد سے زیادہ تجاوز ہو جاتا اور اونکے اجساد ناپاک سے زمین کا پاک کرنا لازم ہوتا جس طرح سے امم سابقہ کیواسطے بسبب وفور معاصی و آثام اور شیوع رجس و ازلام کے بذریعہ عقوبت ہای طوفانی یا موت ہای ناگہانی یا نزول دیگر آفات آسمانی اونکا ہلاک کرنا لازم اور سطح زمین کا اونکے اجساد ناپاک سے پاک کرنا مستحتم ہوا۔

اسرار حکمت ۱۰ در بیان مصالح موت و فنا

بعض ملاحدہ کہتے ہین کہ اگر دنیا مین کوئی شخص نہ مرتا کسی بلا مین مبتلا ہوتا تو بہتر تھا لیکن یہہ گمان ضعیف توہم سخیف محض خطا و فضول نامربوط و نامعقول ہی اسواسطے کہ جو شخص پیدا ہو چکا یا آیندہ پیدا ہوگا ہمیشہ زندہ و برقرار رہتا تو سطح زمین پر کوئی گنجائش اور کہین جای قیام و آسائش باقی نہ رہتے نہ زراعات و نباتات نہ عمارات کیواسطے گنجایش ہوتی خیال کرکہ اسوقت ہر شخص کو فنا و زوال کا یقین ہے اور موت و ارتحال اونکے ذہن نشین ہی لیکن باوصف اسکے مزارع و مساکن قلیل کیواسطے کسقدر دل آزار و غیبت آزاری کسقدر قتل و خونخواری اور کسقدر بندگان خدا پر ظلم و ستمگاری کرتا ہے پس اگر انسان پیدا ہوتا اور نا پید نہوتا تو کسقدر حرص و طمع دولت یا بخل و خست یا شرارت و شقاوت یا ظلم و بدعت اختیار کرتا نہ کسی حال پر قناعت کرتا نہ کوئی چیز کسیکو عنایت کرتا نہ کبھی رنج و ملالت یا زحمت و اذیت کو فراموش کرتا کیونکہ موت و فنا کے یادگاری سب رنج و آلام سے تسلی دیتی ہے

اور اوس درد دلگداز کے تذکاری سب دردون سے تسلی دیتی ہے اور جسقدر
دنیامین مقام اور اس سراے بیوفامین زیادہ تر قیام ہوتا ہے اوسقدر انسان
کو امور دنیا سے بتقتال سوانح دنیا سے رنج و ملال لاحق حال ہوتا ہے یہانتک کہ اوسکو
اپنا جینا و بال ہو جاتا ہے چنانچہ اکثر کبیر السن طویل العمر اپنی زندگانی سے دلتنگ و
پریشان اور موت و فنا کے خواہان ہوتے ہین اگر کہا جاوے کہ دنیامین رنج و مصیبت
تکلیف و زحمت نہوتے تو آرزوے مرگ و رحلت نہوتے تو جواب اسکا سابقًا کہا گیا
کہ اگر ایسا نہوتا تو باعث طغیان و فساد اور موجب مضرت معاش و معاد ہوتا اور اگر
کہا جاوے کہ توالد و تناسل برطرف ہو جاتا تو ضیق مکانات و مساکن و نزاعات
نہوتا جواب اوسکا یہہ ہی کہ جو خلائق کہ پیدا ہونی آتی تہی اور قابلیت وجود
رکہتی تہی وہ اس خلعت حیات نفسیہ اور نعمت و لذات دنیاویہ اور مثوبات
عقباویہ سے محروم ہو جاتے اور یہہ نعمات موجودہ صرف اوسی جماعت مخلوقہ کے نسبت
مخصوص ہو جاتی جو پیدا ہو چکی تہی اور فیضان رحمت و نعمت جناب فیاض علی الاطلاق
کو چاہئے کہ بے بخل و ضنت تمام موجودات پر عام اور جملہ مخلوقات پر تام ہو نہ یہہ کہ جو
مخلوقات کہ استعداد وجود و قابلیت شہود رکہتے ہین اوسکے فیض عام اور جود تام
سے محروم و ناکام رہے اگر کہا جاوے کہ سب افراد انسان جو پیدا ہو چکے ہین اور جو القرض
عالم تک پیدا ہونگے دفعةً واحدة پیدا ہو جاتے اور کبہی ناپید نہوتے تو جواب یہہ
ہی کہ وہی مفاسد ضیق مساکن و معایش و آسایش اور کثرت ارتکاب قبایح
و فواحش ظاہر ہوتی جیساکہ سابقًا بیان ہوا اور علاوہ اوسکے قطع توالد و تناسل
مین جو فوائد معاشرہ و مباشرت و تسلسل انتساب و قرابت اور طریقہ ازدواج و حقوق

زوجیت اور عزیز داری وخویشی کے موانست وصلہ ارحام کی رعایت اور ایک دوسرے
سے اعانت ومعاونت ہوتی ہے سب برطرف ہوجاتی تربیت اطفال اور محبت
اطفال اور موانست اطفال اور حقوق والدین اور حقوق زوجین سب مفقود
ہوجاتے ازسبیل ثوابہای آخرت یا موانست ومجالست وموالفت وموافقت جو
بسبب خویشی وقرابت کے حاصل ہوتی ہے سب مسدود ہوجاتی پس یہہ سب امور
مذکور دلیل واضح اور برہان قاطع ہین اس بات پر کہ جو خلاف تقدیرات آسمانی
تدبیرات ربانی خیال کرتا ہے وہ محض نادانی اور جہالت نفسانی اور وسوسہ
شیطانی سے خیال کرتا ہے۔

اسرار حکمت ۴۔ اور بیان نعمت وآسائش عاصیان وزحمت صالحان

کبھی یہہ گمان ہوتا ہے کہ دنیا کا مدار ظلم وفساد پر نظر آتا ہے صاحبان قوت واقتدار
ضعیفان دلفگار پر ظلم وجفا کرتے ہین مال ومتاع اونکا غصب کر لیتے ہین مایہ وعزت
اونکا پامال کر دیتے ہین صالحان نیک کردار مبتلاے فقر وآزار رہتے ہین فاسقان
بدکار کفار وفجار عافیت ہای بسیار نعمت ہاے بیشمار مین بسر کرتی ہین بدکارون کو سزا نہین
ملتی نیک کردارون کو فوراً جزا نہین ملتی اگر کوئی مدبر عالم ہوتا تو چاہیے تہا کہ صالحون کو
دولت فراوان دیوے ظالمون کو روزی سے محروم کر دیوے اقویا کو ظلم ضعفا سے باز رکہے
جو شخص معصیت کرے اوسپر فوراً عقوبت نازل کرے جواب باصواب اوسکا یہہ ہے
کہ اگر ایسا ہوتا تو کوئی فضیلت انسان کو حیوان پر نہوتی کیونکہ انسان کو ہر کام وہر
افعال ارادی اراده واختیار دیا گیا ہے تاکہ تحصیل رضای کریم کارساز اور تعمیل احکام
خدای بندہ نواز بارادہ واختیار کرین اور مثوبات اخرویہ وسعادت عقبا دیہ کا اعتقاد

و اقرار کرین اور اس ذریعہ سے طاعات الٰہی اور امتثال اوامر نواہی شریعت رسالت پناہی بجا لاوین اگر ایسا ہوتا تو مثل بہائم و وحوش کے بخوف عصا و تازیانہ یا بطمع علف و دانہ کام کرتے اور کوئی شخص لطمع ثواب یا خوف عذاب عبادت نکرتا بلکہ مثل بہائم کے مدار عمل کا نفع و ضرر عاجل پر ہوتا ثواب و عقاب آجل سے غافل ہوتا ہر صالح واسطے وسعت دولت کے کار خیر کرتا اور ہر شخص بسبب خوف نزول عقوبت کی معصیت سے پرہیز کرتا پس لائق مدح و ستائش دنیوی یا قابل ثواب و نعمت اخروی کیونکر ہوتا علاوہ اسکے یہہ کلیہ نہین ہے کہ ہمیشہ نعمت و راحت مخصوص فساق و فجار اور زحمت و کلفت مخصوص ابرار و نیکوکار ہووے جس سے ابرار اپنی نیکوکاری سے بیزاری اختیار کرین اور فساق اپنی بدکاری پر اصرار کرین بلکہ کبھی صالحین کو رفاہ و نعمت فراوان ملتی ہے اور کبھی طالعین پر عقوبت فوری نازل ہوتی ہے چنانچہ عزیز جبار اور فرعون نابکار و دیگر ظلمۂ اشرار کو غرق سے ہلاک کیا و بخت نصر کو مسخ کر دیا ابلیس کو قتل کیا اور اسیطرح سے بعضون کو باد صرصر سے بعضون کو وبا و طاعون سے و بعضون کو زلازل و خسوف زمین سے ہلاک کیا اور کبھی سزای فساق و فجار یا جزاے صلحا نیکوکار کو موقوف بدار القرار فرماتا ہے پس یہہ امر مخالف حکمت و تدبیر اور منافی عدل و تقدیر جناب ایزد قدیر نہین ہے اسواسطے کہ بادشاہان دنیا کبھی بعض نافرمانون کا انتقام یا جزا فرمانبردارون کا انعام بعد مرور ایام فرماتے ہین اور کبھی فی الفور اوسکا انتظام کرتے ہین پس یہہ امر خلاف تدبیرات شاہانہ اور بند ارکانات فرزانہ اور انتظامات عاقلانہ نہین سمجھا جاتا۔

اسرار حکمت ۱۳۱ اور بیان حسن انتظام عالم

ہرگاہ دلائل واضحہ و براہین لائحہ سے ظاہر ہوا کہ خالق مخلوقات صانع مصنوعات خالق برحق حکیم مطلق ہی توالبتہ اور اذعان اس امر کا کرنا لازم ہی کہ جو کچھہ انتظام عالم موجود نمایان و مشہود ہے اوسمین حکمت ہاے نامحدود مصلحت ہای نامعدود ہے انتظام کائنات بہمہ وجوہ تعریف کے لایق اور حکمت و مصلحت کے موافق ہی ہر چیز مین حکمت ہاے گوناگون مشحون اور ہر چیز مین فوائد و مصلحت از حد افزون نمایان و مکنون ہین اسواسطے کہ تین حال سے خالی نہین ہے [1] یا یہہ کہ خالق کردگار عاجز و ناچار ہے جسکو افعال خیر و مصلحت کرنا دشوار ہے [2] یا یہہ کہ خالق عالم جاہل ہی جو طریقہ تدبیرات و انتظامات سی غافل ہے [3] یا یہہ کہ جناب احدیت صاحب شرو دنائت ہے جسکو افاضہ خیر و صلاح مین بخل و ضنت ہی لیکن یہہ تینون امور جناب ایزد متعال مین بہمہ وجوہ محال ہین کیونکہ جسنے خلقت ارضین و سموات ایجاد انسان و حیوانات و اعاجم نباتات و جمادات کو باین کثرت و عظمت باین وسعت و فسحت ارزانی فرمایا وہ عاجز نہین ہوسکتا ہی اسیواسطے اوسکو قادر علی الاطلاق کہتے ہین اور جسنے یہہ انتظامات عالم علوی و سفلی اور تدبیرات موجودات ارضی و سماوی آشکار فرمائی ہین وہ جاہل نہین ہوسکتا اسیواسطے اوسکو عالم علی الاطلاق کہتی ہین اور جسنے اسقدر نعمت ہاے فراوان اور لذت ہاے بے پایان عطا فرمائی ہین وہ شرارت و ضنت سی منسوب نہین ہوسکتا اسیواسطے اوسکو فیاض علی الاطلاق کہتے ہین پس جو کچھہ کہ اوسنے حسن تدبیر و حسن تقدیر سے انتظام عالم فرمایا ہی عین حکمت و صواب اور لایق مدح و ستایش بحساب ہی اگرچہ عقل انسانی اوسکے ادراک حکمت سے قاصر اور دیدہ انسانی اوسکے مشاہدہ اسرار سے خاصر ہے چنانچہ جبتک کہ خاص و عام تدابیر ملوک و حکام اور اسرار انتظام و انصرام مہام سی ناواقف ہوتے ہین بالضرور متحیر و

متاثر و متحیر ہو کر حسن تدبیر سے انحراف کرتے ہین لیکن جسوقت کہ مصالح و فوائد سے آگاہ ہو جاتے ہین تو اوسکی حسن تدبیر کا اعتراف کرتے ہین پس اسیطرح سے افعال حضرت ذو الجلال و الکمال کا قیاس کرنا چاہیے کہ سراسر حکمت و صواب سے مالامال ہین اور دلیل واضح تر یہہ ہے کہ اگر ایک دوا کو دو مرتبہ یا تین مرتبہ استعمال کرین اور اوس سے اثر حرارت یا برودت مشاہدہ کرین تو حکم کرتے ہین کہ یہہ دوا حار ہے یا بارد ہے پس ہرگاہ موجودات عالم مین حکمت ہاے گوناگون و منفعت ہاے ازحد افزون ہر روز مشاہدہ کرتے ہین جسکا عشر عشیر ادراک نہین کرسکتے تو کسواسطے یہہ کافران جاہل تدبیر صانع کے قایل نہین ہوتے۔ اگر بفرض محال بعض موجودات عالم کے حکمت مخفی و پنہان ہو اور بعض مصنوعات عالم کی حکمت ظاہر و نمایان ہو تو عاقل کو لازم نہین ہے کہ بعض مخفی کے حکمت مہمل و باطل یا تدبیرات الہی و مصالح مخفی سے اوسکو عاری و عاطل سمجھے کیونکہ جس قدر مین حکمت و مصلحت پائی گئی ہے وہ اسکے دلیل کافی ہے کہ کوئی حکیم خبیر و دانا و بصیر مالک تدبیر و تقدیر ہے اور یہہ گمان ہرگز نہین ہوسکتا کہ کوئی مدبر حکیم اور مقدر علیم نہین ہے حالانکہ جس چیز کو بنظر حیرت دیکھا جاوے وہ چیز نہایت استقامت و کمال صنعت کے ساتھہ موجود اور جو چیزین سراسر حکمت و منفعت مشہود ہے اور جو وضع و اسلوب واسطے انتظام عالم کے خیال کیا جاوے اس انتظام موجود سے بہتر ہونا محال ہوگا چنانچہ حکماے فلاسفہ یونان جو دعواے علم حکمت کرتے ہین جبکہ حسن تدبیرات و حسن انتظامات عالم کا مشاہدہ کیا تو صرف حسن انتظام و حسن تقدیر و حسن تدبیر کے نام پر قناعت نہ کی بلکہ نام اس عالم کا زبان یونان مین قوسموس یعنی زینت رکھا جس سے معلوم ہو کہ باتفاق حکما

وعقلاً یہہ عالم زیب و زینت سے آراستہ اور ہر خس و خاشاک عیب و منقصت سے
پیراستہ ہے اس انتظام موجود سے بہتر ہونا محال اور اس مشہود سے کم بیشتر
ہونا خام خیال ہے۔

اسرار حکمت ۴ بیان اسکا جس حکمت کو نہیں سمجھتے اوسکو خطا کہتے ہین

لائق تعجب ہے حال عاصیان جاہل و ملحدان غافل کہ صناعت طب مین حکم سمجھا نہین
کرتے باوصفیکہ خطاے طبیبان و معالجان مشاہدہ کرتے ہین اور انتظامات عالم
موجود مین حکم کو خطا و اہمال کرتے ہین حالانکہ جناب حکیم علی الاطلاق سے کوئی خطا سہواً
نہین کرتے اور نہ کوئی چیز مہمل و فضول یا بے سود و نامعقول پاتے ہین بعض اشخاص
دعوے علم و حکمت کرتے ہین اور ہرگاہ کسی چیز کی اسرار حکمت اور آثار مصلحت ادراک
نہین کرسکتے تو فعل جناب رب العزت کی مذمت کرتے ہین چنانچہ مانی نقاش دعوی
علم اسرار حکمت کرتا تھا لیکن بعض اشیا کی حکمت نہ سمجھ سکتا تھا تو اوسکی خلق کو خطا اور
خالق کو جاہل تصور کرتا تھا تبارک اللہ الحلیم الکریم و سبحان اللہ العلی العظیم۔

اسرار حکمت ۵ در بیان عدم امکان معرفت کنہ ذات باری سبحانہ

بعض ملحدین ناہنجار جاحدین قیام قائل ہین کہ جو چیز حواس خمسہ سے دریافت نہو یا عقل
انسانی سے مدرک نہو سکے وہ چیز بے اصل و بے اعتبار ہے اور چونکہ حق تعالے ادراک حواس
انسانی سے باہر اور عقل اوسکے ادراک سے قاصر ہے تو اقرار وجود اوسکا بیکار و ناسزاوار ہے
جواب باصواب اوسکا یہہ ہے کہ مشاہدہ و شہود کیواسطے ایک مرتبہ ادراک محدود ہے اور قابلیت
مشہود واسطے ادراک و شہود کے شرط ہے لیکن جو چیز کہ مرتبہ شہود مین نا محدود اور بہر
رویت بھی مفقود اور مسموعات مین نا محدود ہو تو وہ چیز ادراک نظر سے نا مشہود ہے اور

واسطے ادراک عقل انسان کے ایک حد و پایان ہے کہ زیادہ اوس سے ادراک کرنا
خارج از امکان ہے چنانچہ اگر کوی سنگ اوج ہوا مین بلند نظر آوے تو یقین کیا جاویگا کہ
کسی شخص نے پھینکا ہے پس یہہ یقین براہ عقل و گیاست ہے نہ براہ مشاہدت و رویت
کیونکہ حکم عقلی یہہ ہے کہ سنگ خود بخود بلند نہین ہوسکتا پس یہان چشم اپنی ادراک
کی حد تک اپنے جہانتک مشاہدہ کرتی ہے اوسیقدر ادراک کرتے ہے زیادہ حد سے تجاوز
نہین کرنے اور عقل اپنی حد ادراک تک حکم کرسکتی ہے زیادہ تجاوز نہین کرسکتی اسیطرح سے
عقل کو معرفت خالق حکیم مین ایک ادراک معین ایک مرتبہ محدود ہے کہ زیادہ اوس سے
تجاوز نہین کرسکتے - چنانچہ ہر انسان جانتا ہے کہ اوسمین روح و جان ہے لیکن نہ دیکھتا ہے
نہ حواس خمسہ سے محسوس کرتا ہے نہ اوسکی حقیقت جانتا ہے اسیطرح سے بسبب عقل کے جانتا ہے
کہ کوی صانع ہے جسنے پیدا کیا ہے لیکن کنہ ذات و صفات اوسکی نہین جان سکتا -

اسرار حکمت ۲۸ در بیان سبب تکلیف معرفت جناب احدیت

اگر کہا جاوے کہ بندۂ ضعیف کو کسواسطے تکلیف دی کہ عقل لطیف سے اوسکی معرفت
حاصل کرے حالانکہ عقل اوسکے ادراک حقیقت سے قاصر اور حواس اوسکے احساس سے
خاسر ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ صرف اوسیقدر معرفت جناب اقدس آلہی واجب ہے کہ جسقدر
امکان ہے اور وہ اسیقدر ہے کہ اوسکی وجود فایض الجود کا ایقان اور اوسکی اوامر و نواہی
کے امتثال کا اذعان کرے نہ یہہ کہ اوسکے کنہ ذات یا حقیقت صفات کو پہچانے چنانچہ بادشاہ
رعیت کو یہہ تکلیف نہین کرتا کہ یہہ بات جانو کہ بادشاہ کا قد دراز ہے یا کوتاہ برنگ سفید ہے
یا برنگ سیاہ بلکہ اسیقدر تکلیف دیتا ہے کہ اوسکے بادشاہی اور وجود جہان پناہی کا ایقان
اور اوسکے فرمانبرداری کا اذعان کرین خیال کر کہ اگر کوی شخص آستان ایوان شاہی پر حاضر

ہوکر بادشاہ سے یہہ عرض کرے کہ میرے سامنے حاضر ہو تاکہ مین تجھکو دیکھکر خوب پہچان لون
ورنہ تیرے وجود کا یقین نکرونگا تیرے احکام کے اطاعت نکرونگا تو وہ شخص اس عرض بے ادبانہ
کلمات گستاخانہ پر لایق عقوبت شاہی مستحق غضب جہان پناہی ہوگا اسیطرح سے
اگر کوئی شخص کہے کہ ہم اطاعت جناب اقدس آلہی نکرینگے جبتک کہ اوسکے کنہ ذات پاک یا حقیقت
صفات کا ادراک نکرینگے تو یہہ شخص بالضرور لایق عذاب جباری مستحق عقاب قہاری ہوگا

اسرار حکمت ۱۰۷ دربیان چگونگی معرفت صفات خالق موجودات

اگر کہا جاوے کہ ہم اوسکو جواد و کریم عزیز و حکیم رحمان و رحیم و دیگر صفات کے ساتھ کیون نام
لیتے ہین جبکہ ادراک حقیقت صفات سی بہی عاجز ہین جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ سب صفات
اقراری ہین نہ صفات احاطہ بذات اسواسطے کہ ہم یقین کرتے ہین کہ خداوند تعالی حکیم ہے
مگر کنہ حکمت اوسکی نہین جان سکتے اور حق تعالے قدیر ہے مگر کنہ قدرت اوسکی نہین
پہچان سکتے اسیطرح سے جملہ صفات کمالیہ کا اوسکے واسطے اقرار کرتے ہین لیکن کنہ و حقیقت
صفات نہین پہچان سکتے چنانچہ آسمان کو دیکھتے ہین اور اوسکے وجود کا یقین کرتے ہین لیکن
حقیقت جوہر آسمان نہین جانتے اور سمندر کو دیکھتے ہین مگر عمق یا طول و عرض یا ابتدا و
انتہا اوسکی نہین پہچانتے پس حقیقت ذات جناب اقدس آلہی رفیع تر اور بالاتر ہے اس
بات سی کہ کسی مثال سے اوسکی تمثیل یا کسی چیز سے اوسکی تشبیہ دیجاوے لیکن عقل
انسانی بالضرور معرفت خالق صانع کی رہنمائی کرتی ہے اور جسقدر معرفت اوسکی
واجب ہے اوسیقدر رسائی کرتی ہے ۔

اسرار حکمت ۱۰۸ اسباب اختلاف در ذات و صفات ایزد کائنات

اگر کہا وے کہ اوسکی معرفت ذات و صفات مین کسواسطے اختلاف کرتے ہین جواب اوسکا

یہہ ہی کہ شہباز بلند پرواز عقول انام اوسکے کنگرہ رفیع ایوان حقیقت تک پہنچنے سے
قاصر اور دیدۂ فکر و اوہام مشاہدہ سرادقات جلال و عظمت سے خاسر ہے ہر چند سمند سبک
خیال میدان بے پایان معرفت مجد و جلال مین تک و تاز کرے یا کرگس نگاہ دوربین اوسکے
اوج معرفت قدس و کمال مین پرواز کرے لیکن اوسکے ادراک کنہ ذات کا حصول یا حقیقت صفات تک
وصول ناممکن ہے اسواسطے کہ اپنی اندازۂ ادراک اور مقدار احساس اور مرتبۂ ذات سے
تجاوز کرکے معرفت اوس چیز کی چاہتا ہے جو سب سے بالاتر و لطیف تر و پاک تر و شریف تر
ہے چنانچہ اکثر اشیا ذات جناب اقدس الٰہی سے پست تر ہین لیکن انسان اوسکے
ادراک سے متحیر اور اوسکے معرفت مین متفکر ہے منجملہ اوسکے ایک قبۂ عالمتاب ہے جسکی حقیقت
مین اختلاف اقوال ذوی الالباب ہے بعض فلاسفہ کہتے ہین کہ ایک فلک ہے جو آتش
سوزان سے لامع ہے اور اوسکے دہانہ ہے جس سے شعلۂ آتش ساطع ہے اور بعض کہتے ہین
کہ جرم [illegible] بسیط ہے جو مثل ابر کی محیط ہے اور بعض کہتے ہین کہ آبگینہ ہے جو قبول
تاثیر اس عالم سے کرتا ہے اور شعاع اپنی تمام عالم پر ڈالتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ جسم
لطیف ہے کہ آب دریا سے منعقد اور اجزای لطیف سے منجمد ہوا ہے اور بعض کہتے ہین
کہ اجزای کثیرۂ آتش کا ارتفاع اور ایک جانب اجزای [illegible] کا اجتماع ہوا ہے
بعض کہتے ہین کہ جوہر پنجمی ہے علاوہ عناصر اربعہ کے بعد اوسکے شکل آفتاب مین اختلاف
کیا ہے بعض کہتے ہین کہ وہ صفحۂ عریض ہے بعض کہتے ہین کہ وہ مدحرج ہے اسیطرح اوسکے
مقدار مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ برابر [illegible] ہین بعضے کہتے ہین کہ [illegible]
بعضے کہتے ہین کہ ایک جز [illegible] غلطی [illegible] کہتے ہین
کہ ایک سو ستر درجہ برابر زمین کے ہے پس اختلاف اقوال ماہیت آفتاب مین

دلیل ناطق ہے اس امر کے کہ اوسکی حقیقت سے کماہی کسیکو واقفیت و آگاہی نہین ہوئی ہے اور اپنے اپنی گمان اور خیالات سی سخن پردازیان و بلند پروازیان کرتے ہین حالانکہ چشم ظاہر سے اوسکو مشاہدہ کرتے ہین لیکن اوسکے ادراک حقیقت سے مجبور و دریافت اصلیت سی معذور ہین پس کیونکر ادراک حقیقت ذات وکنہ صفات خالق کائنات کرسکتے ہین جو احساس چشم وگوش ادراک عقل و ہوش سی نہایت دور ہے مترجم کہتا ہے کہ حکماے متاخرین نے ماہیت آفتاب مین اقوال متقدمین سی بھی اختلاف کیا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ کوئی دوسرا جوہر ہے علاوہ عناصر اربعہ کے بشکل کرہ ہی اور مقدار اوسکے ایک سو چھ درجہ برابر زمین ہے اور حکماے فرنگ کہتے ہین کہ ہر ایک کوکب ایک کرہ ہی جسمین ایک عالم مثل دنیا کے آباد ہے غرض ہر شخص ایک قول جدید اپنی نادانی سے تجویز و تشخیص کرتا ہے اور رجما بالغیب اپنی رای سے ایک امر تازہ کی تخصیص کرتا ہی والعلم عند اللہ۔

اسرار حکمت ۹۰ در بیان مخفی بودن جناب احدیت از خلق

اگر کہا جاوے کہ جناب خالق کائنات ادراک و احساس مخلوقات سے کسواسطے پنہان ہوا جواب اوسکا یہہ ہی کہ ذات اقدس ربانی دیدۂ عقل و ہوش انسانی سی اسطرحسے پوشیدگی و پنہان نہین ہے جسطرحسے سلاطین و حکام دیدۂ خاص و عام مشاہدہ انام سے بسبب پردہ وحجاب یا ذریعہ تستر و نقاب کے مخفی و مستور ہوتے ہین بلکہ اسوجہ سے ذات اوسکی مخفی و مستور ہے کہ ذات مقدس جناب صمدیت احساس حواس سے ارفع و اعلا و ادراک عقل و وہم سے الطف و اخفا ہی چنانچہ نفس ناطقہ انسانی ایک مخلوق یزدانی منجملہ مخلوقات ربانی ہے اور اوسکے

وجود کو سب یقین کرتے ہین لیکن اوسکے ادراک حقیقت سے معذور معرفت ذات سے
مجبور ہین اگر کہا جاوے کہ حق تعالے کسواسطے ادراک وادہام سے عالی اور حس
انام سے مخفی ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ جو چیز خالق جملہ کائنات صانع تمامی مصنوعات
ہو لازم ہے کہ ذات وصفات اوسکی سب سے مباین ومغایر اور حقیقت اوسکی سب
سے مقدس ورفیع تر ہو اگر کہا جاوے کہ معنے لطیف کیا ہین جواب اوسکا یہہ ہے
کہ جس چیز کی معرفت حاصل کرتے ہین اوسکی معرفت مین چار سوال کرسکتے ہین
اول یہہ کہ موجود ہے یا نہین دوم یہہ کہ حقیقت وماہیت ذات کیا ہے سوم یہہ کہ
کیفیت صفات کیا ہے چہارم یہہ کہ علت وغایت وجود کیا ہے۔ لیکن یہہ حالات
ووجوہات ذات خالق موجودات مین نہین جان سکتے بجز اسکے کہ اوسکے وجود کا ادعان
اور اوسکے صفات کا بالاجمال القان کرسکتے ہین لیکن کنہ ذات یا کنہ صفات خالق
ذوالجلال پہچاننا محال ہے اسواسطے کہ حق تعالے ہر چیز کی علت ہے اور اوسکی کچھہ
علت نہین ہے کیونکہ علت وغایت اوس چیز مین ہوتی ہے جو معلول کسی علت
کا ہو حالانکہ وہ معلول کسی علت کا نہین ہے اور علم انسانی اسیقدر کافی ہے کہ
وجود فایض الجود اوسکا بالیقین جانے نہ یہہ کہ اوسکے کنہ ذات وصفات کو بھی پہچانے
چنانچہ علم وجود نفس ناطقہ مستلزم اسکا نہین ہے کہ اوسکی حقیقت وماہیت کو
بھی جانے بلکہ تصدیق وجود اوسکا بوجہ من الوجوہ کافی ہے اسیطرح سے امور روحانیہ
لطیفہ کو ہم جانتے ہین کہ موجود ہین لیکن حقیقت اوسکی نہین جانتے ہین اگر کہا جاوے
کہ یہان قصور علم وعجز عقل اسیقدر بیان ہوا کہ گویا حق تعالے بہمہ وجوہ مخفی ہے یہانتک
کہ علم ومعرفت حق تعالے خارج از امکان ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ معرفت کنہ

ذات و صفات اوسکی مخفی تر ہے لیکن وجود اوسکا سب چیز سے قریب تر اور قدرت
اوسکی سب چیز سے واضح تر اور دلائل و براہین سے موجود ہونا اوسکا روشن تر و لائح
تر ہی پس ایک جہت سے حق تعالے اسطرح سے ظاہر و عیان ہے کہ کسی پر مخفی و مستور نہین
اور ایک جہت سے اسطرح غامض و پنہان ہی کہ کسی کو معرفت اوسکی حاصل نہین چنانچہ
حال عقل ہی اسیطرح ہی کہ ذات عقل مخفی و پنہان ہے اور وجود عقل ظاہر و نمایان ہے

اسرار حکمت ۱۱ در بیان افعال طبیعت و فرق از افعال جناب احدیت

اصحاب طبیعت و ارباب حکمت جنکو طبیعین کہتے ہین اس امر کے قائل ہین کہ طبیعت کوئی کام
بیفائدہ نہین کرتی اور ہر چیز کو کوشش کر کے اوسکی منتہائی کمال کو پہچاتی ہے جواب
اوسکا یہہ ہی کہ طبیعت کو کسنے یہہ ارادہ و شعور دیا کہ جسکے بلنے بحکمت کاملہ ہر شے کو بحد
کمال پہچایا اور کسنے واقفیت حقایق اشیا عنایت کی جس سے ہر شے کی حد قابلیت سے
تجاوز نہ کیا اور ایسا علم و حکمت دیا کہ جسکے ادراک سے فکر ہاے عقلا اور عقل ہای کملا کو
قصور اور علم ہاے علما اور فراست ہاے حکما کو فتور ہے پس اگر طبیعت کو ایسا ادراک
و شعور حاصل ہے جو عقول انام سے ارفع اور افہام واوہام ذوی الافہام سے اوسع ہے
تو اقرار کرنا لازم ہوا اوس امر کا کہ جسکا انکار تہا اور انکار کرنا متحتم ہوا اوس امر کا کہ
جسکا اقرار تہا یعنے وجود مدبر حکیم صانع علیم سے انکار تہا مگر اوسکا اقرار کرنا لازم ہو گیا
اور وجود موجودات و شہود مصنوعات کا خود بخود موجود ہونا بے نظم و نسق و بے ارادہ
و تدبیر کے مشہود ہونا اقرار کیا تہا اب اوس سے انکار کرنا متحتم ہو گیا۔ اب صرف اسقدر
فرق باقی رہا کہ ہم اوسکو صانع علیم خالق حکیم کہتے ہین اور وہ لوگ اوسکو طبیعت کہتے ہین
لیکن اگر طبیعت کو ہی ارادہ و شعور سمجہتے ہین جسطرح سے کہ ہم سمجہتے ہین تو یہہ امر بالکل خلاف

قیاس ہی کیونکہ ایسے افعال پر از حکمت ہاے گوناگون جانب طبیعت بے شعور منسوب کرنا محض باطل و نامقبول ہی اور ایسے صنائع بدیعت مشحون کا جانب بیوقوف منسوب کرنا بالکل نامقبول و نامعقول ہے چنانچہ ہر ذرہ ذرات ممکنات سے و ہر موجود موجودات کائنات سے باواز بلند ندا کرتا ہے کہ ہمارا کوئی صانع حکیم خالق علیم قادر مطلق مدبر برحق ہے

اسرار حکمت ۱۱۱ در بیان اتفاق در ایجاد خلق

بعض حکما قائل ہین کہ عمد و تدبیر با حکمت و تقدیر اس خلق و ایجاد مین نہین ہی بلکہ محض بر سبیل اتفاق ایجاد خلق ہوتی ہے اور دلیل اوسکی یہہ ہے کہ کبھی برخلاف مجراے عادت کے مولود پیدا ہوتا ہے ایک عضو زاید ہوتا ہے یا ناقص ہوتا ہے یا قبیح و بد طلعت پیدا ہوتا ہے اگر کوئی مدبر حکیم ہوتا تو ایسا نہوتا لیکن ارسطاطالیس حکیم نے اس قول کو رد کیا ہے اسطرح سے کہ اگر بسبب عوارض رحم کے نقصان خلقت مولود ہو تو یہہ نہین کہا جاسکتا کہ کوئی مدبر حکیم نہین ہے بلکہ ہرگاہ تمامی امور ممکنات قانون حکمت اور رعایت قاعدہ صنعت کے ساتھہ بر وفق مصلحت مشہود ہین تو یقین ہوتا ہے کہ یہان بعض عوارض و امراض کے باعث ایسا ہوا ہے خیال کر اے مفضل کہ اصناف حیوان یا انسان ایک منہج اور ایک مثل پر پیدا ہوتے ہین دو ہاتھہ دو پاؤن یا انگشتان یا دیگر اعضا اوسی طور سے ہوتے ہین جو حضرت باری نے اوس صنف کیواسطے مقدر یا مقرر فرمائے ہین لیکن بعض اوقات برخلاف اوسکے ظاہر ہونا دلالت کرتا ہی اس امر پر کہ کوئی نقص باعلت رحم مادر یا نطفہ بدر مین ہے جس سے ناقص مولود ہوا چنانچہ بلا تشبیہ کوئی دستکار کہ کبھی چیز کو خلاف قاعدہ بنائے کثرت صنائع عجیبہ و بدائع غریبہ کو بنا با ہو اور بسبب نقص آلات یا ادوات یا مادہ کے اوس چیز مین نقص پایا جاوے تو یہہ گمان نہین ہو سکتا

کہ وہ صاحب حکمت وتدبیر یا صاحب ارادہ و تقدیر یا عالم وحلیم وخبیر نہیں ہے اگر کہا جاوے
کہ خدا قادر وحکیم کامل ہے کہ اوس علت رحم وفساد ماد رکو زائل کردے تاکہ مولود مستوی
الخلقت کا وجود ہو جواب اوسکا یہہ ہے کہ اسواسطے ایسا نہ کیا کہ لوگ اس امر کا گمان نکرین
کہ ہمیشہ ایک حالت و ایک حیثیت پر بتقضای طبیعت خلقت ہوتی ہے اور بجز اس صورت
خاص کے دوسری صورت پر ایجاد خلقت نہین ہو سکتی بلکہ حق تعالے قادر وحکیم ہے
کبھی مرض دیتا ہے کبھی شفا دیتا ہے کبھی اسطرح پیدا کرتا ہے کبھی اوس طرح پیدا
کرتا ہے قدرت اوسکی باکمال اور حکمت اوسکی لایزال ہے تمامی خلائق اوسکی حکمت
وقدرت وحکمت کی محتاج بالذات اور وہ ہر شے سے مستغنی بالذات والصفات ہے صاحب
قدس وجبروت مالک الملک والملکوت ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین وتعالی اللہ الملک الحق المبین

خاتمہ

اے مفضل اب تو حمد وسپاس جناب احدیت اور ستایش بارگاہ صمدیت کو اور شکر
نعمت ہاے بلانہایت جناب رب العزت کر اور اوسکے انبیاے کرام و اولیاے عظام
کے اطاعت کر اور جو کچھہ ہمنے مضامین ہدایت وارشاد اور حالات عالم کون وفساد اور
کیفیات خلق وایجاد اور طریقہ معرفت حضرت رب العباد بیان فرمایا اوسکو یاد کر کیونکہ
وہ دلائل حقہ وشواہد صادقہ شموع انوار ہدایت ولموع تجلیات بصارت ہین مفضل
نے عرض کی کہ اے مولاے دوجہان آقاے انس وجان سب کا یاد رکھنا دشوار ہے
پس حضرت امام علیہ السلام نے دست مبارک سینہ مفضل پر رکھکر فرمایا کہ حکم خدا
سے یاد رکھنا اور اس حدیث شریف کو فراموش نکرنا پس فوراً ایک غشی طاری ہوا

اور مفضل کچھ دیر تک بیہوش ہو گیا جب ہوش آیا حضرت امام عالیمقام نے ارشاد
فرمایا کہ تیرا کیا حال ہی مفضل نے عرض کیا کہ حضرت کی دستیاری اور یمین مددگاری سے
مجھکو اسطرح سے یادگاری ہے کہ گویا لوح خاطر پر مسطور اور صفحہ کف دست پر تحریر ہی حضرت
کا شکریہ ادا کرتا ہون اور اپنی جان و دل کو آپ پر فدا کرتا ہون حضرت نے فرمایا
کہ اس نعمت عظیم اور دولت جسیم سے مسرور الحال اور ہر وسوسہ شیطانی سے فارغ البال
ہو اور اطمینان رکھہ کہ عنقریب ہم القا کرین گے علم عوالم ملکوت اور کوایف
عوالم جبروت اور حالات آسمان و زمین اور جو کچھہ کہ حق تعالے نے آسمانون مین
یا زمینون مین یا درمیان اونکے پیدا فرمایا ہی اور ہم بیان کرینگے تجھسے عجایب مخلوقات
و غرائب اصناف ملیکہ ارض و سموات اور حالات صفوف و مقامات تا مقام سدرۃ المنتہے
اور بیان کرین گے احوال تمامی عالم جنیان و انسیان و حالات طبقات زمین
و ماتحت الثرے چنانچہ جو کچھہ ہمنے بیان کیا ہی وہ ایک جز و مختصر و قلیل ہے مقابل اوس
بیان عمدہ و جمیل بتیان بسیط و طویل کے پس اب تو رخصت ہو اور ہمیشہ حفظ و حمایت
جناب احدیت سے ممتاز اور ہماری محبت و رفاقت و مصاحبت سے سرفراز رہیگا
اور تو ہمارے نزدیک بلند مرتبہ و ذی وقار رہیگا ہر مومن تیرا طلبگار و دوستدار
اور جان و دل سے تشنہ زلال دیدار رہیگا مفضل کہتا ہی کہ مینے بکمال ابتہاج
و انبساط مراجعت اور نہایت سرور و نشاط کے ساتھہ معاودت کی
تمام ہوا خلاصہ حدیث مفضل کہ بہترین لآلی الجواہر طالبان فوز و فلاح خوشترین ضیاء البصائر
واعیان صدق و صلاح انوار نواظر منتظران نجات و نجاح ہی و الحمد للہ اولا و آخرا و الصلوۃ
و السلام علی سید الانام محمد و آلہ البررۃ الکرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
بعون خالق کون و مکان کتاب لاجواب مقبول
رسالہ
باہتمام ابوالحسنات قطب الدین احمد
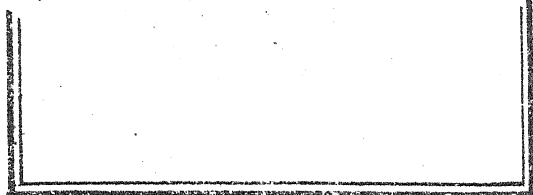
بسم الله الرحمن الرحیم

صد پند سودمند لقمان حکیم برای تربیت فرزند پرورده ناز و نعیم

اوّل (۱) آنکه ای جان پدر خدای عز و جل را
بشناس (۲) هرچه از پند و نصیحت گوئی
نخست بران کار کن (۳) سخن باندازه خویش
گوی (۴) قدر مردم بدان (۵) حق همه کس ا

بشناس (۶) راز خود را نگاہدار (۷) یار را وقت
سختی بیازمای (۸) دوست را بسود و زیان
امتحان کن (۹) از مردم ابلہ و نادان بگریز
(۱۰) دوست زیرک و دانا گزین (۱۱) در کار خیر
جد و جہد نمای (۱۲) بر زنان اعتماد مکن (۱۳)
تدبیر با مردم مصلح و دانا کن (۱۴) سخن تحقیق
گوی (۱۵) جوانی را غنیمت دان (۱۶) بہنگام
جوانی کار دو جہانی راست کن (۱۷) یاران و
دوستان را عزیز دار (۱۸) با دوست و دشمن ابرو

گشاده دار (۱۹) مادر و پدر را غنیمت دان (۲۰)

استاد را بهترین پدر شمر (۲۱) خرج باندازه

دخل کن (۲۲) در همه کار میانه رو باش (۲۳)

جوانمردی پیشه کن (۲۴) خدمت مهمان واجب

ادا کن (۲۵) در خانه که درآئی چشم و زبان نگاهدار

(۲۶) جامه و تن پاکیزه دار (۲۷) با جماعت یار باش

(۲۸) فرزند را علم و ادب بیاموز (۲۹) اگر ممکن باشد

تیراندا ختن و سواری بیاموز (۳۰) از کفش و موزه

که پوشی ابتدا از پای راست کن و بدر آوردن از

پای چپ پا گیر (۳۱) با هر کس کار باندازهٔ او کن (۳۲)
بشب چون سخن گوئی آهسته و نرم گوی و بروز
چو گوئی بهر سو نگاه کن (۳۳) کم خوردن و خفتن و گفتن عادت
انداز (۳۴) از هرچه بخود نه پسندی بدیگران مپسند (۳۵)
کارها با دانش و تدبیر کن (۳۶) تا آموخته استادی
مکن (۳۷) با زن و کودک راز مگوی (۳۸) بر خیر کسان
دل منه (۳۹) از بد اصلان چشم وفا مدار (۴۰) بی اندیشه
در کار مشو (۴۱) ناکرده کرده مشمر (۴۲) کار امروز
بفردا میفگن (۴۳) با بزرگتر از خود مزاح مکن

(۴۴) با مردم بزرگ سخن دراز مگوی (۴۵) عوام الناس را
گستاخ مساز (۴۶) حاجتمند را نومید مکن
(۴۷) از جنگ گذشته یاد مکن (۴۸) خیر
کسان بخیر خود میامیز (۴۹) مال خود را بدوست
ودشمن خود منمای (۵۰) خویشاوندی از خویشان
مبر (۵۱) کسان را که نیک باشند بغیبت یاد مکن
(۵۲) بخود منگر (۵۳) حاجت که ایستاده باشد
تو نیز موافقت همه کن (۵۴) انگشتان همه
مگذران (۵۵) پیش مردم خلال دندان مکن

(۵۶) آب دهن و بینی به آواز بلند مینداز (۵۷) در فاژه

دست بر دهن نه (۵۸) بر روی مردم کاهلی

مکن (۵۹) انگشت در بینی مکن (۶۰) سخن هزل

آمیخته مگوی (۶۱) مردم را پیش مردم خجل

مکن (۶۲) غمازی بچشم و ابرو مکن (۶۳) سخن گفته

دیگر بار مخواه (۶۴) از سخن که خنده آید حذر کن

(۶۵) ثنای خود و اهل خود پیش کسی مگوی

(۶۶) خود را چون زنان میارای (۶۷) هرگز مراد

فرزندان مباش (۶۸) زبان نگهدار (۶۹) در وقت

سخن سست مجنبان (۷۰) حرمت ہمہ کس را
پاسدار (۷۱) بہ بد آمد کسان ہمدستان مشو
(۷۲) مردہ را بہ بدی یاد مکن کہ سودی ندارد
(۷۳) تا توانی جنگ و خصومت مساز (۷۴) قوت
آزمائی مباش (۷۵) آزمودہ کس اجز
بصلاح گمان مبر (۷۶) نان خود بر سفرہ
دیگران مخور (۷۷) در کارہا تعجیل مکن (۷۸) برای
دنیا خود را در رنج میفگن (۷۹) ہر کہ خود را شناسد
او را بشناس (۸۰) در حالت غضب سخن فہمیدہ

گوی (۸۱) با آستین آب بینی پاک مکن (۸۲)
بوقت بر آمدن آفتاب مخسپ (۸۳) پیش مردم
مخور (۸۴) از بزرگان براه پیش مرو (۸۵) در میان
سخن مردم میا (۸۶) پیش بزرگان زانو منه (۸۷)
چپ و راست منگر بلکه نظر بسوی زمین دار
(۸۸) اگر توانی بر ستور برهنه سوار مشو (۸۹) پیش
مهمان بر کسی خشم مکن (۹۰) مهمان را کار مفرمای
(۹۱) با دیوانه دوست سخن مگوی (۹۲) با فاز غاران
و او باشان بر سر محله منشین (۹۳) بهر سود

وزیان آبروی خود مریز (۹۴) فضول و متکبر مباش (۹۵) خصومت مردم بخویش مگیر (۹۶) از جنگ و فتنه برکران باش (۹۷) بی کاره و انگشت نمای مردم مباش (۹۸) مراعات کن چندانکه خود را خوار نسازی (۹۹) فروتن باش (۱۰۰) زندگانی کن بخدای تعالی بصدق ٭ بنفس بقهر ٭ با خلق بانصاف بزرگان بخدمت ٭ بخردان بشفقت بدرویشان بسخاوت ٭ بدوستان

صفحہ پنا سہو ہوشد

یاران به نصیحت ٭ بدشمنان بحلم ٭ بجاهلان
بخاموشی ٭ بعالمان بتواضع ٭ باین طریق بسر بر
مال کسی طمع مکن ٭ و چون پیش آید منع مکن
لیکن چون پیش آید جمع مکن ٭ و گفت سه هزار کلمه
در نصیحت نوشته ام سه کلمه ازان گزیده ام
دو ازان یاد دار و یکی را فراموش گردان
یعنی خدا تعالی و مرگ را یاد دار و نیکی کرده فراموش
کن و نیز فرموده اند که خاموشی هفت خاصیت
دارد زینت است بی پیرایه هیبت بی سلطنت عبادت

بسمخت حصاری بی دیوار بی نیازی بغدر
فراغ از کرام کاتبین بیچ شیدن غیبها بست
بطبعم هیچ مضمون به زلب بستن نمی آید بخموشی
معنیی دارد که در گفتن نمی آید فرد سینه ها را
خامشی گنجینه گوهر کند یاد دارم از صدف
این نکتهٔ سربسته را نقل ست که از وی پرسیدند
معنی بلوغ چیست فرمود دو معنی دارد یکی آنکه
از مرد منی بیرون آید دوم آنکه مرد از منی برون آید

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسمک القدوس قدسی منی الٰہی این چہ فضلست
کہ با دوستان خود کردہ کہ ہر کہ ترا شناخت
ایشان را یافت و ہر کہ ایشان را شناخت
ترا یافت۔ الٰہی اگر بد عا فرمان ست قلم
رفتہ را چہ درمانست + الٰہی نہ ظالمے کہ

گویم زنهار + و نه مرا بر تو حقی که گویم بیار + چون
با دل بر داشتی با آخر فرو مگذار یا غفار +
الهی پنداشتم که ترا شناختم اکنون آن
پنداشت را در آب انداختم + الهی اگر کار
بگفتارست بر سر همه تاجم + و اگر بکردارست
به پشه و مور محتاجم + الهی بیزارم از طاعتی
که مرا بعجب آرد + مبارک معصیتی که مرا بعذر
آرد الهی عاجز و سرگردانم + نه آنچه دارم
دانم و آنچه دانم دارم + الهی گناه در جنب

کرم تو نه بو نست زیرا که کرم تو قدیم گناه اکنو نست ٭

الٰهی اگر عبد الله را بخواهی سوخت دوزخی

دیگر باید آلایش او را ٭ و اگر بخواهی نواخت

بهشتی دیگر باید آسایش او را ٭ الٰهی مکش

این چراغ افروخته را ٭ و مسوز این دل سوخته را

مدر این پرده دوخته را ٭ و مران این بنده

آموخته را ٭ الٰهی همه توئی یا هیچ در کار ما هیچ

الٰهی اگر یکبار گوئی بنده من ٭ از عرش

بگذرد خنده من ٭ الٰهی از همه تو ترسند

وعبد الله از خود زیرا که از تو همه نیک آید واز
عبد الله همه بد * الهی گفتی کریمم امید
بر آنست چون کرم تو در میانست نومیدی[1]
حرام است * الهی طاعت[2] فرمودی و توفیق
باز داشتی * از معصیت منع کردی و بران
داشتی * ای دیر خشم زود داشتی * آخر مرا
در فراق بگذاشتی * الهی اگر امانت[3] ابلهیم
آن روز که می نهادی میدانستی که چنینیم * الهی
همچو بیدی لرزم که مبادا بهیچ نیرزم * الهی

[1] ازانکه لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا وارد ست ۱۲

[2] یعنی حکم طاعت فرمودی و باز نا فرمانی نہی کردی و درین آن عدم این موجود چون بحقیقت علت محذره هر عمل و اسباب که تست مغفرت فرمای ۱۲

[3] یعنی اگر تحمل امانت نوشتم دانستم میدانستی اکنون که چنین شود فرمودی پاس آن نگاه دارد خیانت ما ببخش ۱۲

تا از مہر تو اثر آمد ، دیگر مہرہا بسر آمد ، الٰہی
من کیم کہ ترا خواہم چون از قیمت خویش
آگاہم ، بلا از دوست عطاست ، از بلا نالیدن
خطاست ، درویش آب در چاہ دارد و نان
در غیب ، نہ پندار در سر و نہ زر در جیب
گفت نوشیست ہمہ زہر خاموشی زہریست
ہمہ نوش ، ہر چہ بزبان آید ، بزیان آید ،
فرمود از معرفت رسمی و عبارت عاریتی و عبادت
عادتی و حکمت تجربتی و حقیقت حکایتی ، نفس

بت‌ست و قبول خلق زنار جملهٔ حقیقت را

گفتم یکبار + محبت با محنت قرین ست +

عاشق را یک بلا در پیش و دیگری در کمین ست +

محبت در یکوقت محنت جواب ادای من فدای

آنکه خویش را از آب داد + چنان نمای که

باشی + دست و پای عبدالله نجام بسته که با خام

نشسته + اگر شریعت خواهی اتباع و اگر حقیقت

خواهی انقطاع باقی همه صداع + درویشی

چیست خاکی بیخته و آبی بر و ریخته نه کف پا

را ازو دردی و نه پشت پار ازو گردی ÷

کار بعنایت دارد نه طاعت ÷ ابراهیم را

از آن چه که پدرش آزرست ÷ آنجا که شناختست

نه عرش است و نه کرسی ÷ سخن جمله گفتم دگر

چه پرسی ÷ دی رفت و باز نیاید ÷ فردا اعتماد

را نشاید ÷ وقت را غنیمت دان که بسی بر نیاید

که کسی را از ما یاد نیاید ÷ در مذهب دوستی دعا

لجاج است ÷ زیرا که حق داند که بنده بچه محتاج است

قصه دوستی ای نی چرا دراز است ÷ از آنکه دوست

لجاج بالفتح ستیزه کردن یعنی مقتضای دوستی آنست که بر رضا و عطای او [illegible]

بی نیاز ست + آنچه منصور گفت من گفتم
او آشکارا گفت من نهفتم + اگر یک کس از
دوستان او قبول کردی رستی + و اگر یک
کس از دوستان او ترا قبول کرد پیوستی
هر که دانست که خالق در حق خلق بد نکرد از
غیبت برست + و هر که دانست که قسام قسمت
بد نکرد از حسد برست + طومار قسمت بیک خط است
گفتار آدمی سقط ست + می پندارند
که دارند باش تا پرده بردارند + اگر چاه خضری

له یعنی اگر طاعت کند او را دوست او قبول کردی نجات یافتی و اگر شمول رحمت او شدی تحقیق پیوستی

له تعلق بدوست ادام گوید

له فواحشست

سقط بفتحتین در اصل معنی غلط و خطاست از غبار شد یعنی

مجموع قسمت ها همه یکجا مقدر او نوشته اند

پس گفتار آدمی را سخن بیجا و خطاست

له یعنی اگر مردم هوشیاری یک دو روز [illegible] سخن

[illegible] و اگر عاقل مستی [illegible] بجای نیز زود

بانگی * واگر غافلی هزار سخن بدانگی * دوستی گزین
که هیچ ملول نشود * سلطانی گزین که هرگز معزول
نشود * کاشکے عبداللہ خاک شدی تا نامش از
دفتر وجود پاک شدی * این کار نه بزورست
وبزرگی این کار بخدمت ست وبزرگی * بلا
نیکو بود زیرا که درمیان بلا او بود * هر سر که در
سجود نیست سفچه ایست * و هر دست که در وجود نیست
کفچه ایست * دوست را از در بیرون کنند از
دل بیرون نکنند * این کار بدل آگاه است

نه بدستار و کلاه است + سگ گزنده در مزبله

افگنده به که صوفی پراگنده + از عارف

نشان در جهان نیست + زبان که از معرفت

نشان دهد در جهان نیست + سبحان الله

روزی بدین روشنی نبینده نه + و کاری

بدین نیکوئی و پذیرنده نه + عارف از ذکا

منکر چه باک + نه دریا بدهانِ سگ پلید نه سگ

بهفت دریا پاک + اگر داری مگوی + و اگر نداری

دروغ مگوی + و اگر داری مفروش و اگر نداری

مخروش + الهی اگر همهٔ عالم باد گیرد چراغ

مقبل کشته نشود + واگر همه عالم آب گیرد

داغ مدبر شسته نشود + بوجهل از کعبه می آید

ابراهیم از بتخانه + کار عنایت و دست آن

دیگر همه بهانه + انکار مکن که انکار شوم است + انکار

کننده ازین کار محروم است + ظلم اگر چه بسیار

بود بسر آید + ظالم اگر چه جبار بود بسر در آید +

اگر بر روی آب روی خسی باشی + واگر بر هوا پری مگسی

باشی + دل بدست آر تا کسی باشی + یکو وسے

پستی + بجوانی مستی + به پیری سستی + خدای را

کی پرستی + حقیقت دریاست شریعت

کشتی + از دریا بی کشتی چون گذشتی +

نماز بسیار گزاردن کار پیرزنان ست +

روزه بسیار داشتن صرفهٔ نان ست + حج

گزاردن تماشا کردن جهان ست +

دل بدست آوردن کار جوانمردان ست +

جوانمرد چون دریاست بخیل چون جوی +

پس گر از دریا جوئی + نه از جوی تصرف

در تصوف کافری ست + خرسندی بی همتی ست +

خوش خوئی سلیمی ست + نیاز نوحه گریست +

ناز مشاطه گریست + شاهد بازی با غیر

حق انبازی ست + این همه که گفتم

نشان مستی ست + و دلیل خودپرستیست +

اصل توحید از این همه بریست + تمامی این کار

بی تمنائیست + بنای کار اعمال عبدالله بر سه

چیز ست اثبات حقیقت بی افراط + و نفی تشبیه

بی تعطیل + و بر ظاهر رفتن بی تخلیط + مل

در خلق ببند که خسته شوی ÷ دل در حق بند
که رسته شوی ÷ اگر طالبی راه پاک کن و پشت
بر آب و خاک کن ÷ چون اغیار بگذاشتی ÷ و
مسافت از میان برداشتی ÷ از خود رمیدی ÷
و با دوست آرمیدی ÷ و دیدی انچه دیدی ÷

بعون اللہ تعالی

رسالہ خواجہ عبداللہ انصاری باختتام رسید

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی
خیر خلقه محمد و آله الطاهرین و اصحابه الراشدین
اما بعد بدانکه این رساله ایست مشتمل بر آنکه حکما
از کتب قدما اختیار کردند و فوائد بسیار در ضمن
هر حرفی مرقوم میشود از هر امری کنندی از
هر اشارتی بشارتی مستفاد است و این رساله موسوم

بہ تحفۃ الملوک و منسوب بچہل باب و ہر باب
چہار نصیحت باب اول در آنکہ چہار چیز
پادشاہی را نگہدارد رعایت و محافظت
دین و وزیر امین با تمکین و نگہداشتن عزم
و نگہداشتن حزم باب دوم در آنکہ چہار چیز
نتوان کرد الا بچہار چیز پادشاہی نتوان کرد
الا بعدالت محبت نتوان کرد الا بتواضع دشمن
ہلاک نتوان کرد الا بدوستی بمراد نتوان
رسید الا بصبر باب سوم در آنکہ چہار

چیز را از چہار چیز چارہ نیست بادشاہ را از
سیاست وزیر را از امانت رعیت را از رعایت
لشکر را از تربیت باب چہارم در آنکہ جہاں
چیز را با چہار چیز احتیاج ست سلطان را
بوزیر دانا دلیران را بسلاح علم را بعمل وعدہ را
بوفا باب پنجم در آنکہ چہار چیز را ورزی
باید ساخت دوست دانا را بدست آوردن
با برادران نکوئی کردن ودر آبادانی کوشیدن
و بر خلق خدا بخشیدن باب ششم در آنکہ

چہار چیز نباید کرد تا حسرت نباشد رجوع کارہا
بنا سزایان نکوئی با ناکسان بدی با نیکان
وشتاب در فسق و عصیان باب ہفتم در آنکہ
چہار چیز از ہمہ خلق نیکوست عدالت و راستی
عقل و خرد صبر و سکون شرم و حیا باب ہشتم
در آنکہ چہار چیز از ہمہ خلق بدست بغض و حسد
عجب و نخوت خشم و غضب کسالت و بی نمازی
باب نہم در آنکہ چہار چیز آفت سلطان ست
غفلت امیران خیانت وزیران گستاخی حقیران

حکمت نظیران باب پنجم در آنکه چهار کس را
مدارا باید کرد با سلطان ستمگار با طائفہ
ہوشیار با مردم بیمار با یار نکو کار باب یازدہم
در آنکه چهار چیز موجب ثبات سلطنت ست
عدالت و شجاعت مروت و فتوت سخاوت
و عطیت مرحمت و شفقت باب دوازدہم
در آنکه چهار چیز موجب نیکبختی ست اصل پاک
دست پاک و دل پاک رائے مستقیم باب سیزدہم
در آنکه چهار چیز موجب جمعیت ست امنیت

نعمت مراجعت استقامت باب چہاردہم
در آنکہ چہار چیز باعث دولت ست فرزندانی
تائید سبحانی احکام پسندیدہ امام برگزیدہ
باب پانزدہم در آنکہ چہار چیز موجب بدبختی
است کاہلی جاہلی ناکسی بیکسی باب شانزدہم
در آنکہ چہار چیز ہمہ کس شرط ست اطاعت
نصیحت شفقت امانت باب ہفتدہم
در آنکہ چہار چیز موجب شادمانیست نواخت
سلطان دعای زاہدان بیان بزرگان

دیدن دوستان باب هیجدهم در آنکه بر چهار
چیز مغرور نباشد قرب سلطان زهد شب زنده داران
پند حاسدان دوستی زنان باب نوزدهم
در آنکه چهار چیز کارها تمام کند پیوستن با بزرگان
شنیدن پند دوستان تفکر در داستان پیروی
راستان باب بیستم در آنکه چهار چیز نشان ابلهی
است عجب و تکبر عیب جستن بخیلی کردن از
سفله امید بهی داشتن باب بیست و یکم در آنکه
چهار چیز نشان سعادت است قول راست عهد درست

تواضع در همه حال سعی در کسب کمال باب

بست و دوم در آنکه چهار چیز نشان شقاوت است

صحبت با جاهلان داشتن نکوئی با بدان کردن

نصیحت از جاهلان و فضولان شنیدن عمل

بقول زنان کردن باب بست و سوم

در آنکه از چهار چیز احتراز باید کرد عجب و تکبر

خشم و غضب بخل و امساک شتاب و تعجیل

باب بست و چهارم در آنکه چهار چیز موجب

هلاک است خبث و غیبت تکبر و نخوت حسد و حماقت

طمع و شہوت باب بست و پنجم در آنکہ چہار
چیز موجب ترقی باشد و ہم آسایش ترک ہوس و
ہوا اختیار لطف و مدارا تحمل و در قضا شکر بر عطا
باب بست و ششم در آنکہ چہار چیز را تغیر ممکن نیست
گردانیدن قضا را باطل کردن حق را نیک خو
گردن بد خو را خوشنود کردن خلق را باب بست و ہفتم
در آنکہ چہار چیز را اخر دنبا ید دانست دشمن آتش
و سیل و بیماری باب بست و ہشتم در آنکہ چہار
چیز مخل ست ظلم امیر خیانت وزیر غفلت وزیر

ششم بر چشم باب بست و نہم در آنکہ چہار چیز را
بقا نبود حاکم ظالم و پیر بیخرد و مال حرام گرد آمده یا
باب سی ام در آنکہ چہار چیز بچہار چیز تمام شود
دانش بعقل طاعت بورع عمل بصدق
نعمت بشکر باب سی و یکم در آنکہ چہار چیز عاقبت
چہار چیز است عاقبت خشم پشیمانی عاقبت لجاج
رسوائی عاقبت بدگوئی دشمنی عاقبت کاہلی خواری
باب سی و دوم در آنکہ چہار چیز شخص ضعیف
میکند دشمن بیشمار قرض بسیار کثرت عیال

خیال محال باب سی و سوم در آنکه
چهار چیز چهار چیز آورد خاموشی راحت
فضولی ملالت سخاوت مهتری شکر
افزونی باب سی و چهارم در آنکه
چهار چیز چهار چیز برد شهوت قوت
کسالت دولت ناسپاسی نعمت
تکبر مروت باب سی و پنجم در آنکه چهار
چیز را نتوان یافت سخن گفته را تیر انداخته
را قضای رفته را عمر گذشته را

باب سی و ششم در آنکه چهار چیز را چهار
چیز لازم است سؤال کردن را خواری
عاقبت نشنیدن را پشیمانی هزل گفتن را
سبکساری با پادشاه دلیری کردن را
ہلاکی باب سی و ہفتم در آنکہ چہار چیز دلیل
نادانی ست با نا آزمودہ دلیری کردن
از زن چشم وفا داشتن با کودک
صحبت گذاشتن بر ابلہ اعتماد کردن
باب سی و ہشتم در آنکہ چہار چیز

نقصان عمر ست به پیری مجامعت بسیار
کردن بگرما به رفتن میوه خوردن با زن
صحبت داشتن باب سی و نهم
در آنکه چهار چیز چهار کس را نباشد
دروغگو را مروت بخیل را سعادت
حسود را راحت بدخو را مهتری
باب چهلم در آنکه چهار چیز اصل
سعادت ست فرمان بردن حقتعالی
متابعت رسول صلی اللہ علیہ و

وآلہ واصحابہ وسلم خوشنودی مادر و
پدر راضی داشتن علما و صلحا و فقرا
و شفقت بر خلق خدائے تعالےٰ
جل جلالہ وعم نوالہ

تمام شد رسالہ تحفۃ الملوک در سنہ ۱۳۰۱ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنائے بیعد مر آفریدگاری را

کہ سینۂ عارفان مخزن اسرار خود ساختہ

و لوحِ دلِ محبّان از نقش غیر خود پرداختہ

ای خالی کردہ

و درود وافر بر جان پاکیزۂ خلاصۂ موجودات

خواجۂ کائنات محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و علیٰ آلہ و سلم

که به تشریف خطاب وَمَا اَرْسَلْنٰاکَ

اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰالَمِیْنَ مشرف و مخصوص ست

باد و بر همه اولاد و یاران وی پس روانِ او

بدان ای عزیز وَفَّقَکَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِمَا یُحِبُّ وَ

یَرْضیٰ که این چند سخن از کلام اهل حکمت و معرفت

جمع آورده شد و منهاج العارفین نام نهاده

تا مگر از شنیدن و خواندن اینکس را فائده

حاصل آید بدان ای عزیز زنهار بغیر حق

اعتماد مکنی تا پشیمان نشوی از حق غافل مباش

تا شیطان بر تو راه نیابد بهیچ چیز مغرور مشو تا هلاک
نگردی دل از حرص خالی کن تا راحت یابی
در کار حق باش تا کار تو ساخته گردد جز
حق دوست نگیر تا خسته نگردی دل بکس مبند
تا زیان نکنی کس را عیب مکن تا بعیب خود
مبتلا نشوی غیبت را دوست مدار تا حق از تو
دشمن نگردد در تنگیها صبر کن تا فرح یابی طمع
از دل دور کن تا خوار نگردی نیکی اندیشه
کن تا همه نیکی پیدا آید از همه نومید شو تا امید تو

بر آید کار با خلاص کن تا جزا یابی غم دنیا مخور

تا دل تو تباه نشود راستی ورز تا رستگار

شوی گنه بر کس منه تا در گنه نیفتی آزار کس

مخواه تا امان یابی کس را بحقارت منگر

تا خوار نشوی از جهت دنیا اندوهگین مباش تا

پریشان نگردی قدر نعمت بشناس تا از تو بستانند

از همه جدا شو تا بحق برسی غم فردا مخور تا امل کوتاه

امید ۱۲

شود مرگ را یاد کن تا دل بدنیا نگراید در امانت

خیانت مکن بیهوده گوئی را سر همه آفتها دان

فراخ کردن حاجت و خیم چشم منت بردار

و منت منه تمام را بخود راه مده اگر

در بند چیز کسانی خود را بنده ایشان دان

در حق خود خطا مکن حاجت روائی را

کار بزرگ دان عقوبت باندازهٔ گناه

کن خلق را بخود امیدوار گردان در

هر جائیکه باشی خدای را حاضر دان

و گستاخ مباش ضعیف ترین خلقی را

قوی ترین قوی دان زنان را بر مردان

در ہیچ جا است پار مدار ان عہد را در حال
سخط و رضا نیکو نگہدار چون با اہل دنیا
نشینی دین را فراموش مکن ترک گناہ گیر
اگر لقمہ حلال خواہی توقع از کس مکن تا
عزت یابی فروتنی کن تا بہ بزرگی رسی
از خلق عزلت کن تا بحق انس گیری
شکر نعمت حق بجا آر اگر نعمت دنیا و دین
خواہی امین باش تا امان یابی با حق
باش اگر عیش جاودانی خواہی خدمت

خشم و غضب ۱۲

بزرگان کن تا ببزرگی رسی صبر پیش گیر

اگر عافیت خواہی خود را بحق بہ سپار

تا بسامان شوی دست در دامن صاحب

دولتان زن اگر دولت خواہی خود را ہیچ قدر

منہ تا با قدر گردی از صحبت اہل دنیا بپرہیز

تا تیرہ دل نشوی در حق بین تا از خود فانی

گردی قناعت کن اگر توانگری خواہی ہمت

بلند دار تا قیمت بیفزاید کردار خود را قدر منہ

تا با قدر گردی بر حرف کس انگشت منہ تا مؤخذ

نگردی حریص مباش تا خوار نگردی توفیق
از حق بین تا غرہ نشوی دل بکس مبند
تا زیان زدہ نشوی در کس مبین اگر معرفت
خواہی از ہمہ مفلس شو اگر محبت خواہی بردر
باش تا بکشایند در بند چیزے مباش تا
آزاد شوی خود را مبین تا بمعرفت رسی
بصدق طلب تا بیابی حرمت نگہدار تا محترم
شوی خوشخوے باش تا عزیز گردے
سودائی پیش گیر کہ دران سودی کنی

طہ یعنی اگر توفیق [illegible] ۱۲

خشم فرو خور تا راحت یابی مسکین باش

تا مقبول شوی کارے کن کہ پشیمان

نگردی در عیب خود فرو شو اگر با کاری

کار دیگران کن اگر بیکاری با ہمہ نرمی و

مدارا کن بر نعمت کس حسد مکن تا عافیت یابی

با ہمہ بکش تا محتشم گردی بر زیر دستان

شفقت کن تا برہی در کارہا آہستگی کن

تا شیطان بر تو ظفر نیابد دلہا را دریاب

تا خوشنودی حق یابی بد خوئی ترک دہ

تا عیش بر تو تلخ نگردد در معامله سخت مپیچ

تا خسته نگردی با همه آسانی کن تا برهی

دیگران را از خود بهتر دان تا از خود خلاص یابی

درشتی مگذار تا نزدیک همه دوست گردی

یار همه باش اگر مرد راهی از خود طلب اگر

جوانمردی حق را یاد کن تا دل تو سیاه نگردد

درماندگان را دریاب تا درنمانی درگذار

تا درگذارند از افتادگان مگذر تا وانیفتی

جز حق میندیش اگر طالبی خلاف ترک ده

تا بسلامت مانی از حکم سر متاب تا عاصی نشوی

افتاده را دریاب تا دستگیر یابی با ہر کس

نشین تا تباه نگردی ترک لذت گیر اگر لذت

خواہی انصاف خلق بدہ تا ستمگار نشوی

آن کار کن کہ حق پسندد و آن پسند کہ

حق پسندد آنکہ با تو بدی کند با وی نیکی کن

با قافلہ رو کہ رہزنان بسیار اند و دشمنان

در کار اند سر برین در نہ یا برو سر خود

گیر سر بخط فرمان نہ اگر بندہ خود خواہ مباش

اگر دولت خواهی دوستی آن به که برای

خدا بود بار خود بر کس منه اگر عزت

خواهی بزرگی بر هیچکس منه تا خوار نگردی جانرا

درباز اگر صادقی در دریا فرو شو تا گوهر یابی

تیر بلا را هدف شو اگر دوستی از رهبر طلب

اگر رهروی راه خرابه گیر اگر عاشقی

خود را مباش تا خود را باشی اندیشه دنیا

دور کن تا پریشان نشوی خود را در رنج بدار

تا راحت یابی پند بشنو تا سود کنی خود را

گم کن تا بجویندت بکوش تا بیابی در
ما لا یعنی مشغول مشو تا حسرت نخوری
قفس نفس را استوار که دروغگوست
بحق پناه گیر تا خلاص یابی وقت را
بشناس اگر صرافی نقد را بازگیر
اگر قلاشی طمع از خلق بردار تا محتاج

مرد مجرد ۱۲

نگردی نفس را پاس دار تا بجان نرسی
هوای نفس را خلاف کن اگر دلاوری
بقناعت دنیا را خریدار شو تا زیان نکنی

اختیار خود را در گوشہ نہ تا مختار گردی

سودائی کن کہ حق سود آن بود پاس

انفاس دار اگر بیداری دلہا را

دریاب اگر ہشیاری ہمہ حال باادب

باش اگر مقبول شوی یاد دوست چندان

کن کہ خود را فراموش کنی قدر خود بشناس

تا باقدر گردی کار باندیشہ کن تا زیان نکنی

از حق نصرت خواہ تا یاری یابی بحق

بگریز تا از دشمن بری یک ہمت باش

تا جمعیت یابی یادِ خدا موجب راحت ست

تا دانی بے یار شو تا یار یابی بیکس باش

تا بیکس باشی بیخود باش اگر یگانگی

میخواہی بے ہمہ باش تا بحق باشی والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

می سرایم نغمهٔ حمدِ خدا	آنکه مرسل ساخت خیر الانبیا
وه چه مرسل هادیِ جن و بشر	وه چه هادی قاسمِ خلد و سقر
رهبر باشد بتوحیدِ اله	تا که دارد ز آتش دوزخ نگاه
رحمتِ حق بر روانِ پاکِ او	بر همه اولاد و اصحابِ نکو

در سبب تالیف

یا الٰهی رابطِ شیرین کلام	میکند نظم این درِ معجز نظام
تا بود اهلِ سعادت را ثواب	تا شود اهلِ شقاوت را عقاب
از تو میدارم امیدِ تمام	تا شود مقبولِ قلبِ خاص و عام

فصل در بیان هفتاد و سه افعال ذمیمه که از روی احادیث صحیحه و کتب فقه اجتناب از آن باعث حصول دولت است و ارتکاب آن موجب شمول نکبت

رمز پنهان حدیث مصطفی ... ناقلان شرع پاک مجتبی

میکنند از خامه گوهر فشان ... اینچنین لوح بیان را زر نشان

کز احادیث رسول پاک دین ... هست مستنبط بیان با یقین

کز سه و هفتاد افعال ذمیم ... لازم آمد اجتناب ای ندیم

مجتنب را میشود دولت حصول ... مرتکب را میشود نکبت شمول

اولاً ابوین را خواندن بنام ... پس برهنه بول کردن ای کرام

خواب تنها در شب تاریک هم ... زین نمط شمرده اند اهل قلم

ریزهٔ نان را بخوار بها منه ... دامن دولت ز کف برگردد

پوست سیر و هم بصل گاهی مسوز ... تا شوی در هر دو عالم نیکروز

با بزرگان گوی سبقت هم مساز ... هم خلال از کاه دیواری مساز

زود تر از سجده سر برداشتن — هست آداب خدا بگذاشتن

گر نشوئی دست خود را از پس بول — هست معشوق رضای حق ببول

در مقامات نجاست از غلو — لازم آمد اجتناب ای نیکخو

کاسه و دیگی که ناشسته بشب — می نهی رزق تو کم گردد بسبب

ظرف آبی در شب تاریکان — سر گشاده داشتن ممنوع دان

خانه صافی کن ز تار عنکبوت — از گدایان نان مخر از بهر قوت

کذب و لعنت را مکن ورد زبان — تا بیابی ز آتش دوزخ امان

جامه گر شد پاره بر جسمش مدوز — تا که باشی از ادبارت نیک روز

از نفس خامش مکن شمع و چراغ — بر دل حاسد نهد زین نور داغ

چیدن ناخن بدندان بس خطا — نیز تف در مبرز ای صاحب ذکا

بول را استاده کردن هیچ جا — نیست غیر از کار مرد بی حیا

تن مشو اندر کنار خویشتن — وقت خوردن تا سری از رنج تن

در نماز پنجگانه کاهلی — نیست جائز ای سعید و متقی

جلسه کردن در مقامات بلند　　با فرو هشتن دران حال نژند
پس پی خوردن نمودن التفات　　ناروا دارند احباب وثقات
ریزه های نان مفگن زیر پا　　تا بیابی دولت جاوید را
نان را اوسط کندن خوردن مباح　　نیست اصلا پیش ارباب صلاح
آب را از لوله کوزه مخور　　بی ادب اکل طعام اینسان شمر
بهر فرزندان دعای بد مکن　　در تباهی یادگار خود مکن
شانه کردن خشک در حال وقوف　　نیست جائز پیش ارباب وقوف
شانه حجام را در مو مساز　　موی عانه را مده رنجی زنگار
موی پشمین را فزون از اربعین　　داشتن جائز نشد ای اهل دین
بر زمین تنده پیش انداختن　　هست در راه سفاهت تاختن
دست ناشسته مکن اکل طعام　　گر ترا هست از نظافت انتظام
کردن از چوب ریحان هم خلال　　بر تو آرد عاقبت رنج و ملال
گر نماز فجر خوانی زود تر　　خارج از مسجد مشو ای نامور

نیز سوگند مکرر عیب دان — گرچه باشد با صداقت توامان

نفقه و کسوت ندادن آل را — هست ناخوشتر طریق اشقیا

تخم بطیخ از شگافی صبح و شام — جای دولت نکبت آید لاکلام

هر دو دست خویشتن باز گل مشوی — دست شستن زین هم تو ای فرزند خوی

در خلالت آنچه از دندان نمود — خوردن آن هم ندارد هیچ سود

در میان خانه انداز جدال — بر تو سازد عیش و عشرت ادبال

گر پیاز نه خوری ای نیکخو — باشی از روی ملائک زرد رو

شرمگاه زوجه را هرگز مبین — انچنین منقول شد از اهل دین

دست شسته پاک از دامن مکن — ورنه مانی در کثافت بی سخن

در عقوق ام و اب هرگز مکوش — نار دوزخ تا شود بر تو خموش

هست دولت زیر پای والدین — باغ جنت زیر پای والدین

عهد بستن پس شکستن ای عزیز — غدر باشد پیش ارباب تمیز

از زنا پرهیز کردن هر نفس — شد حیات جاودان حاصل بکس

بی سبب از کف بدہ ورد درود | تا شوی مقبول درگاہ ودود
بول و غائط منزل غسل و وضو | در فگندن نیست جائز هیچ رو
وقت شب از جامۂ نو یا کهن | رفت و روب خانہ آگاہی کهن
خوردن و پختن درآوند کسیر | پیش آرد بیگیان حال عسیر
قطع ناخن از دم ساطور را | می نیارد پیش جز فقر و عنا

خاتمہ

ایها الاصحاب با صدق و صفا | نقطہ پردازان و معنی آشنا
در هزار و دو صد و پنجاہ و هشت | گر خیال این و آن خاطر گذشت
این سعادت نامہ فرخندہ فال | گشت ختم از فضل رب ذو الجلال

کاتب و قاری و سامع بهرہ یاب
باد از وی تا بهنگام حساب

مناجات مولوی محمد جمیل الدین فرخ آبادی

الٰهی بحسن و جمال محمد | الٰهی بفضل و کمال محمد

الٰہی بحقِ نبیِ مکرم — الٰہی بجود و نوالِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بروحِ نبی حجازی — الٰہی بجاہ و جلالِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی باعجاز ختم النبیین — الٰہی بصدق مقالِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بتصدیق صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) — وزیرِ صداقت مآلِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بانصاف فاروقِ اعظم (رضی اللہ عنہ) — امیر عدالت سگالِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی باکرام عثمان عفان (رضی اللہ عنہ) — کہ شد کشتہ در امتثالِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بتکریم و اعزاز حیدر — کہ ظاہر شد از وی کمالِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بتطہیر خاتونِ جنت — کہ جان داد از انتقالِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بافضال سبطینِ اقدس — جگر گوشہ و فخر آلِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی باعزاز روحِ خدیجہ — کہ بودست محو وصالِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بتقدیس روحِ حمیرا — کہ بودہ فدای جمالِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی باخلاص عباس و حمزہ — کہ بودند غمخوار حالِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بتوقیر زید بن حارث — الٰہی بعشق بلالِ محمد ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰهی بسوز دلِ ویس قرنی ؓ | که بود عاشقِ زار نالِ محمد
الٰهی بمقبولی غوث اعظم رح | که عینِ علی بود و آلِ محمد
دلم را عنایت کنی تازه عشقی | بمحبوبی خط و خالِ محمد
مرادِ دلم را بر آری الٰهی | بتائید اصحاب و آلِ محمد
مرادِ جمیل ست ای کاش بیند | برویا صلی وق جمالِ محمد
پس از مردن خود بود در علّی | نشیند بصفِ نعالِ محمد
بروزی که نفسی بگویند مرسل | شفیعم بود جمله آلِ محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

خاتمة الطبع

ستایش فراوان و نیایش بیکران نثار بارگاه حضرت صمدیت عز وجل و درود نامحدود و سلام غیر معدود بر جناب خاتم نبوت و بر آل و اصحاب او که درین موسم ترو تازگی نهال و ہنگام سرسبزی نہال این مجموعہ مواعظ و نصائح مشحون بشگفتگی مقرون که از جوش بہار فقرات رنگینش لالہ زاران چمن معانی با پردہ صحاب لطافت در گلبندی و آتشین رویان گلشن مضامین با پرتو نظافت در تاب و تب ستندیست شاہدان طنّاز الفاظ با نیور گلہاے فصاحت ہمکنار شبادی نہاے الفاظ مسلسلہ گلوی حسن نمائیہا دربار آز ہر جملہ اش گونا گون اندرز و نصیحت پیدا و از یک یک کلمہ اش ہزاران ہزار پند و موعظت ہویدا در مطبع نامی واقع لکھنؤ باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ مطابق ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۱ع بار اول انطباع بر رو مالید و سرمہ کش دیدہ مشتاقان گردید۔